

انفکس کلا

بہمن نقشی ست قابل کاری | کہ ہستی را بقا پان نیاری

آپنے صورت نہاس حاکمات نگار بنی تہد اران | در کار مع نقشہ تصویر است یاد نگار ہا و دانی سمج

موج سلطانے



منصور احمد راجہ

Library of the National Archives of India JUL 5 1973

بہمن نقشاو
رہیں نامہ نوا زمین ابتدا وقت درنگ بناب
ہماراچ پھر شہر شکر بہادر والی ریاست سر جگہ دہم ہا

مطبع نابھہ نقشی نول کشور زمین بلطاع معجانی

SHASTRI INDO-CANADIAN INSTITUTE
156 Golf Links,
New Delhi-3, India

XDS 461

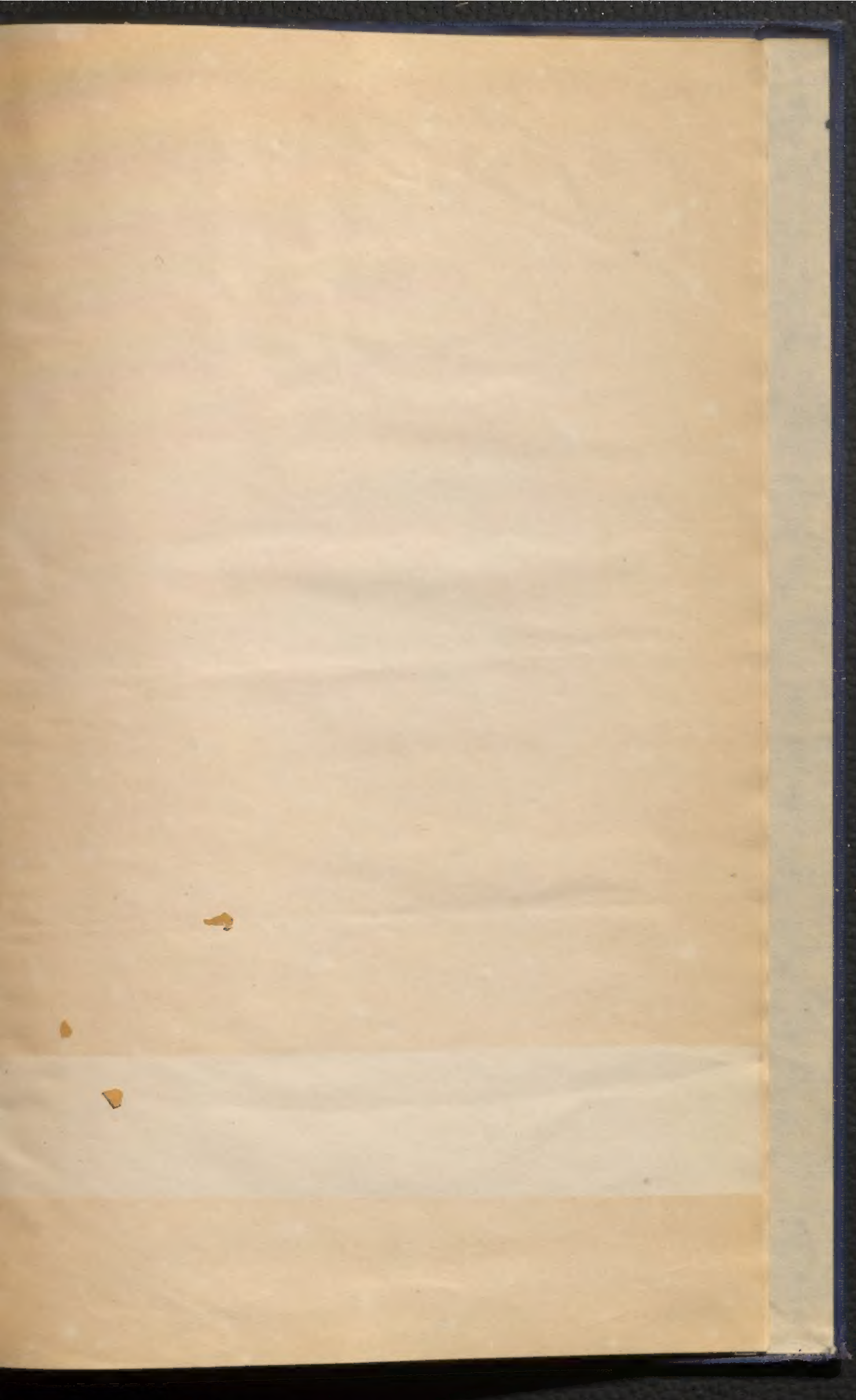
GC7

1884

Folio

ISLAM

4018224
MCGILL LIBRARY



بفضلہ

ہمیں نقشی ست قابل یادگاری کہ ہستی را بقایہ ان نیاری

آئینہ صورت نمای حالات تاریخی نامداران روزگار مع نقشہ تصویرات یادگار جاودانی سمیع



نہایت عرق ریزی اور کوشش سے
جناب شاہزادہ والا تبار عالی شان ہولکھان
میرزا محمد رئیس سبقت زبیر الدین گورکانی
نے تصنیف فرمایا

Library
Institute of Islamic Studies

JUL 5 1973

بجسب ارشاد
رئیس نامدار نوآئین بلند اقتدار فلک جناب
ہماراج کچھیشنگھ بہادر والی ریاست درہننگہ دام قبا



بسم اللہ الرحمن الرحیم

شروع اس کتاب کا اسطورہ یہ ہے

اول - کرسی نامہ جنابہ ملکہ معظمہ صاحبہ قیصر ہند دام ملکما و سلطنتہا -

دوم - ذکر سیرات سفر منجملہ کرسی نامہ عنبر شامہ سلسلہ وار والا تبار علی القاب

فیض تاب جناب ہماراج کچھیشتر سنگھ بہادر دام اقبالہم و اجلاہم -

سوم - ذکر سلطنت راجگان -

چارم ذکر سلطنت افغان -

پنجم - ذکر سلطنت مغل چٹائی یعنی خاندان حضرت امیر تمغور صاحبہ قرانی

علیین مکانی -

ششم - ذکر برادران راقم -

ہفتم - ذکر کشانان الگلستان -

ہشتم - ذکر گورنران صاحب نشان -

نہم - ذکر عمارات ہندوستان -

دہم - ذکر نقشیات عمارات -

یازدہم - ذکر اشعارات تصنیفات خود -

دوازدہم - ذکر تقریبات اجا -

کرسی نامہ جنابہ ملکہ معطرہ صاحبہ قیصر سندھ مع تذکرات
دیگر و مرقع جنابہ موصوفہ

سلطان ایکبرٹ بہادر شہ

سلطان اتھل ولف بہادر -

سلطان بالڈ بہادر -

سلطان برٹ بہادر -

سلطان اتھل ریڈ بہادر -

سلطان الف ریڈ بہادر شہ -

سلطان اڈورڈ بہادر المعروف الڈر -

سلطان اتھلس ٹن بہادر -

سلطان اڈمنسٹر بہادر -

سلطان اڈورڈ بہادر -

سلطان اڈومی بہادر -

سلطان اڈوگر بہادر -

سلطان اڈور ڈوہا در۔

سلطان اتقل ریڈ بہا در شہ ۶۔

سلطان اڈمنٹ بہا در۔

سلطان سوئین بہا در۔

سلطان ہٹ بہا در یعنی کینوٹ۔

سلطان ہرولڈ بہا در۔

سلطان ہارڈی کینوٹ بہا در۔

سلطان اڈور ڈو الملکب کفسیر بہا در۔

سلطان بلیم بہا در۔

سلطان ولیم بہا در۔

سلطان ہنری بہا در شہ ۶۔

سلطان اسٹیفن بہا در۔

سلطان ہنری بہا در۔

سلطان ریچرڈ عرف شیر دل بہا در۔

سلطان جان بہا در شہ ۶۔

سلطان ہنری بہا در۔

سلطان اڈور ڈوہا در۔

سلطان اڈور ڈوہا در۔

سلطان اڈور ڈوہا در۔

دوم

اول

دوم

اول

دوم

سوم

اول

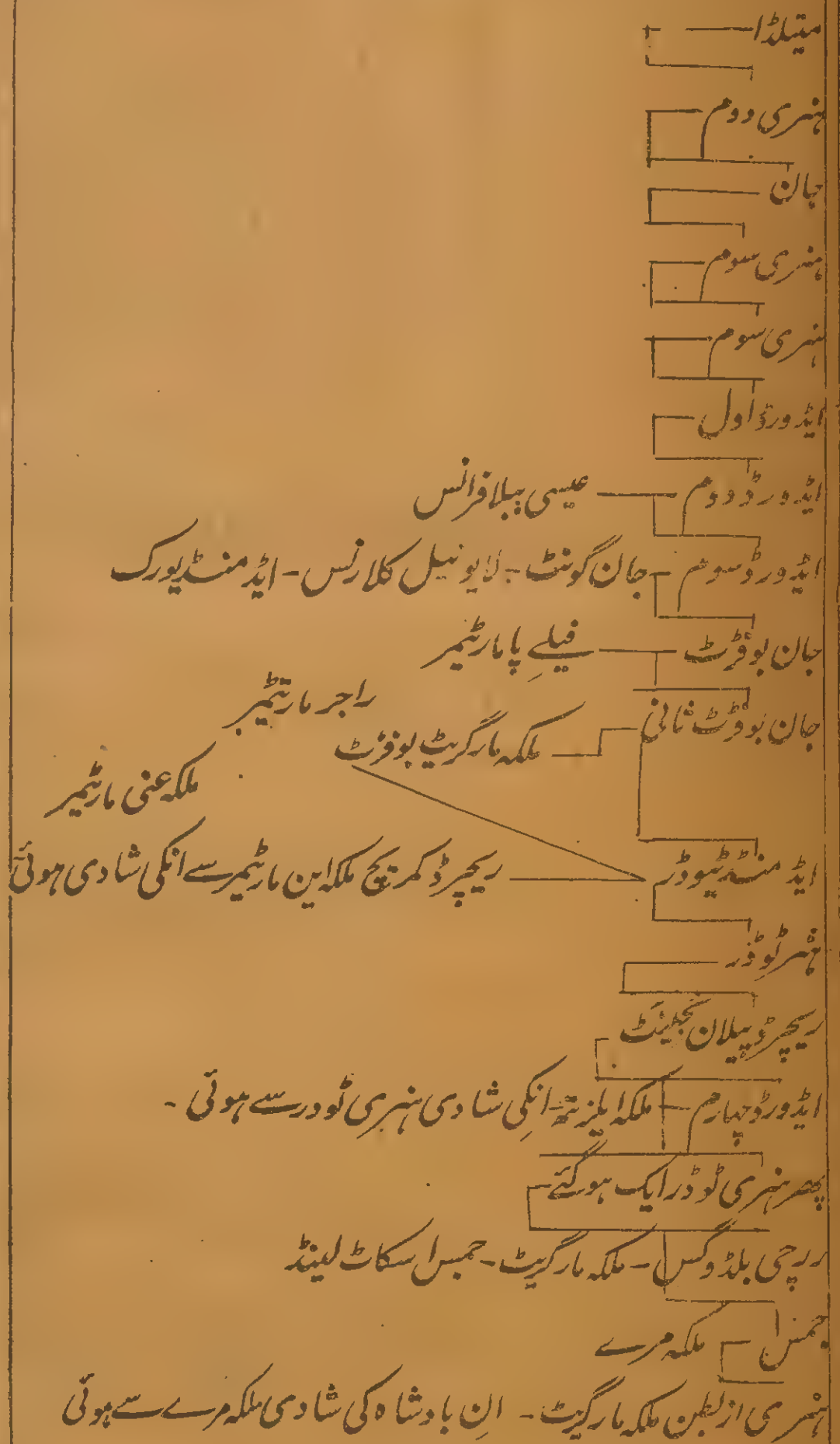
دوم

سوم

سلطان جارج بہادر - دوم
 سلطان جارج بہادر سہ ماہی - سوم
 سلطان جارج بہادر - چہارم
 سلطان ولیم بہادر - چہارم
 خنایہ ملکہ و کٹوریہ صاحبہ -



	ایکبرٹ
	رائے بولف
	الفریڈ
	ایڈورڈ
رولف	ایڈمنڈ
ولیم	ایڈکار
ریچرڈ دوم	ایڈمنڈ
ریچرڈ اول	ایڈورڈ
رابرٹ	مارگریٹ
ولیم	میلنگم اسکات لینڈ
	نہری اول



جسٹس اول - ملکہ لینڈ تھ دوم
تجارج اول - جارج دوم - ملکہ بیفہ انکی شادی ایک شخص سے ہوئی
ہوئی انکا ایک بیٹا ہوا۔

جارج دوم - فریڈرک

جارج سوم

جارج سوم - ایڈورڈ کینٹ

جنابہ ملکہ وکٹوریہ صاحبہ

جنابہ ملکہ وکٹوریہ

خلاہ یہ ہے کہ سلطان ایکبرٹ جو کہ پہلے بادشاہ ولایت کے تھے اور بہت قلمی
قبضہ آ نکا تھا اُن سے اور جنابہ ملکہ معطہ اسم اقبالیہ سے پیشین شہید کا واسطہ ہے۔
اور شاہزادہ ولیم فتح جنگ سے چہ پیشین شہید کا واسطہ ہے۔
اور اسکاٹ لینڈ جس نجم سے گیارہ پشت کا واسطہ ہے۔
اور ولیم نام ملکہ ایڈمنڈ ٹوڈ سے چہ پیشین شہید کا واسطہ ہے۔
اور فرانس کی ملکہ عیسیٰ سے اسکاٹ لینڈ کا واسطہ ہے۔
اور اسکاٹ لینڈ اور آئر لینڈ شاہزادہ ولیم سے چہ پیشین شہید کا واسطہ ہے۔
اور کیلف گیس سے چہ پشت کا واسطہ ہے۔

تصویر جناب ملکه عظمه کوین و کتوریه فیضیه



Queen Victoria

الآن أشرع في الكتاب بعون الله الملك القهار

بعد ادا سے حمد موجود کون و مکان مالک زمین و زمان و پس از رسائی ہدیہ
صلوٰۃ و سلام او پر رہنمائی طریقہ راست محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے
میں میرزا محمد رئیس بخت المعروف بہ شاہزادہ محمد زبیر الدین گورگان قوچم چانی
ابن حضرت میرزا محمد دارا بخت میران شاہ ولیعہد بہادر ابن سلطان ابن
السلطان حضرت ابو طغر سراج الدین محمد بہادر شاہ بادشاہ مخضر اللہ و الاما
اس کتاب کا نام موج سلطانی رکھا اپنے کوائف سفر مع حالات دیگر
ترقیم کرتا ہوں اور قلم مضمون میں غواصی کر کے صدف دل سے در شہو
اور گوہر آبدار نکال کر شہ خیال میں پر کر تقسیم کرتا ہوں اور رئیس قلم صدر
آراے حکایات و سخن کو کرسی قوطس پر بٹھا کر محل مقومی ماضی و حال سے قوۃ
بصرہ اہل ضعف کو افزایش دیتا ہوں اور باب انصاف و اتیلاف سے پیہر
کہ مثبت بد و را دور گر یا بد خطا تے + نیار و بر سر من ماجر اے

تصویر شاهزاده میرزا محمد رئیس بخت مصنف کتاب



Prince Mirza Mokedd Rous Bakhat
Zubairuddins gorgan.
Compiler of the book.

بیاعت تحریب سلطنت اور زوال اقبال پہلا سفر میر تلام کا ہوا یہ شہر خوب آباد و آباد
 راجہ کارنجیت سنگھ سے اس زمانے میں بوجہ خرد سالی راجہ صاحب کے منشی
 شہامت علیخان صاحب بطور اکثر اسٹنٹ از جانب گورنمنٹ مقرر ہوئے تھے
 ان صاحب کے انتظام سے رونق تلام میں بہت ہو جب میری ملاقات ہوئی
 بہت خوبیوں کے آدمی معلوم ہوئے پھر میں یہاں سے جاوہ عرف
 گلشن آباد میں آیا محمد اسماعیل خان بہادر یہاں گدی نشین ہیں اور کارپازی
 نواب خان جہان خان کرتے ہیں انکی ملاقات سے میں بہت خوش ہوا
 آدمی ذی علم اور سنجیدہ ہیں یہ جگہ گو نہ رونق دار ہے نہ یہ کہ پر بہار ہے ایک مہینہ
 رہ کر دار الخلافہ شاہ جہان آباد یعنی دہلی میں آیا بعد چند روز کے پھر ولولہ
 شوق سیاحی دلیں سمایا اللہ کا نام لیکر مع چند خدمتگاروں کے سوار ہو کر
 ریاست الوریمن وارد ہوا راجہ شیو دیان سنگھ صاحب کا زمانہ تھا ہر ایک ض
 بنیض کا آشیانہ تھا شہر بہت آباد ہے ہر فرد بشر کا دل شاد ہے سڑکین نہایت
 صاف مکانات بلند و بالا محلات اعلیٰ اعلیٰ باغات کثرت باستان و شکست
 بنجلہ انکے موتی ڈونگری ایک تختہ پر صفا و پر تھا ہر اسکو الور کا دل کہیے تو سچا ہے
 ہر ایک تختہ اسکا پر بہار ہے قدرت حق آشکار ہے گرمی کے ایام میں ہوا اسکی
 فحش زار ہے زندگیاں یہاں ہے جو گرمی زدہ جاتا ہے وہی بارش بہت نسیم ہنسی
 سے اچھا ہو جاتا ہے راتی کے مراق کو اسکی ہوا ایک نستخہ موجب متفق علیہ ہے
 میں نے ایسی جگہ اور اتنے بارے راجہ چوتانہ میں نہیں دیکھے اور نہ گتہ تو
 یہاں کا مشہور ہے شہرینا اور کھن ہو تا ہے چنانچہ اسوقت مجھ کو اپنی داد دی

مرحومہ و مغفورہ نواب رکتہ النساء بیگم صاحبہ بنت مرزا سید سمان سنگھ صاحبہ در کے
 تال کٹورہ واقع دہلی کارنگترہ یاد آیا کہ عجب خوش ذائقہ اور کھان ہوتا تھا
 اب وہ بنام بالکل ویران ہی فی الجملہ مین راجہ صاحب سے ملاقات کا
 خواستگار بنوا یا بیوجہ کہ جو اس خاندان تیموریہ سے باعث القلاب و علوفات
 کج روی فلک کے ملاقات کا خواہان ہوا پہلے سوال شست کرسی وزیر
 کرسی کا پیش آیا قولہ تعالیٰ وَ تَجْرُمُنْ تَشَاءُ وَ تَكْلُلُ مَنْ تَشَاءُ طیر کر کے
 وارور یا ست جیسو رہوا اس شہر کے طرز کو دیکھ کر کمال مسرت حاصل ہوئی
 فی الحقیقت اس روش کی آبادی راجپوتانہ مین منتخب ہی بازار چوڑھری
 کو چہ بہتر سے بہتر عمارات سنگین محلات شہ نشین جسٹس سیر کو جاتی ہے نہ تکلف
 پھر اپنی جگہ پہ آجاتیے اور اتنہ ہر بازار مین تل آب شیرین کاروان ہوا ور
 شب کو گیس کی روشنی سے معمور جہان ہی وجہ عدم ملاقات کی یہ ہوتی کہ راجہ
 رام سنگھ صاحب کو شملہ پر تشریف لیگئے تھے توقف مناسب ہاں کھڑا رہتے
 جو دھ پور کی طرف روانہ ہوا یہ ملک ریگستان ہر آبادی مین پریشان اگرچہ
 ریاست عالیشان ہی صرتی دروازہ کے قریب قیام کیا اول شناسائی
 پیشی رزٹینٹ صاحب یعنی مولوی محمد انوار الحق صاحب سے ہوئی یہ صاحب
 خاندان مولانا شاہ عبد العزیز سے ہیں ایسے لوگ اب انتخاب روزگار مین
 خاص خلق محمدی ان صاحب مین موجود ہی عجیبہ ایک خطر راجہ صاحب کو بھیجا
 خط کے پڑھتے ہی راجہ صاحب نے سواری و لوازم منسلک وری بھیجا ملاقات

تصویر راجہ ہماراج جیونت سنگھ بہادر والی جو وہ پورہ



Maharajah Jaswant Singh of Jodhpore

جسوقت میں نزدیک پہونچا تو راجہ صاحب مع اپنے اراکین دولت پیری
 پیشوائی کر کے اپنی نشست گاہ پر لیگئے اور مرتب قدیمانہ اداسیہ آہی
 خوش اعتقاد می سے بہت خوش ہوا جو ان ہیشال میں خوشرو و نونمال میں
 شمشیر آبدار مردم جو ہر دار و پادشاہ قمار شرفانے دی الاقدار سے از حد
 شوق ہوا و رفتاری سے بھی ذوق ہی اسی سبب سے پہلوانوں کو یہاں فوق ہر
 جودہ پور کو دار المنصور کا لقب باعث قرابت کے ہمارے بزرگان سے ملائی
 جتہا میں رہا بہت قدر و اعزاز کے ساتھ مجب کو کچا کچھ کچھ عادات راجہ جہا
 میں اپنے جناب مہاراج بہادر و جنگہ میں پاتا ہوں یعنی شرفانوازی و غر بار پوری
 و شیر دلی و غلہ سے ہمتی و بلند نظری باوجود ان اوصاف کے یہ صفت ایک ایسی ہی
 کہ آج تک کسی رئیس میں نہیں دیکھی باوجودیکہ عالم شباب ہی الا طبیعت شریف
 سوائے عبادت پر ہنگامی کے امور فاسد کی طرف بالکل مائل نہیں
 باعث ناموافق ہوا اور کسکندہ طبیعت کے بعد چند سال کے اپنے وطن باونہ
 کی طرف استرداد کیا عزیز و اقارب دوست آشنا سے ملا چند مہینے با
 صحت بدن مقیم ہوا اسی ایام میں والد درجات پسندیدہ صفات اعلیٰ قد
 جناب مسٹری و بلیو لنکن صاحب ہا دراکٹر اسٹنٹ کشن و ہلی سے
 ملاقی ہوا صاحب مدوح نے ایک سائیکل اپنا بطور یادگار محکم عنایت
 کیا علاوہ اسکے اور بہت سے ایسے الطاف ان صاحب کے مجھ پر ہیں کہ
 اس مختصر میں گنجائش نہیں رکھتے بعدہ سوار ہو کر آلہ آباد میں آیا وہاں بھی
 طبیعت نہیں لگی دل گھرایا اور عظیم آباد عرف ٹپنہ میں آکر ایک مکان میں ٹھہرا

خوب آباد ہی ہر خرد و کلان کا دل شاد ہی ہستی عرض میں کم طول میں یاد ہی رہا
لوگ خوش سلیقہ و شیرین سخن میں منجملہ انکے مجھی چودھری محمد طور الحق صاحب
جاگیر دار اسلام پور کہ راقم سے محبت دلی رکھتے ہیں باوصاف کثیرہ متصفین
انکی خوبی خلق احاطہ تحریر سے باہر ہے چند روز رہ کر منطفہ پر میں وارد ہوا تو
محمد تقی خان صاحب کے ایک رکن مظفر پور میں کمال محبت کے ساتھ مجھے
ملاقات کی اور انکے صاحبزادگان و خولیاں سے بھی ملاقاتیں ہوئیں
منجملہ اور صاحبوں کے سید محمد حسین خان صاحب و سید نواب جان صاحب کی ملاقات
میرادل بہت مسرور ہوا اور یہ کچھ لہی خوش خلقی کے ساتھ پیش آئے کہ جب سے
اور آج تک ترقی ارتباط ہی ایسے شخص کامل المودت کم دیکھنے میں آئے
خصائل ان صاحب کے تحریر فہم سے باہر ہیں البتہ ملنے سے ظاہر ہو سکتے ہیں
بعد چند روز کے مقام بتیا کو روانہ ہوا اس جگہ جب میں آیا تو فحش دل و
سازگی خاطر کے لیے ایک باغ میں ٹھہر کر خطاطی ہم دست اپنے مصاحب کے
راجہ صاحب کو بھیجا بجز وصول خط ایک مکان با فراغت میرے قیام کے
واسطے بنا کر راستہ کرادیا بعد دو روز کے شب کے وقت تمام جام نقرہ مع
اردلی و مشاعل وغیرہ بھیجا طلب کیا جب میں قریب باڑی یعنی محل کے پہنچا
تو راجہ صاحب تاصحن میرے استقبال کو آئے اور اپنے شیش محل میں لیجا کر مقام
صدر پر بٹھایا اور آپ دست بستہ کھڑے ہوئے ہر چند میں نے کہا مگر نہ بیٹھے
اسوقت مجھ کو اپنا وقت یاد آیا مگر انکے اعزاز و خوش خلقی کی طرف طبیعت کو جوں کا
دل میرا یہاں سے اٹھے کو نہیں جانتا تھا لیکن انکی تکلیف کا خیال کر کے غصہ طلب

ہو جب میں نے قصداً ٹھننے کا کیا تو عطر پھول پان کے بعد گیارہ
 عدد کشتیاں بطور پیشکش پیش کیں فی الجملہ میں مکان پر آیا ان راجہ صاحب
 نام راجندر کشور سنگھ ہی اور عمر قریب شتر برس کے ہو گئی چند روز کے بعد
 وہاں سے روانہ ہوا بخط مستقیم در بھنگہ میں آیا یہ راجہ مہاراج جناب پچھم سنگھ
 صاحب بہادر دام اقبالہم و افضالہم کہ جنکی ہمنشین ہن میں فی الحال موجود
 ہوں اُس زمانہ میں یہ نوباد وہ ریاست و گلدستہ شرافت بنارس کے
 اسکول میں تحصیل علم انگریزی و فنون بخش تھے حقیقت میں جناب ممدوح
 جیسا صاحب فضل و کرم ذی حلیم و ہم لقبول منشی سخاوت میں دیکھا تو
 بحر سیاح حضور اُسکے خجالت سے پہر غرق آب و مروت میں یکتا
 خورشید ہمتا گراہی نزا دختہ صفات اصل و نسل میں اشرف اکرام سلسلہ دار
 مہاراج بن مہاراج کا ثبوت قواعد ریاست میں مضبوط غرور و تکبر پاس
 نہیں خلق مشہور ہی چشم مروت موفور ہی اللہ کہ خالق ایجاد و تکوین نے صورت
 روحی میں جب سبکو مجتمع فرمایا اور صف بصف اپنے اپنے درجہ اور مراتب سے نوازا کیا
 تو بعد جانے توحید و احکامات کے تمامی کو امیدوار بخشش کیا میں نے جہام
 ظرافت بھر کر پیا اور ماہی زبان کو دریا سے مدح میں غوطہ دیا مجتسم الیہ
 یعنی جناب ممدوح نے عرض کیا کہ اے و اہب العطیات مجھ کو
 کوئی ایسی چیز عطا فرما کہ جس سے دارین میں میرا نام اور کام
 ہو اسوقت خالق الکونین نے ہمارے محسن رفیع الدرجات
 کو مرتبہ عالی بخش کر سہ چشمہ اخلاق بنایا

یہ کرسی نامہ جناب مہاراج صاحب بہادر دام حشمہ سورج ہی

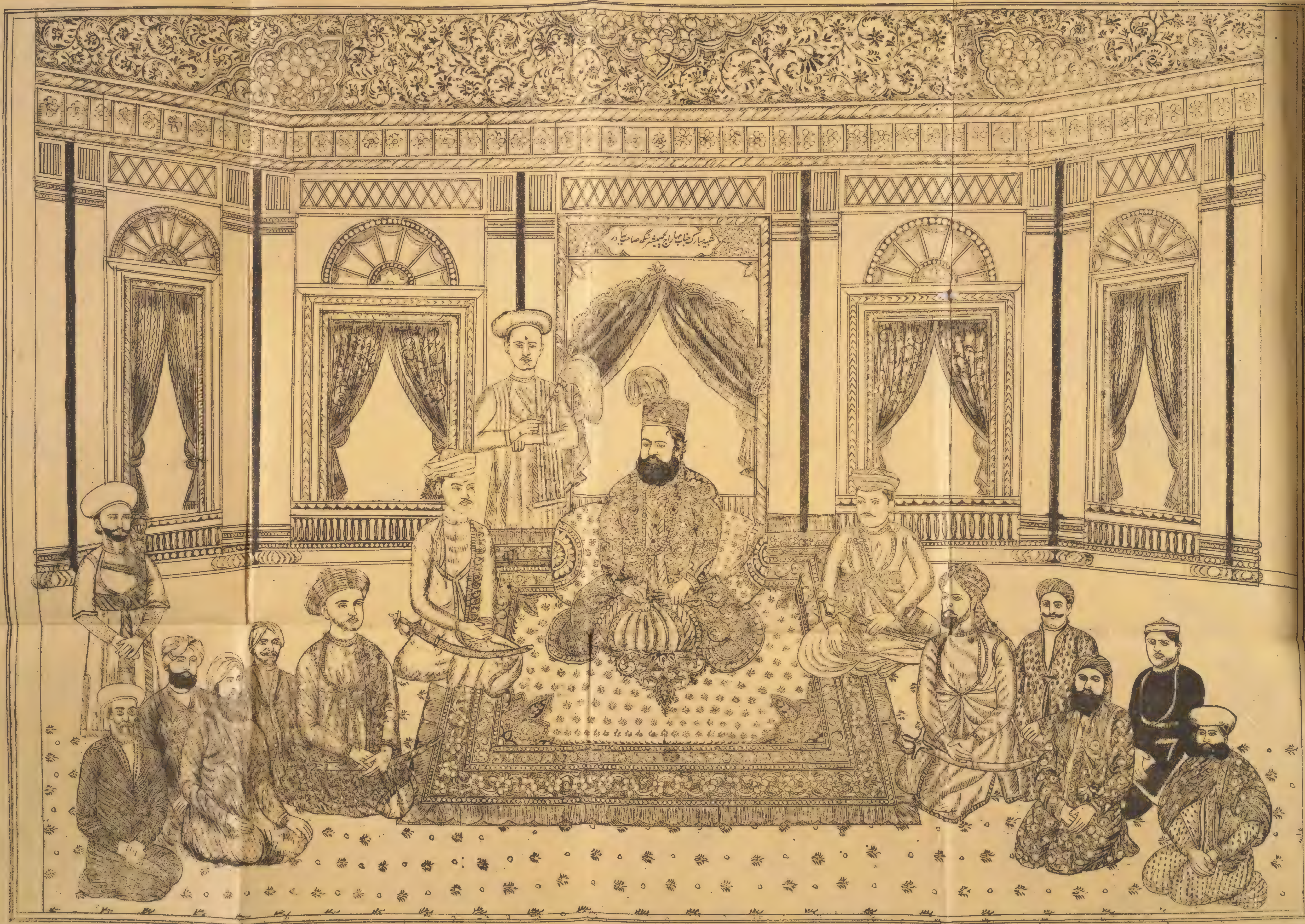
نام	اولاد	قوم
چاند ٹھاکر صاحب	ٹھاکر صاحب مکہ ٹھاکر صاحب بودر ٹھاکر صاحب بلراجہ ہمیش ٹھاکر صاحب سینا ہون کہ ان صاحبوں کی عادت بہت نیک تھی اور اپنے مذہب کے نہایت پابن اور بڑے پنڈت تھے۔	برہمن متھیل
راجہ ہمیش ٹھاکر صاحب	رام چندر ٹھاکر صاحب - مہاراجہ گوپال ٹھاکر صاحب - اجیت ٹھاکر صاحب - پرتاب ٹھاکر صاحب - حاصل کن سندھ راج سرکار دہلی بعد حضرت جلال الدین محمد اکبر شاہ	برہمن متھیل
راجہ گوپال ٹھاکر صاحب	ندارد	برہمن متھیل
راجہ پرمانند ٹھاکر صاحب	ندارد	برہمن متھیل
راجہ شیو بھنکر ٹھاکر صاحب	پور و شہوتم ٹھاکر صاحب - شکر ٹھاکر صاحب نراین ٹھاکر صاحب - رام ٹھاکر صاحب رگھو رام ٹھاکر صاحب - شام ٹھاکر صاحب سندر ٹھاکر صاحب -	برہمن متھیل
راجہ پُر و شہوتم ٹھاکر صاحب	ندارد	برہمن متھیل

نام	اولاد	قوم
راجہ ندر ٹھاکر صاحب	مے ناتھ ٹھاکر صاحب - مہاراج تربت بہاؤ	برہمن متھیل
راجہ مے ناتھ ٹھاکر صاحب	ندارد	برہمن متھیل
مہاراج تربت بہادر	راجہ راکھو سنگھ بہادر - بابو شیونندن سنگھ صاحب بابو تندن سنگھ صاحب - بابو کونو سنگھ صاحب بابو ٹھاکر سنگھ صاحب بہادر یقین بہادری کا کے لئے شروع ہوا اور یہ بڑا انتظام کے آدمی تھے	برہمن متھیل
راجہ راکھو سنگھ بہاؤ	راجہ لشن سنگھ بہادر - بابو نرائندر سنگھ بہاؤ	برہمن متھیل
راجہ لشن سنگھ بہادر	ندارد	برہمن متھیل
مہاراج نرائندر سنگھ بہاؤ	ندارد	برہمن متھیل
مہاراج پرتاب سنگھ بہاؤ	برادر زادہ عموی مہاراج تراندر سنگھ بہادر کے تھے -	برہمن متھیل
مہاراج مادھو سنگھ بہاؤ	مہاراج کنوار کشن سنگھ صاحب مہاراج کنوار چھتر سنگھ صاحب بہادر - مہاراج کنوار بابو کرت سنگھ صاحب مہاراج کنوار بابو گوبند سنگھ صاحب بہادر مہاراج ریاست سنگھ صاحب یہ صاحب برادر خرد مہاراج پرتاب سنگھ صاحب کے تھے -	برہمن متھیل
مہاراج چھتر سنگھ بہاؤ	مہاراج کنوار رور سنگھ صاحب مہاراج	برہمن متھیل

نام	اولاد	قوم
<p>کنوار بابو باسد یو سنگم صاحب -</p> <p>مهراج رډور سنگم بهاد</p> <p>مهراج کنوار همیشه سنگم بهادر یکنه باشی - برهمن متخیل</p> <p>مهراج کنوار کنشیر سنگم بهادر - مهراج کنوار</p> <p>بابونند سور سنگم بهادر - مهراج کنوار</p> <p>بابو گو پیشر سنگم بهادر عرف</p> <p>سند بابو صاحب -</p>		
<p>جناب مهراج همیشه سنگم بهادر یکنه باشی</p> <p>جناب مهراج کنوار بابو همیشه سنگم بهادر</p> <p>مهراج والا دودمان</p> <p>مغز راجگان جناب</p> <p>مهراج کچھیشر سنگم</p> <p>صاحب بهادر دام</p> <p>اقبالهم و اجلالهم</p>	<p>جناب والا قدر مهراج کچھیشر سنگم بهادر</p> <p>جناب مهراج کنوار بابو همیشه سنگم بهادر</p> <p>برهمن متخیل</p>	<p>برهمن متخیل</p>







نصیر بہادر کونور میشتہ سنگھ باد



Mahraj Kumar Prameswar Singh

کیفیت اصل میری بالفعل قیام کی یہ کہ میں کشش آب و دانہ و اتفاق زمانہ جو بجا گلپور
 میں آیا تو جناب تخلص نواز مسافر آشنا بلند اقبال خورشید جمال مہاراج کنور
 رمیش سنگھ بہاورد رام ششمہ بردر حقیقی جناب مہاراج معالی القاب مہاراج سے
 ملاقات ہوئی اسوقت میں نے کچھ کیفیت اپنی کہی سنکر بدلداری و محبت شعاری
 میری التماس کو قبول کیا میں انھیں صاحب کی ذات والا صفات کے سبب سے
 تاریخ ۱۷-۱۸ مارچ ۱۳۸۷ء کو درجنکے میں آیا اور جناب راجہ مستغنی عن الاوصاف
 دیدار فیض آثار سے مشرف ہو اکمال محبت کے ساتھ مجھے ملاقات کی
 جناب موصوف کی صفت و ثنا کیا ہو سکتی ہے نہ قدرت زبان میں نہ طاقت قلم
 میں کہ ایک شئمہ احسان کا بھی لہار کردن جناب والا نے میری قدردانی اور
 ہر طرح کی پاسبانی اسوقت ناپتر سامین ایسی کی ہے کہ سوا بے اسکے کیا شکر ہو سکتا ہے
 نظم اگر ہر ہوئے میں گرد و زبانے + زور نام بہر یک دہش + نیارم گو ہر شکر
 تو سفتن + سرموئے ز احسان تو گفتن + آب میں مع اپنے اہل و عیال کے
 درجنکے میں رہتا ہوں بہت آرام سے زندگی بسر کرتا ہوں اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَلٰی اِحْسَانِہ
 اسی قادر حقیقی تو اپنے فضل و کرم سے ہمارے محزون فیوض جناب مہاراج
 عالی قدر بلوغ نظر والا دودمان حاتم نشان کو بطیفیل حضرت سید عالم محمد مصطفیٰ
 صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک چراغ مراد و گلہ شہ آرزو یعنی فرزند از جناب
 صاحب شان رفیع المکان سکندر اقبال فریدون نوال بھراڑ راے
 بظلمتیں پیراے زال تدبیر ششم شمشیر یوسف ثانی ماہ کفانی عطا فرمایا میری دعا
 سحر می اور نیم شبی کو قبول کر آمین ثم آمین شمع جہانت بکام و فلک یار باد

جہاں آفریت نگہدار باد + محمد صادق علی خان صاحب کے یہاں میں نے چند روز
 قیام کیا اور اسی زمانہ میں محمد انوار علی خان صاحب سے بھی ملاقات
 ہوئی محمد انوار علی خان صاحب چشم بدور نورناں چمن حسن و خوبی سرور و غنہ
 خوش اسلوبی از سر تا قدم کوئی بات بد زب نہیں عین خوبی ہر اور گھوڑے کی
 سواری میں اسی وضع نشست ہر کہ جس سے کوئی شان و شوکت رکب
 و مرکب کی معلوم ہوتی ہر اور یہ بات اکثر کم ہوتی ہر محمد صادق علی خان صاحب
 پر اخلاق یہاں کے بڑے رئیسوں میں سے ہیں قادر مطلق نے عالم ارواح
 میں وقت تقسیم غرور و انکساری تکلف و بے تکلف سادہ مزاجی اور چنان و
 چین کے اُنسے فرمایا کہ تم کیا چاہتے ہو عرض کی کہ انکساری



نصیر محمد صادق علی خان صاحب رئیس در بھنگہ



Sardique Alli Khan Rais Durkhemgah

بعد ازان قصبہ پورنہ میں آیا راجہ رضا علی خان صاحب سے ملاقی ہوا یہاں کی
 غلیل بہت عمدہ ہوتی ہے بسبب ناقص آب ہوا کے زیادہ توقف نہیں کیا اور ایک خط
 شوقیہ اپنے چیرسی کے ہاتھ چپانگر رئیس بند علی غنی جیلدانتہ سنگھ صاحب کے
 پاس بھیجا چار گھنٹہ میں دن باقی رہے سوار ہو کر قریب شام کے پہونچا اور ایک
 جو کہ راجہ صاحب کی طرف سے ایستادہ تھا اسیں و تراصح کے سات پہنچے
 راجہ صاحب خمیدہ میں تشریف لائے البتہ راجہ صاحب لائق و فائق فہمیدہ و عادات
 پسندیدہ خلیق و لائق خندہ پیشانی حلم کے بانی شعر و سخن سے ذوق اچھی صحبت کا
 شوق اشعار فارسی بھی عمدہ عمدہ یاد ہیں پندرہ روز رہا طبیعت کو ہر طرح سے
 مسرت حاصل رہی کنور پدمانتہ سنگھ صاحب ان کے صاحبزادہ سے اسی زمانے کی
 ملاقات ہوئی جو کہ عادات ہمارا ج صاحب میں ہیں وہ ہی ان میں کھلی ہے بلکہ
 ثانی بھاگلپور میں ہوئی تھی پھر میں کڑی گولہ آکر ریل پر سوار ہوا اور گیا جی آیا
 یہ جگہ ہندوؤں کا تیرت گاہ ہے بہت آباد و پر فضا ہے ایک مینار ہر بجوبی سیر کی
 اسوقت مجھ کو ایک ذکر یاد آیا کہ میرے جد بزرگوار حضرت نور الدین محمد جہانگیر شاہ
 نے اپنی تزک جہانگیری میں مرقوم فرمایا ہے کہ گروہ ہندوؤں نے اوپر چار قسم کے
 قرار پایا ہے اور ہر ایک اوپر طریق اور تین خاص کے عمل کرتے ہیں اور برس میں
 ایک روز معین رکھتے ہیں نقل مطابق اصل

طائفہ اول برہمن

یعنی پچاننے والے اللہ تعالیٰ جل شانہ کے اور وظیفہ انکا چھ چیر سے ہے
 علم سیکھنا اور دوسروں کو تربیت کرنا اور آتش پوجنا اور آدمیوں کو دلالت

طرف آتش پرستی کے کرنا اور کچھ محتاجوں کو دینا اور کچھ آپ لینا اس طائفہ کا ایک روز معین ہوا اور وہ آخر ماہ سادون کا ہی کہ دوسرا مہینہ برسات کا ہی سورج اُس روز کا مبارک جانکر عابد و اُنکے اوپر کنارہ دریا کے اور تالاب کے جاتے ہیں اور طرح طرح کے افسوں پڑھکر اوپر ریتوں اور ڈورون کے پھونکتے ہیں اور دوسرا روز کہ بھادون شروع سال کا ہی اُن ریتوں افسوں دیمیدہ کو راجہ اور بزرگان عہد باندھتے ہیں اور شگون جانتے ہیں اور اسکو راکھی کہتے ہیں یعنی نگہداشت یہ دن ماہ تیرمین کہ آفتاب بھانٹا ہے سورج سلطان میں ہوتا ہی واقع ہوتا ہی۔

طائفہ دوسرا چھتری ہی کہ ساتھ کھتری کے مشہور معروف ہی

اور مراد چھتری سے ایک طائفہ ہی کہ مطلوبون کو شرطالمون سے محفوظ رکھتے ہیں آئین اس طائفہ کا تین چیزیں ہیں ایک یہ کہ خود علم پڑھنا اور دوسروں کو تعلیم کرنا دوسرے یہ کہ خود آتش پرستی کرنا اور طرف پرستش اور وں کے رہنمون ننونا اور تیسرے یہ کہ خود محتاجوں کو دینا اور آپ باوجود احتیاج کے کچھ نہ لینا روز اس طائفہ کا کچی آوری میں ہی اُس دن سواری کا کرنا اور لشکر دشمن پر کھینچنا انکے نزدیک مبارک ہی اور رام چندرنے کہ انکو ساتھ خدائی کے پوجتے ہیں اُس روز لشکر کشی کر کے اوپر خصم اپنے کے خضر پائی تھی اُس روز کو معتبر جانتے ہیں اور ہاتھی گھوڑوں کی آرایش کر کے پرستش کرتے ہیں اور یہ روز ہر مہینے شہر یور کے ہیں کہ آفتاب برج سنبلہ میں واقع ہوتا ہی سائیسوں ویلبانوں وغیرہ کو نسا م دیتے ہیں

طائفہ تیسرا ہے

اور یہ جماعت ان دونوں طائفوں کی کہ ذکر الکاغذ را خدمت کرتے ہیں
 زراعت اور خرید و فروخت اور سودا اور سود سے شغل الکا مقرر ہے
 اس طائفہ کا بھی ایک روز معین ہے کہ اسکو دیوالی کہتے ہیں اور یہ روز
 پنج ماہ مہر کے کہ آفتاب برج میزان میں ہوا ہے ہوتا ہے اٹھائیسویں مارچ
 ماہ قمری کے موافق رات کو اس روز چراغ روشن کرتے ہیں اور دوستوں
 اور عزیزوں کو جمع کر کے ہنگامہ قمار بازی کا گرم کرتے ہیں نظر اس طائفہ کی
 اوپر سود و سودا کے ہے اور قدم لینیوں کو اس روز شگون سمجھتے ہیں نقل
 مطابق خصل۔

طائفہ چوتھا شور ہے

یگر وہ شقاوت شکوہ کھتری بنود سے ہر سب کی خدمت کرتے ہیں دران
 چیزوں سے کہ مخصوص ہر طائفہ مذکور کی ہوتی ہیں بہرہ نہیں کہتے روز کا
 ہولی ہے باعتماد اسکے روز اخیر سال کا یہ روز پنج نیپے اسفندہ کے
 کہ نیر اعظم برج حوت میں منزل رکھتا ہے واقع ہوتا ہے پنج رات اس دن کے
 آتش کو چون اور بازاروں میں روشن کرتے ہیں اور جہان ہوتا ہے تو ایک
 ہر تک خاکستر وغیرہ اوپر سید ایک دوسرے کے اوڑھتے ہیں اور ایک
 شور و غوغا بلند کرتے ہیں اور بعد اسکے نہاد ہو کر پوشاک پہنتے ہیں اور
 واسطے سیر باغ اور صحرائے جلتے ہیں جو کہ ضابطہ مقرر ہونے کا ہے حضرت تہذیب گوا
 جلال الدین محمد اکبر شاہ بادشاہ کے زمانہ میں مراہند اور دیگر طائفہ

تختہ لائے رسم راکھی بجالاتے ہیں کہ لعل اور مروارید اور گلاہے صبح بچو اور
 گران بہا سے راکھی بلیا کر کے اوپر دست مبارک کے باندھتے تھے اور یہ
 رسم برابر میرے حضرت جد امجد ابو ظفر سراج الدین محمد بہادر شاہ
 بادشاہ ثانی کے زمانے تک رہی المختصر کہ بعد ازان یوم نگہ اکبر راجہ صاحب
 اور کنور صاحب سے ملاقات کی ان راجہ صاحب کو فنون سپاہگرمی سے
 بہت شوق ہی بندوق اور تیر اندازی اور برچھتی میں خوب مہارت رکھتے ہیں
 اور نہایت صاف باطن ہیں مجھ کو اس وقت اپنے ہماراج ذوالاقتدار کا ایک
 ذکر یاد آیا کہ ایک شب میرے سامنے شمع کی گویہ نوشتا نے بندوق سے
 پھر مائے اور ہر نشانے پر سر شمع کا اوڑھ کر نشانہ ہو گیا اس جلسہ میں
 مجھی محمد صادق علی خان صاحب بھی موجود تھے۔

تصویر مبارک جناب مهاراج پنجمیشتر سنگھ بہادر در جنگہ وام اقبالہ



MAHARAJ BAHADOOR DARBHANGAH

انغرض دیو مونگے سے سوار ہو کر ہزاری باغ ہوتا ہوا بیر بھوم میں رہا۔
 مہتاب چندر سنگھ صاحب رئیس بردوان سے ملاقات ہوئی عجیب
 رنگین مزاج کے راجہ ہیں یہ بیر بھوم وہ ہی کہ بعد حضرت بزرگوار
 سلطان نصیر الدین محمد بہا یون بادشاہ نور اللہ مرقدہ کے
 شیر افکن خان یہاں کے صوبہ دار تھے اسکا حال کتب تواریخ
 میں بخوبی درج ہے اسکا حاصل وہاں سے مونگیر میں آکر صف
 کلکٹر صاحب بہادر دام اقبالہ سے ملاقات کر کے بسواری ریل
 داخل کلکتہ ہوا چار مہینے ارمنی گورستان میں مکان کرایہ کالیکر
 رہا اچھی طرح سے سیر کی یہاں ڈپٹی عبداللطیف خان صاحب سے
 ملاقات کی جنکو گورنمنٹ سے اب لقب نوابی مرحمت ہوا ہے جو صفتیں کہ
 چاہیں وہ ان صاحب میں موجود ہیں سبحان التداول تو یہ جگہ جاسے
 صدر والا عصہ بلند نظر عالی قدر گورنر جنرل بہادر نائب حضرت بانگ
 و شمت قیصر ہندوستان بلیغ المکان جناب ملکہ معظمہ دام
 اقبالہما و افضالہما سایہ فضل اللہ عدل گستر عایا پرورد کی
 ہو کہ آج جنکے جلال و اقبال سے بڑے بڑے بادشاہان اولوالعزم
 مثل پیرزال لرزان ہیں اور اکثر بادشاہ تنہاے حصول ملازمت دلیں
 رکھتے ہیں اور آستان بوسی کو دولت عالیہ پر حاضر ہو کر عتبہ بوسی بجا لائیں
 اللہ تعالیٰ ایسے شہنشاہ کو کہ جنکے سایہ علوت و عظوفت میں ہر
 خرد و کلان شاہدین تا دیر گاہ سلامت رکھے آمین دوم آبادی

لب و ریاسوم تاجران متمول کا مقام ہی اسکی تعریف احاطہ تحریر سے باہر ہے
 دیکھنے پر موقوف ہو وہاں سے کشتیہ آیا چند روز آدھ کشتی کلان کا منتظر رہا
 بعد دستیابی کشتی براہ بھری قصبہ دولائی میں آیا چودھری محمد عظیم کو اطلاع
 ہوتی چند روز بجکو بہ منت رکھا آدمی چھے ہین پھر مین کشتیہ آکر بلوری گلبوٹ
 ڈھا کہ عرف جہانگیر نگر مین پہونچا یہ شہر وہ ہے کہ جسکو حضرت جہانگیر بادشاہ نے
 آباد کیا تھا اور نام اسکا اپنے نام پر رکھا تھا بھرور ایام جو مکانات
 کہ قدیم تھے اب وہ ہمار ہو گئے ہین فقط ایک مسجد باقی ہے بلکہ آبادی جس جگہ
 پہلے تھی اب وہاں نہہن ہے یہ جگہ خاص بنگالہ ہے بہت آباد ہے اور لوگ بھی
 باخلاق ہین ہر ایک کام مین چست و چالاک ہین اکثر صاحبون سے ملاقات ہوتی
 تو انکو خلیق پایا کپڑا ہیان کا ہند مین مشہور ہے اور کام سونے چاندی کا بھی
 ہر قسم کا بنتا ہے شوکت تاب والا کتاب جناب کشر بیو صاحب ہا در سے
 مین نے ملاقات کی نہایت اخلاق سے پیش آئے پھر مین نے ایک طغرا
 جلی صاحب مدوح کے نام کا بخط فارسی لکھ کر نذر کیا بہت خوش ہو کر لیا
 اور انھین صاحب موصوف کے ذریعہ سے کلکٹر صاحب بہادر دم شوکت سے
 نیاز حاصل ہوا یہ صاحب بھی بہت خوبی کے ساتھ پیش آئے بعد ہی ایس
 آئی نواب خواجہ عبدالغنی خان صاحب ہا در نے مجھے مع فرزند ان کے ملاقات
 کی یہ سفر بار دیگر میرا ڈھا کہ کا تھا ہیان کی سیر سے جب مین سپر ہوا تو
 مرشد آباد آکر بالوچر سے کشتی پر سوار ہو کر ناٹو متصل رام پور بولیا مسلح
 راج شاہی مین آیا شب کا وقت تھا اور میری طبیعت منتشر تھی کہ کہاں

قیام کیجئے جو راجہ اسی واسطے اطلاع کے مکان پر تیس یعنی خان بہادر لہوی
محمد رشید خان صاحب خلیفہ چودھری محمد علی خان مرحوم ابن چودھری دوست محمد خان
نور اللہ مرقدہ کے جیجا اُس روز دوپہر سے وہ نونہال چمن مروت و خیابان
مودت صحرائین واسطے شیر افگنی کے گئے ہوئے تھے اور اُس وقت تک آنے
تھے مگر جب حکار عزیز الحق صاحب جاگیر دار موروثی خاندان شاہی نے
خبر میرے آنے کی سنی فوراً ایک مکان جھاڑ فانوس مسند و کوچ و سہری
وغیرہ سے آراستہ کر کے مجھ کو اُس میں اتارا اور دیر تک بیٹھے رہے طرح
کی بات چیت رہی بعد تھوڑی دیر کے رتیس صاحب موصوف کے یہاں
کھانا آیا پس از ان فراغ طعام نماز عشا پڑھ کر سورہا جب ماہ میر نے اپنے
سرخ زریا کو چادر مغرب میں چھپایا اور نیر اعظم نے اُفقِ محبت و وداد سے
قدم باہر نکالائیں اُٹھا اور حواجج ضروری سے فارغ ہو کر بیٹھا ہی تھا
کہ ایک چوہدار نے عرض کی کہ رتیس صاحب ملاقات کے واسطے تشریف
لاتے ہیں میں نے اسی وقت یہ مصرعہ پڑھا مصرع نہ ہے سعادت آنکس کہ باد
آرد بار + جب اُس پہنچا شب نے قدم چاہ ملاقات کا صحن آزدین رکھنا
کبک دل بے اختیار ہو کر کھڑے ہو کر معانقہ کیا مزاج پُرسی ہوئی پھر تو ہر نہ
رات دن کی صحبت ہونے لگی برابر سیر و شکار سے کام تھا دوسرے شغل کا
نہ نام تھا یہ صاحب مجھ سے ایسی محبت رکھتے ہیں کہ بیان سے باہر ہو
مجھ کو بھی اُن سے الفت قلبی ایسی ہو کہ تاحال چوتھے پانچویں اُن کا خیال آجاتا ہو
خان موصوف جو ان رعنا قابل دید ہیں دو برس یہی صحبت رہی پھر

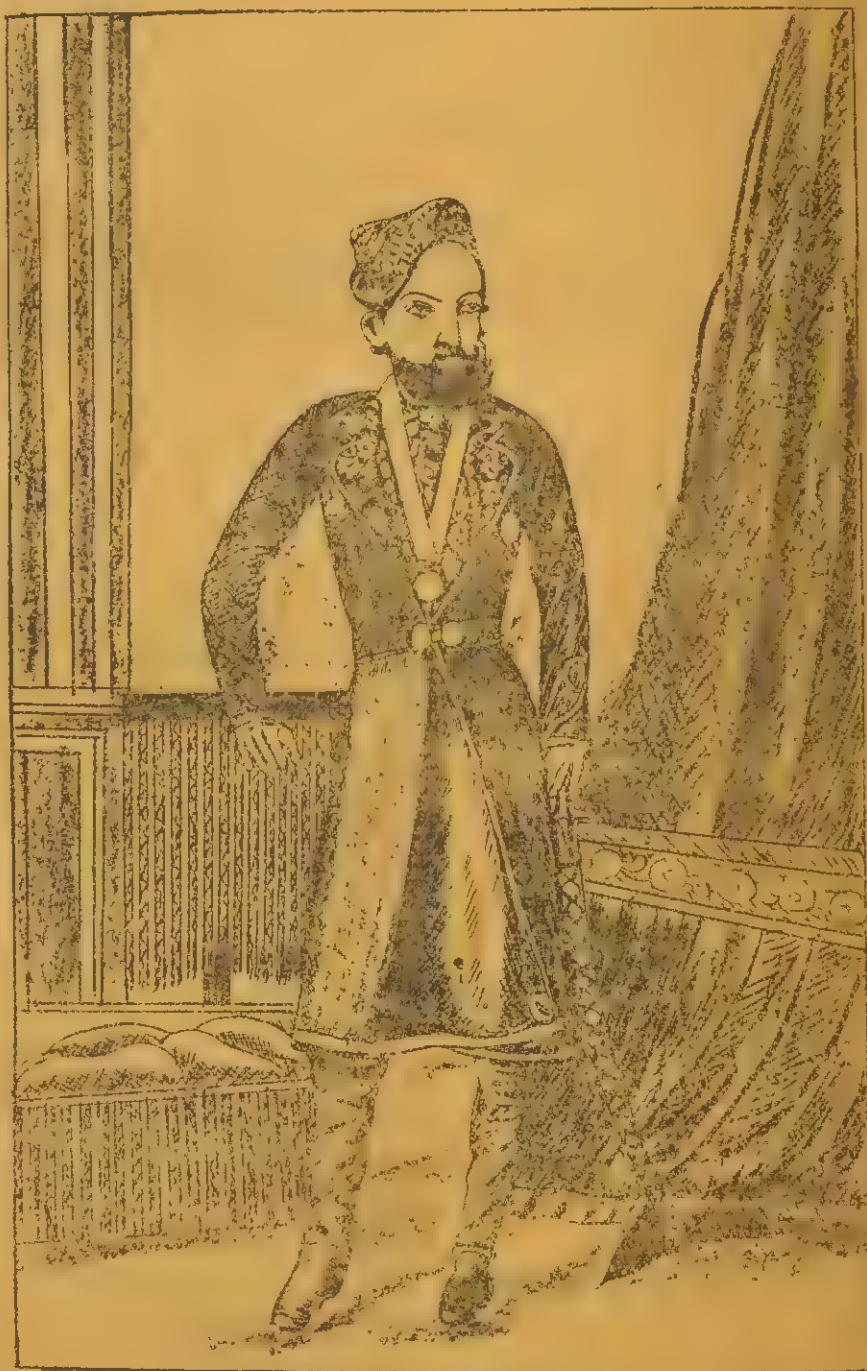
تصویر مجی محمد رشید خان صاحب الخاں بہا درنا ٹور



Choudhry Muhammad Rashid Khan
Bahawalpur

جوش سیر کج و بر کا دلمین سما یا بکشت ش آب و دانه پھر دہلی آیا واضح ہو کہ جو
 ذکر سفر مرقوم بالا ہر اس کا سنہ و تاریخ یاد نہیں رہا اب یہاں سے حال سفر تیار ہوا
 کہستار ہوں کہ قسم کے یہ نظر تھا کہ کچھ کیفیت وطن موقوفہ آبادی دار الخیات
 شاہجہان آباد قلعہ بند کر کے مگر وہ مثل محکو کسی کی یاد آتی کہ اپنے منہ میان منہ
 اس واسطے عنان قلم کو روک کر شبہ زیر ابلق الہمار کو میدان سیر میں کا داد دیکر
 چوگان شہر و دیار پھراتا ہوں المختصر انھیں روز و نین چند ملاقاتیں معدن
 اخلاق منبع اشفاق جناب جی جی ڈلگ صاحب بہادر سے ہوئیں میں سمجھتا ہوں
 کہ ان صاحب کا الطاف مجھ پر خاص تھا وقت روانگی ایک ساڑھے ٹیٹھک لطیف
 خاطر عنایت فرمایا ۲۵ - ماہ ذیقعدہ ۱۲۹۵ بمجرمی مقدسہ کو جو واسطے لاسنے
 متعلقین کے در بھنگہ سے دہلی گیا تو سراج خاندان والاد و دمان شاہزادہ
 محمد امجدی جناب میرزا محمد سلیمان شاہ بہادر گورگان داحشتمہ ابن
 جناب میرزا محمد ہدایت افزا بہادر المعروف بمیرزا محمد الہی بخش صاحب
 رحمۃ اللہ علیہ سے ملاقات ہوئی تو بعد تذکرات دیگر زبان محبت و رحمان سے فرمایا

تصویر میرزا محمد سلیمان شاہ بہادر گورگان



Prince Sulaiman Shah.

کہ ملاقات کشتن صاحب بہادر ضرور ہو ایک تو انکا فرمانا دوسرے میری شان
 المدعا ایک روز واسطے حصول ملازمت تشریف آیا بات خوشیہ صفات شہرت
 انتہا تک انبساط بلینج درجات جناب پلیر تک بلینگ صاحب بہادر
 وام اقبالہ علی الصباح گیا نیاز حاصل ہوا سبحان اللہ ان صاحب کے
 اوصاف ایسے ہیں کہ اگر تمام لکھے جائیں تو صفحہ قرطاس عنبر آگین ہو جائے
 اپنی شرع شریف کے بہت پابند ہیں باوصف اس عہدے اور حکومت اور
 عظیم الفرستی کے اداے مفروضات میں کبھی تساہل اور تکاسل کو کام نہیں لیتے
 خلق و معروف میں لاثانی غریب پروری کے بانی رحیم و کریم خصوصاً ہمارے
 خاندان تیموریہ پر نظر الطاف ہمیشہ فرماتے ہیں ایسے حاکم قسمت سے تشریف
 لاتے ہیں خداوند تعالیٰ انکو حیات خضری بخشے اور مرتبہ گورنری عطا
 فرماتے انکے احسان کا بیان میری زبان سے کب ہو سکتا ہو محکوم ایک
 چٹھی بعین عنایت ایسی مرحمت فرماتی کہ جس سے میرا موجب افتخار و وقار کا ہوا
 انیسویں تاریخ جمادی الاول ۱۲۹۹ھ کو دہلی سے بنارس آکر ایک مکان
 کرایہ لیکر مقیم ہوا کیفیت بنارس کے سفر کی اس طرح پر ہو کہ جب میں ریل سے
 اتر کر گھاٹ پر گیا کشتی منگائی سوار ہوا دریا سے ہٹنا رہا شروع برسات
 تھی عجب کیفیت تھی آسمان پر ابر غلیظ نمایان تھا قدرت حق نے عجب
 سما کھایا تھا جسوقت ملا حون نے پانی پر ڈانڈ لگائی گٹا آئی تاریکی مثل لطف
 محبوبان ہر سمت چھائی بجلی چمکی رہی عید گرجا شور پیدا ہوا منہ برسنے لگا دل و دھڑکنے لگا
 مولف پانوں بہت کالہ کھڑانے لگا خوف سبکے دلون پہ چھانے لگا

ہوا اس زور سے چلی کہ کشتی ملی حبیبیہ تلاطم نظر آیا حضرت نوح کے طوفان کا
 خیال ہر ایک کے دل پر چھایا وہاں کون مددگار تھا اللہ ہی یار تھا حضرت
 خضر نے بھی دیکھ کر کنارہ کیا مگر مدد غیبی نے یار کیا کوئی خوف دریا سے
 منہ ہی منہ میں ٹپڑاتا تھا کوئی یا مشککشاکم کر لپکارتا تھا کوئی ناصیہ عجز کو تختہ
 یاس پر گرٹاتا تھا راقم کی زبان پر یہ شعر جاری تھا اگرچہ اس آفت سے
 دم تن سے عاری تھا دریا سے بے پایاں درین طوفان شو
 افزا دل افگندیم بسیم اللہ بخیر تھا و محمد سیما ایک شخص متولی درگاہ شریف
 نبوی جامع مسجد واقع شاہجان آباد اس واردات میں شریک تھے کہنے
 لگے کہ مجھ سے یہ صدمہ دیکھا نہیں جاتا سرسجدہ ہو کر کلام مجید باواز بلند پڑھنے
 لگے اور ہر ایک پر دم کرنے لگے ہر شخص کے اوسان باختہ تھے ایک دوسرے کا
 منہ کھتا تھا سب کو ناٹے کا عالم تھا اصلی مزاج کسی کا قائم نہ تھا وریا کی بروٹھی
 ہر ایک پر غلبہ پائر شیل رو باہ کے بنا دیا تھا اس خمہ گم تھے وہم بگم
 کا نقشہ تھا الا ما یخیمون نے وہ گن رکھ کر استدول امیر بادشاہان حسرت کو
 تان کر ہوا سے مراد پر اڑایا آخر الامر خدا کے ارکے اقبال حیران کمال پریشان
 کنارہ ماتھ آیا ہر ایک شکر پروردگار بجالا سکتے تھیں جان آئی گو با عمر و با
 پائی اس ہوا سے ناموافق سے امن پایا اللہ نے ماہیان گرسنہ کے شکار سے
 بچایا عبد اللہ خان کو کہا کہ تلاحون کو انعام دو اور کچھ خیرات کرو سوقت
 سے منظور نہ تھی قیام گاہ یعنی مکان کراہیہ گرفتہ یہ آیا ابو الحیثمین خاطر متنی
 عن القاب والخطاب الکریم شکسپینر استیسیہ کشنریا سکا

گو گیا صاحب موصوف نہایت اعزاز سے پیش آتے طبیعت سرور ہوتی رخصت ہو کر
مکان پر آیا بعد نماز طہر شاہزادہ میرزا اسکندر بہت صاحب ملاقات کے واسطے
آتے بہت دیر تک صحبت ہمیشہ شبنمی گرم رہی میرزا ہدایت مرحوم نے اگر شہر کی
تعریف کی دیکھنے کو دل چاہا ہر چار طرف پھر کر سیر کی بازار چوک نہایت آباد
ورونق دار دیکھا طرز آبادی نہایت خوش قطع و خوش وضع بازار وسیع دکانیں
رفیع بازار کو بلا تشبیہ صحن مسکن حوران بہشتی کیے تو بجا ہی اور موکالین کو حجرہ
خاص غلامان لکھتے تو روا ہی ہر ایک دوکان مال و زر کی کان ہر گز گناہوں کی
عجیب شان ہر ملاقات ہائے در لہفت اور کچھ اب دوکان میں دھڑے ہیں اور
چمک میں ایسے بنے ہیں جیسے آسمان پر ستارے بڑے ہیں جو ہر یون کی
گوکانوں پر جو اہر کا ڈھیر لگا ہوا خریدار ہزار جان سے خریدنے کو کھڑا ہو
کیمین پارچہ ریشمی فروخت ہوتے ہیں مزدور سروں پر ڈھوتے ہیں کسی طرف
ترکاریوں کا ڈھیر لگا ہوا اور کسی طرف میوہ ہائے بو قلموں کا انبار چٹا ہوا ہر سمت
ہار و گجرے ہیں کوئی سادہ کوئی نہت کاری سے بنے ہیں شوقین آتے ہیں بیجا ہیں
دلال غضب ڈھکتے ہیں خوب رنگ دلالی جھامتے ہیں ہنوز آنکھ ملی نہیں سرور
چراتے ہیں دل کی بات سمجھ جاتے ہیں علاوہ اسکے اور بھی عجائبات دیکھتے ہیں
یہ جگہ عجیب و غریب ہر طلسم فرنگ کی بیان سیر ہو نہیں نہیں کہاں طلسم فرنگ
کجا اس شہر کے نیرنگ و دبندوں کا ایجاد ہو یہ جشن خداداد ہی اس شہر کے
جلاہوں کو مالدار سنا ہوا ہندوؤں کی شدت مسجدین بکثرت نمازیوں کی قلت
یاں اس شہر کی آبادی برفیصل و فیصل ہوتا ہے ۷۰۰ کو بہرہ ڈھی عورتیں

ستہ علاقہ راجہ ریوانین کے قیام پذیر ہو ان کے سبب کثرت بارش کے اس جگہ
 کی سیر ہو سکی تاہم کویا ست میرین وارد ہوا حافظ داؤد کے ماتھے ایک خط
 بمضمون سرسری طلاغا راجہ کو بھیجا انھوں نے جواب میں لکھا کہ درنیو لا میرے
 مان غمی ہو گئی ہے کہم نصیبی میری کہ میں اس وقت ملاقات سے محروم رہا اب
 چند روز تکلیف فرما کر توقف کریں تو میں شرف ملاقات سے بہرہ ور ہو سکتا
 ہوں راقم کو توقف منظور نہ تھا کو بیج کیا تاہم ساقیوں رجب المرحب کو داخل
 ریاست اندور ہو کر وکیل پنپا کے بنگلہ میں قیام کیا اندور کے مکانات سنگین ٹکڑے
 ہیں شہر کے کنارے ایک ندی جاری ہے ندی کا پل نہایت خوبصورت کسی
 یورپین کا بنوایا ہوا ہے اس کے متعم کی تصویر بھی سنگ سفید پر پل کے جنوب
 رخ کشیدہ ہے آپا بولیا ایک شخص ہیں انکو میں نے خود پسند پایا لیکن معطو
 مکرم جناب کریٹل ڈی ملی صاحب بہادر دام اقبالہم سے جو میری ملاقات
 ہوئی تو انکو بہت ذی خلق و مسافر دوست خاندان پرست پایا صاحب مدوح
 اندور کے رزٹینٹ ہیں شب کو کرم علی خان صاحب نشی رزٹینٹ و عبد الصمد
 خان صاحب التخلص بہر شاگرد مولوی امام بخش صہبائی مرحوم دہلوی میری
 ملاقات کو آتے ہر دو صاحب سے ملکر طبیعت بہت خوش ہوتی نہایت لائق
 و فائق ہیں صبح صدر الدین وکیل اندور سے بھی اور نواب علی بہادر خان صاحب
 مرحوم رئیس پاندہ سے بھی ایک ملاقات ہوتی اور ایک ملاقات راجہ
 ٹکھورائو صاحب والی اندور سے رہتے ہیں ہوتی انکی وضع درباری میں نے
 کو گون کی زبانی اچھی نہیں سنی کو بیج کیا اور تاہم ۲۲ ماہ رمضان المبارک کو

داخل پیران دھار ہوا یہ جگہ اگرچہ مختصر ہے الا آبادی میں غنچہ ہر میرے جنت
 آرمگاہ حضرت سلطان محی الدین اور نک زریب عالمگیر کے وقت میں
 یہ پیران دھار بہ لفظ دھار الا نوار کر کے لکھا جاتا تھا یہاں کے راجہ عجبت
 شوق القمر جناب رسالت تاب منفر عالم حبیب کبریا محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم
 ویکھ کر آرزو مند اسلام کے ہوئے تھے بموجب درخواست جناب سرور کائنات
 منفر موجودات سید عالم نے حضرت عبداللہ صحابی رضی اللہ عنہ کو واسطے
 تلقین کے بھیجا تھا دونوں کے مزار ایک ہی برج میں ہیں ان راجہ کا نام راجہ
 بھوج تھا یہ دولت ایمانی انھیں راجہ تک ہی قاللہ یتیمی من یتشاء الی
 صراط مستقیم خلاصہ اسکا کتب تاریخ سے معلوم ہو سکتا ہے اقبال
 نشان عظیم المکان جناب کنکٹ صاحب پولیکل ایجنٹ علاقہ بمبہ
 سے جب میں ملا تو بہت مہربانی و نوازش سے پیش آتے۔

تاریخ فیلسوفین ماہ محرم الحرام ۱۱۹۵ ہجری قمری کو جھابوہ میں آیا تھا سے راہ میں عجبت
 طرح کی آبادی دیکھنے میں آتی سوا کے کلبہ یا کے کہنہ کے اور کچھ لفظ نہ آیا
 بستی جھابوہ بہت مختصر ہے باجرے کی پیداواری بکثرت ہو یہاں کے راجہ کا
 نام گوپال سنگھ ہے تاریخ ۱۳۲۳ء کو رکو دار دریا ست بالاسندور ہو اور
 ایک خط مضمون اعلیٰ نواب صاحب کو بھیجا یہ جگہ علاقہ گجرات سے ہے نواب صاحب
 ایک مکان میرے اترنے کے واسطے دیا دوسرے روز مجھ کو بلوایا اچھی
 طرح ملاقات کی اور تبکار کہا کہ آپ یہاں توقف کریں چونکہ اس زمانے میں مجھ کو
 شوق ملکوں کے سیکرنے کا تھا اس سبب سے درباب استقامت اباکیا

ان صاحب کے علاوہ اور بھی کئی نوابوں اور راجاؤں نے مجھے کہا تھا لیکن
 میں نے قبول کیا حقیقت اس بالاسند و رکی یہ ہے کہ ان کے آباد اجاد و سلطان
 محمود غزنوی کے ہمراہ غزنین سے آتے تھے قوم انکی بابی ہو جب میرے
 قبلہ و کعبہ حضرت سلطان جلال الدین محمد اکبر شاہ بادشاہ غازی نے
 جلوس فرمایا تو ان لوگوں کو ریاستیں عطا کر کے خطاب نوابی سے سرفراز کیا
 یہاں کی آبادی مثل قریات کے تصور کرنی چاہیے فصیل سنگ خارا کی
 مع تین دروازوں کے ہوا و راندرون شہر ایک کوت ہو اس میں نواب صاحب کا
 محل بنا ہوا ہو جسکو اس ملک میں باڑہ کہتے ہیں درین زمان تحصیل یہاں کی
 اسی ہزار کی ہو یہاں عملداری پہلے پھیلون کی تھی بعد ہ میرے جد بزرگوار
 حضرت سلطان محمد اکبر شاہ بادشاہ غازی نے جاگیر تشارخان جہد
 نواب صاحب مذکور کو عطا کر کے فرمان کرامت نشان جاگیر داری کا حتمت
 فرمایا ان نواب صاحب کا نام زور آور خان ہو اٹھائیسویں تاریخ کو سات بجے
 دن کے موضع ڈاکور میں وارد ہوا اسکی طرز نہایت عمدہ دیکھی ایک مندر
 بہت بلند و بالا بنا ہوا ہو اور اسکے گرد ایک تالاب پر فضا پانی سے بھر ہوا ہو
 اگرچہ یہ شبیہ درست نہیں ہو آلا بتشبہ ہر موج اسکی مانند موج دلر ہوا ہو
 صفائی اسکی مثل دال صفا ہر کل موضع کی عمارت خشتی ہو ہر قسم کی چیزیں یہاں
 ملتی ہیں کنارے کانوں کے ایک گاؤ خانہ بنا ہوا ہو دشت ہزار گائیں پوجا کی
 اُس میں چھوٹی ہوئی ہیں یہاں کی ہر جگہ لائق دیکھنے کے ہو خراج اس گاؤ خانہ کا
 مہاجنون کے ذمہ ہو آبادی ہندو اور مسلمان کی بہت ہو یہ بات سب جگہ سے

یہاں عمدہ دیکھنے میں آئی کہ ہندو و مسلمانوں میں اتفاق ہوا ایک دوسرے کا
 حامی ہو اور یہاں گرمی بدرجہ اتم پڑتی ہو شروع ہوتے ہی ماہ چیت سے ماہ میاک
 لطف آتا ہو ایک کیفیت عجیب مشاہدہ ہوتی کہ جب کوئی ہندو مہرجاتا ہو تو اس کے
 دوسرے روز سب قبائل کے مرد و عورت جمع ہو کر تالاب پر جاتے ہیں
 مرد تو کسی درخت کے نیچے بیٹھ کر منہ ڈھانپ کر ہو ہو کرتے ہیں اور عورتیں
 حلقہ باندھ کر نوحہ اور سینہ زنی کرتی ہیں اور درمیان حلقہ کے ایک عورت
 کھڑی ہو کر اپنی زبان گجراتی میں کہتی ہو اور اس کے ساتھ وہی الفاظ سب
 کہتے ہیں بعدہ تالاب میں اشنان کر کے اپنے اپنے گھر جاتے ہیں الغرض دو گھنٹہ
 تک یہی جلسہ باہمی رہتا ہو یہ رسم تمام گجرات میں جاری ہو ۳۰۔ تاریخ
 باگڑ دلی میں داخل ہوا ایک شب قیام کیا اسکی آبادی مع ہندو مسلمان کے
 قریب دس ہزار گھر کے ہوگی یہ قصبہ علاقہ گاہوڑ یعنی بڑودہ سے ہو
 ۴ تاریخ ماہ صفر المظفر کو شب کے بارہ بجے وارد موضع پٹلا دہوا یہ گاؤں بھی
 علاقہ بڑودہ سے ہو دسویں تاریخ کو علی الصباح داخل بندر کھات ہوا نام نواب
 صاحب کا حسن یا درخان ہو درمیان شہر کے ایک مسجد عہد شاہان
 تیموریہ بزرگان احقر کی تعمیر ہو اور چار دیواری شہر کی سنگ خارہ کی بنی
 ہوئی ہو تبادلی ایام دروازے جا بجا سے منہدم ہو گئے ہیں اس عمارت سے
 معلوم ہوتا ہو کہ کسی زمانے میں یہ جگہ کچھ رونق دار ہوگی بیرون شہر متصل درگاہ بالی شاہ
 ایک تالاب ناگیر کر کے مشہور ہو البتہ یہ جگہ باقضا ہو ایک تو رونق تالاب دوسرے
 برکت ذات میمنت لزوم اہل قبر کی ان دونوں وجہ کے التزام سے

خاص یہ مقام گو نہ دستگی کا ہر چنانچہ سیر اقامت میں تھان بالی شاہ کے
انتقال کو عرصہ پانچ سو برس کا ہوا انکی قبر کا حصار بہت پختہ بنا ہوا ہر بیان ایک
کیفیت میں نے عجیب دیکھی قابل سننے کے ہر اور وہ یہ ہر کہ بیان سال میں ایک
مرتبہ بوقت شب ہند میں جوش پیدا ہوتا ہر اسوقت تمام مرد و عورت بطور
میلہ کے جمع ہو کر جاتے ہیں الہند و بکثرت ہوتے ہیں غسل کر کے پھر اپنے
اپنے گھر چلے آتے ہیں بیان عقیق کی کان ہر عمدہ عمدہ عقیق بیان ہوتا ہر اور
بیان سے قسم قسم کی چیزیں تیار ہو کر ولایت جاتی ہیں نواب صاحب کا
ندیب امامیہ ہر میں نے بسبب علالت نواب صاحب کے ملاقات کا انتظار نہیں
کیا بزرگان راقم کی طرف سے انکے بڑوں کو لقب انجسم الشانی مرزا محمد علی
انجم الدولہ کا ہوا تھا چنانچہ وہ آج تک کرسی بکری چلا آتا ہر چھیلے سوین تار بج کو
موضع دیوان میں آیا اور مسافر خانہ میں ٹھہرا بیان ایک شخص شہزادے کے نام سے
مشہور تھے جب میری آنے ملاقات ہوئی تو عملی اور جعلی پایا اسی طرح بعض
جگہ اور بھی دیکھا کہ لوگ شہزادوں کے نام سے مشہور ہیں اگرچہ اس نام کی
زمانہ حال میں کچھ بزرگی نہیں مگر نہیں معلوم کہ وہ کیا سمجھتے ہیں آخر میں انکا حال
منکشف ہو جاتا ہر لوگوں کی نظروں میں ذلیل ہوتے ہیں درہمائے خاندان کا
وقار بھی کھوتے ہیں قول صادق کے مصداق ہوتے ہیں لَعْنَةُ اللَّهِ عَلَى
خَارِجِ النَّسَبِ وَلَعْنَةُ اللَّهِ عَلَى دَاخِلِ النَّسَبِ اٹھائیسویں کو وقت
شب کے دھونچہ میں آیہ آبادی سلطان محمود غزنوی کے وقت کی ہر
مسجدین بڑی عالی شان بنی ہوئی ہیں منجملہ انکے ایک بڑی مسجد جامع مسجد

کر کے مشہور ہو اور بیرون شہر ایک تالاب بہشت پہلو شک خارہ کا بنا ہوا ہے
 اور پنج میں اس کے ایک مکان بطور نگار کے تعمیر ہو یہ تالاب وسعت میں اس قدر
 کہ ادھر کا آدمی ادھر کے آدمی کو اچھی طرح سے نہیں شناخت کر سکتا اس عمارت
 کو دیکھ کر ایک شعر یاد آیا ہے نہ گور سکندر نہ ہی قبر دارا اسٹے نامیوں کے
 نشان کیسے کیسے + تاریخ ایتسیوں کو مقام کوٹ کانگرہ میں آیا رہا
 سیکری سنگھ یہاں برائے نام راجہ ہیں اس قصبہ کی بستی قریب دس ہزار
 گھر کے ہے یہ جگہ وہ ہے کہ جبکہ سلطان محمود غزنوی نے آنکر تاراج کیا تھا
 اور عنینت اپنے تخت و ترف من لائے تھے از رو سے تاریخ معلوم ہوتا ہے
 کہ جب سلطان محمود آئے اور بنائے اسلام کی اس ملک گجرات میں ڈالی
 اس جگہ سے سات لاکھ دینار نقد اور سات سو من اسباب نفرتی و طلائی
 دو من صرف زر خالص اور دو ہزار من چاندی اور بیس من چھ بہرے گئے
 ہندوستان میں سلطان محمود کے زمانے میں چالیس سیر کا من تھا اس مقام کا
 پہلے کوٹ تھا رفتہ رفتہ کوٹ کانگرہ کر کے مشہور ہو گیا یہ جگہ پہلے بہت آباد
 ہو گئی مگر اب تو بہت کم بستی ہے کئی روز کے بعد ایک پروانہ دھولنجہ سے بالکشن
 کوٹ کانگرہ کے پاس آیا کہ شاہزادہ صاحب کو کلکٹر صاحب کھڑے بلایا ہے
 حسب الطلب میں نو بجے شب کے دھولنجہ سے روانہ ہوا بوقت روانگی بالکشن نے
 سیری حفاظت کے لیے ایک سوار اور کانٹبل مزید مہربانی ہمارا کہے
 قدرت خدا پر نظر کرتا ہوا موضع پسیا وڑا و تفریہ بوبل کی سیر کرتا ہوا تاریخ
 بہت اول کو موضع گاروٹ میں داخل ہوا تاریخ نہ کہ کو مقام راج میں آیا

بعد استراحت و اطمینان صبح و نیم پیر و سٹ صاحب کلکٹر بہادر کی ملاقات کو کیا نہایت الطاف و توجہ سے پیش آئے جس کام کے واسطے مجھ کو بلایا تھا وہ کام مجھے انجام کو پہنچا جبکہ میں اُس جگہ رہا تو اڑتہ سمان نوازی برابر آتا رہا چلنے کے وقت بعین عنایت ایک سارٹیفکیٹ اپنا دیا تاہم پچھم اکو صاحب موصوف سے رخصت ہو کر مقام آئندہ میں آیا اور اسواری ریل تاسیخ پنجم اکو بوقت ۵ بجے دن کے احمد آباد میں آیا اور معرفت لچانند رائے صاحب ہو کہ فوجدار اس شہر کے ہیں ایک مکان میں اُترا تین روزہ قیام کیا پھر تیسری تاسیخ کو احمد آباد سے بیرم گائون میں آیا یہاں کے لوگوں کی زبانی معلوم ہوا کہ یہ گائون ریاست پونا سے کسی کلانوت کو انعام میں دیا گیا تھا اُس نے اُسکو خوب آباد کیا اور حصہ خشتی اُسی کا بنوایا ہو ہر یہ گائون تفصیل ہو اور اسکے تین دروازے ہیں اب عرضہ پچاس برس سے ہماری سرکار والا تبار انگریز بہادر کے تحت ہیں ہر والا بالفعل بھی آباد اور تقدیر اپنی حیثیت کے رونق دار ہی تیسویں تاسیخ کو موضع پاٹری میں آنا ہوا یہاں کے راجہ کا نام زور اور سنگھ ہو گئے تھے ان راجہ کی پختہ ہو اور تفصیل بھی سنگھ میں ہوئی ہے۔ دروازے بھی بہت بڑے ہیں جب میں پاٹری سے چلا تو راہ میں ایک تہی ملی پانی اُسکا ایسا کھاری تھا کہ منہ پر نہیں کھجاتا تھا معلوم ہوا کہ گرو اسکے پہاڑ سچی کا ہر کمال شوق سے میں نے اُس پہاڑ کو دیکھا اکیسویں تاسیخ کو داخل موضع ساڈری ہوا اس گائون کی بستی قریب چار سو گھر کے ہوگی تیسویں تاسیخ کو دس بجے دن کے موضع سیولا میں آیا

بعد ناول طعام چند سے استراحت کی اور نماز ٹھہر کی پھر حکمران بجا نہ روانہ
 ہوا چوتیسویں تاریخ کو داخل بجانہ ہوا بیان کے زمیندار کا نام نصیر خان ہر
 انکی تحصیل قریب شتر ہزار روپیہ کے ہر چھتیسویں تاریخ کو موضع انگریزوں میں
 آیا ایک شب قیام کیا چھتیسویں تاریخ کو ادیسر میں آیا یہ کانوں علاقہ نصیر خان
 ایک ہزار گھر کی آبادی ہر ستائیسویں تاریخ کو داخل بخت ہوا نام بیان کے
 راجہ کا کرن سنگھ ہر قوم راجپوت سے ہیں یہ کانوں آبادی میں مختصر ایک شخص
 بہرام جی نام قوم پارسی سپرنٹنڈنٹ موضع موہلی علاقہ راج کوٹ سے
 ملاقات ہوئی آدمی خوش مزاج معلوم ہوتے پانی کی قلت بیان بہت محنت
 اٹھاتی آنتیسویں تاریخ کو موضع ونہ میں گیارہ بجے دن کے وارد ہوا
 یہ کانوں علاقہ راجہ ڈاکڑہ سے ہر یکم سچ الٹانی سالہ کو موضع
 ڈومرا میں آیا دو گھڑی ٹھہر کر روانہ ہوا چار گھڑی رات گئے موضع ستھنہ
 متعلقہ راج ڈاکڑہ میں وارد ہوا یہ کانوں کسی زمانے میں بہت آباد ہو گا بنا
 مضبوط و پائیدار اسکی عمارت ہر دوسرے روز موضع بھاوین میں آیا بیان راجہ
 تکلیف پائی اس سبب کہ کو تو ال موضع نے رسد وغیرہ کے بند و بست میں
 تساہل کیا آخر کار بوقت روانگی کو تو ال کو زود کو ب کا بخوبی انعام دیا گیا
 تیسری تاریخ کو ڈاکڑہ آیا شہر کے باہر توقف کیا اور بندہ ریغہ خط راجہ صاحب
 اطلاع دی جسوقت راجہ صاحب نے میرے آنے کی خبر سنی چند
 مصاحبوں کو میرے استقبال کے واسطے بھیجا وہ مجھ کو ایک حویلی میں کہ
 جو خاص مہاراجی مکانوں میں سے تھی لے گئے راجہ صاحب مجھے بہت

خوش اعتقاد می کے ساتھ پیش آئے جبکہ میں دربان رہا بہت خوش رہا پھر
 تیار ہو کر پانی تانہ میں آیا اس گاؤں کے مکانات سنگین ہیں چار سو گھر کے
 قریب آبادی ہے کلیان سنگھ بیان کے کھمبے یعنی سردار کا نام ہے چھٹی تاریخ کو
 قصبہ داوھوڑ میں وارد ہوا یہ جگہ علاقہ جبالا واڑی ہے ایک حقہ پنی کے موضع
 اکڑاڑ میں آکر شب باش ہوا اسکے قریب ایک ندی ملکہویہ ہے اسکا پانی بہت
 اور ندیوں کے بہت شیریں ہے ساتویں تاریخ کو قصبہ نون میں وارد ہوا یہ گاؤں
 علاقہ بانکائیہ سے ہے اسکا کوٹ سنگین کسی زمانے کا تعمیر شدہ ہے تبادی ایام
 اب جا بجا سے منہدم ہو گیا ہے آٹھویں تاریخ کو موضع گھڑاٹون میں آیا ایک
 دن قیام کیا لب موضع ایک ندی مسویہ کر کے مشہور ہے پانی اسکا بھی شیریں
 ہے لوگوں کا یہ بیان ہے کہ یہ ندی پہاڑ سے آتی ہے اور مقام موڑبی سے
 ہوتی ہوتی چلی گئی ہے ایک زمیندار نے بھکوا آم نذر دیے کھائے تو اچھے تھے
 انعام دیکر اسکو رخصت کیا توین تاریخ صبح کے وقت ریاست بانکائیہ میں آیا
 دیکھا تو یہ ریاست برائے نام ہے گیارھویں تاریخ کو گیارہ بجے دن کے لچکٹ
 میں داخل ہوا ایک مکان کر رہا کہ لیکر آترا اسجگہ کا راج کورٹ میں ہے ایک
 ملاقات والا اقتدار بلند وقار پولیٹیکل ایجنٹ میل صاحب ہاؤس سے ہوئی
 سوٹھویں تاریخ کو موضع با من گور میں آیا اس منزل میں ایک عجیب اتفاق ہوا
 کہ جو سگرام ہمارے سوار می کا تھا اسمین میل بیگاری ہر گاؤں سے لگائے
 جاتے تھے بھکوا سوقت فرمان حق قُلْ سَيُرَوُّا فِي الْأَرْضِ يَدَايَا
 جب میں اس موضع کے قریب پہنچا تو بیلوں کی بدلی ہوئی اوبیلوں کو جو جوت کر

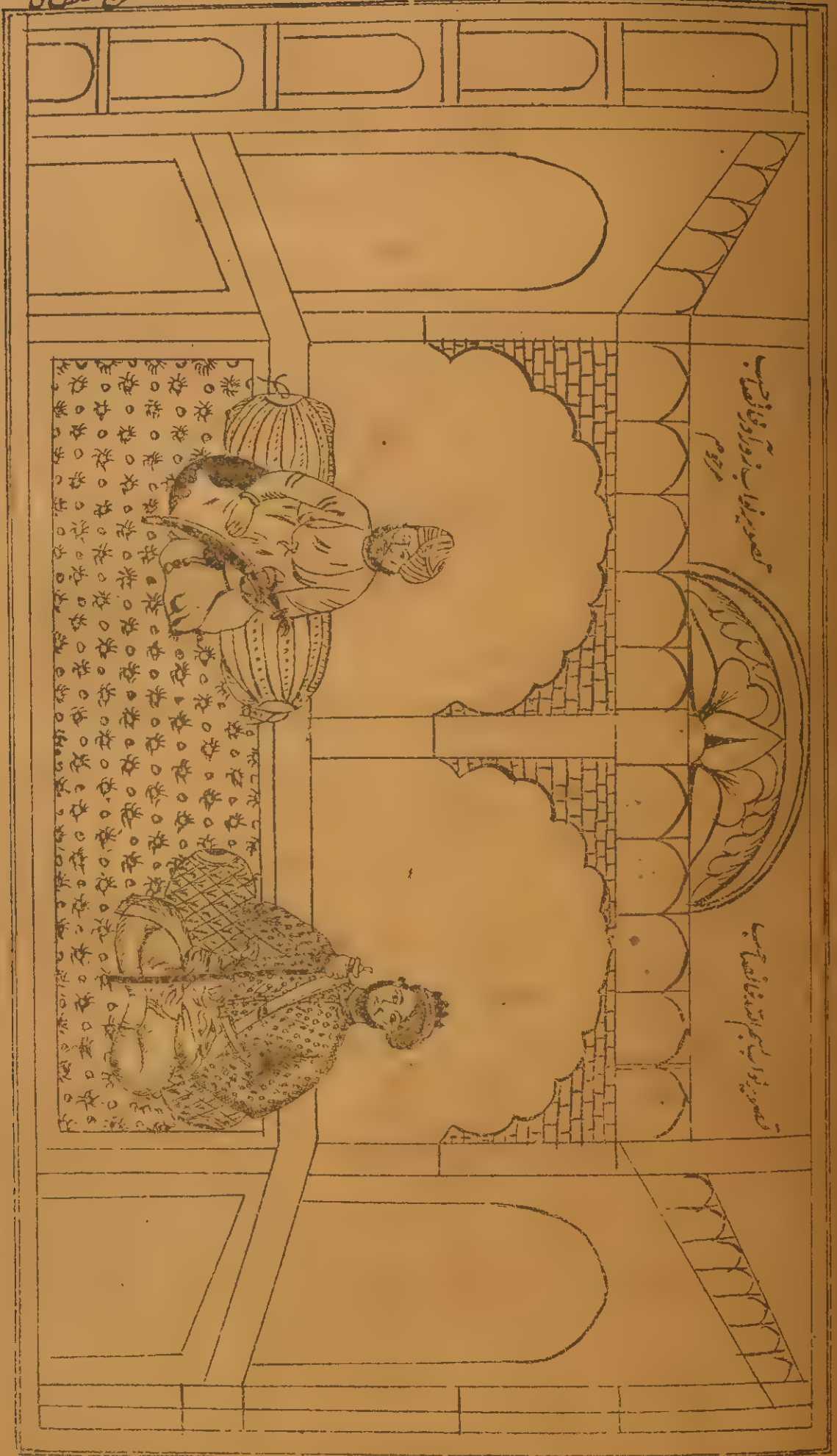
ہاں کاپیل بھڑک گئے بہت روکا نہ رک سکے ایک ٹیلے پر چڑھ گئے گاڑی ہاں
 پریشان ہو کر گر پڑا اور سگرام بھی قریب تھا کہ اُلٹ جائے کہ خدا نے مجھے
 سرعت عنایت کی کہ میں فوراً کود پڑا چوٹ تو آئی مگر خیر ہوئی اُس میاں سا قباہ کا
 حال سنئے کہ وہ جو گاڑی پر سے گرا اسکے پیٹ پر گاڑی کا پتیا پھر گیا الا خدا
 اسکو بھی بچایا تھوڑا سا ہونکلا زمینداروں نے نمل مچا نا شروع کیا ایک تو انکا
 واویلا کرنا دوسرے رحمت الہی کا نازل ہونا میرے اپنی چوٹ کا بھی سدھ
 گھبرا گیا کسیکو نرم کسیکو گرم کہ سکر خدا خدا اللہ ان کو ا پلٹن سے عقب گزاری
 اور اپنا چھپا چھڑایا اور شب بوقت تمام سحر کی سترھویں تاریخ کو موضع چٹیل
 میں آیا یہاں کی آبادی قدرے قلیل ہے قصبہ کی حفاظت کے لیے یہاں
 چند سوار راجہ بڑوہ کے رہتے ہیں مجھ کو اس مقام کے دیکھنے کا بہت شوق
 تھا جبکو کاٹھیاوار کا کھیت کہتے ہیں وہ یہی جگہ ہے اسی زمین کا گھوڑا
 کاٹھیاوار میں مشہور ہے اٹھارویں تاریخ کو موضع مولے میں بارہ بجے
 دن کے وارد ہوا اللہ تعالیٰ حفظنا اس قصبہ کا جنگل بڑا خوفناک ہے جہاں تک
 دیکھیے سو اسے جھاڑیوں اور پہاڑوں کے کچھ نہیں نظر آتا شیر اور درندوں کی
 یہاں بود و باش ہے اس قصبہ میں ایک مسافر خانہ سرکار گورنمنٹ کی طرف سے
 تعمیر ہے فتح سنگھ نامے ایک شخص بطور نگھی یعنی نمبردار کے مقیم ہیں انیسویں
 تاریخ کو وڈوان میں آکر ایک خط نار دجھائی کا مدار ریاست کے پاس بھیجا
 فی الفور دیکھتے ہی خط کے میرے پاس آئے اور مجھ کو مکان میں لگئے یہاں
 راجہ کا نام راج سنگھ ہے الابرار سے نام ہیں راجہ اصل میں نار دجھائی کا مدار

ریاست ہین بیٹوین تاسیج کو معدن جو دو سخا صاحب قبال کپتان نہ ہوا
 اسٹنٹ پولٹیکل ایجنٹ سے ملاقات ہوئی یہ صاحب بڑی خوبی کے ہین
 اٹھائیسویں تاسیج کو موضع گوہرین آیا یہ علاقہ ڈو سیر سے ہی پانچ سو گھر کی آبادی
 ہی انتیسویں تاسیج کو ڈو سیر امین وارد ہوا بیان کے رئیسوں ہین سے عمرخان
 ولد حاتم میان اور ٹھاکر ملک لاکھ عرف دولت خان و مظفر خان انکے آباؤ اجداد
 پہلے ہندو تھے جب آفتاب قبال میرے قبلہ و کعبہ جناب محمد اکبر شاہ بادشاہ
 کا جلوہ گر ہندوستان ہوا اسوقت یہ سب لوگ مشرف باسلام ہوئے
 جنت آرام گاہ نے انکو جاگیرین عطا فرما کر لقب سٹاکر سے سرفراز کیا
 بارہویں تاسیج جمادی الاول ۱۱۱۷ھ کو موضع نیچا سرین وارد ہوا یہ قریہ
 متعلقہ ریاست رادھن پور سے ہی تحصیل بیان کی بائیس ہزار روپیہ سال کی
 اسجگہ دس کوس کے فاصلے پر ایک ندی روپا نام ہی یون تو یہ ندی دواڑہ ہی
 جاری رہتی ہی مگر برسات ہین بہت زور و شور سے ہتی ہی جب ہم موضع رتن پور ہین
 آئے خدیو متکارون نے عرض کی کہ آج بارش بہت ہی اسی گاؤں ہین قیام کیا جائے
 استدعا انکی منظوری کی بیان ایک مندر بہت خوبصورت عمارت عالیشان سے ہم
 اسہین تصویر پار سناتھ کی رکھی ہی یہ مندر بمنزلہ گڑھی کے بنا ہی ہر چار طرف
 اسکے فصیل نہایت مضبوط و خوش اسلوب دو درجہ کا مسافر خانہ ایک مرد
 دوسرا زنانہ بالکل عمارت اسکی مشابہ چونٹھ گھنٹہ واقع دہلی درگاہ حضرت
 سلطان نظام الدین اولیاء زرمی زرخش کے ہی اور اس مندر کا خرچ سکار
 حضرت محمد اکبر شاہ سے مقرر تھا اور اب ہندوان ہندوستان سے اٹھا کر

زینت اس مندر کی دیکھ کر افسوس ہوا اکثر استون میں مسجدیں دیکھیں کہ بہت
بے غور پڑھی ہیں اور باوجود اسکے کہ وہ مسلمان علاقہ میں ہیں چوڑھویں
تاریخ کو موضع چندر میں مقام ہوا پندرھویں تاریخ کو قصبہ سمی میں ڈیرہ ہوا
خوب آباد ہے گر تفصیل سنگ خارہ کی ہی تحصیلدار یہاں فرسید الدین میں
اس سمی اور ونہ کے درمیان ایک تندی حامل ہے اسکا نام ساڑستی ہے اور
کو ار کا بھی کہتے ہیں ونہ سستی سوگھر کی ہے اور گرد اسکے پہاڑ ہے ایک
زمیندار نے آکر عرض کیا کہ اس گائون میں ایک بگیلہ آتا ہے اور قریب
جو اسکے جنگل ہے اُس میں رہتا ہے اور ہم لوگوں کو دکھ دیتا ہے اسکی ایذا
رسانی سے بھلوگ ایسے خائف ہو گئے ہیں کہ جو کبھی خواب میں بھی نصیب آتا
شکل اسکی دکھائی دیتی ہے تو ملک الموت کی شبیہ نظر آتی ہے مرض طبعیت
میں لڑائی ہونے لگتی ہے روح گھبراتی ہے وہ شب بیلستہ البخار ہو جاتی ہے
اگر آپ مہربانی فرما کر آج کی رات قیام کریں اور بوقت صبح اس بلا کو دفع کریں
تو غریبوں کا ثواب لینا انکی عرض منظور کر کے شب بسر کی جب سحر ہوئی امور
ضروری سے فارغ ہو کر مع نوکروں اور مجنوں کے سوار ہوا اور مقام گزرنہ
یعنی بگیلہ پہ پہنچا سوچا کہ دیکھیے کب وہ نکلتا ہے اور ہمسے کس طرح ملتا ہے
چونکہ باعث بارش کے قدم شبہ زرقنہ انگیز کا زمین پر نہ جھٹا تھا اور نہ کوئی
پیدل پیش قدمی کرتا سکتا تھا لہذا اسکا اس زاویہ پر خطر سے محال تھا
ہمراہیوں کو ہر طرح کا خیال تھا جب مجھ کو تناسل دیدار اس وحشی بوفالہ کی
از حد ہوئی اور غضب اشتیاق سے عنان صبر شکستہ پائی ہاتھوں سے نکلنے لگی

اسوقت میں نے ساکنان قصبہ کو کہا کہ تم لوگ اپنے اپنے گھروں سے تھالیان
 لا کر بجانی شروع کرو ویسا ہی ہوا میری مصلحت رہست آتی کہ اسنے جون ہی
 آواز عجیب سنی گھبرا کر ایک جگہ سے نکلا میری پس پشت دو خدنگار کھڑے تھے
 اول انکی طرف متوجہ ہوا انھوں نے شکل دیکھتے ہی بدوق سے سلامی لی
 پھر اسنے ازراہ کبر قبول نکلی اور اعراض کر کے ادھر ادھر دیکھنے لگا کوئی
 ہمجسں سکو اپنا نہ کھاتی دیا ایک بیل بچا رہ وہاں چہرہ بامتا دوڑ کر اسکا گلگیر
 ہوا جب میرے سامنے اس بے ادب نے ایسی بے ادبی کی کہ اس بچا کے
 طائر و ح کو ایک دم میں قفس غصری سے نکال دیا تو پھر مجھے نہ ہاگشت
 ہوش جانب گوش اس بلا نوش کے باندھ کر بدوق چلاتی گولی نے اشارے کے
 ساتھ ہوا ہو کر اس مانت قبل الموت کے کان میں ایسا کچھ دم کیا کہ وہ دم بخود
 ہو کر سرد ہو گیا پھر اسکی نقش منگوائی سب کے سامنے کھال کھینچوائی حاضرین کے
 دونوں نے تسلی پائی بیان سے معلوم ہوا کہ واسطے ظالم کے دونوں جہان میں
 خرابی ہو انیسویں تاریخ کو موضع مشالی میں آکر ایک خط شوقیہ بدست عبداللہ خان
 نواب بسم اللہ خان ولیعہد ریاست رادھن پور کو بھیجا اس قصبہ مشالی کے
 باہر شمال رخ پر ایک تالاب میل بھر لمبا پڑا ہے یہاں بعینہ وہ کیفیت ہو کہ
 جیسی دہلی میں زیر قلعہ معانی قبل از غدر لال ٹوگی پر تھی اس موضع میں ایک
 مکان بطور سیرگاہ نواب صاحب نے بنوایا ہے موسم برسات میں بڑی ہمار
 ہوتی ہوگی کیونکہ جنوب رخ پیاس ندی جاری ہو اور شمال رو تالاب ہی
 اور مغرب رخ اسکے صحرائے ٹہہ ہمار ہی جانوران چرند و پرند کا شکار ہے اور جناب

شرقی سستی ہونہ بلندی ہونہ پستی ہونہ یونین تپاچ کو داخل ریاست رادھن پور
 ہوا نواب صاحب نے حسب اطلاع سابق ایک مکان اپنا باڑی مین میرے
 واسطے آراستہ کر رکھا تھا اس میں باغ میں مینے بہت آرام پایا
 کہ بالکل شاہ باغ کا لطف آتا تھا کہ جو متصل شاہ روہ دہلی ساختہ حضرت جد
 بزرگوار راقم کا ایک موجود ہے کئی روز کے بعد نواب زور اور خان صاحب
 مع اپنے صاحبزادگان و اراکین ریاست میری ملاقات کو آئے اور جو ادب
 قدیم تھے وہ سب حسن عقاد می کے ساتھ ادا کیے میری طبیعت انکی خوش ضعی
 دیکھ کر بہت خوش ہوتی اور شکر پروردگار بجالایا کہ اس وقت نا پرسانمیں بھی اللہ
 جل شانہ نے عظمت ہمارے خاندان گمشدہ کی باقی رکھی ہے اور ان صاحبوں کے
 دلوں میں اُلفت اور محبت ڈال دی ہے جَزَاهُمَا اللہُ فِي الدَّارِ الْاُخْرٰی خَيْرًا
 اُن دونوں صاحبوں کی تصویریں بھی درج کتاب کی گئیں



شہر پناہ سنگ خارا کی ہو اور پانچ دروازے ہیں لوگ کہتے ہیں کہ پہلے
 بیان کا پانی کھا رہی تھا جب سے نواب صاحب گدی نشین ہوئے خداوند تعالیٰ نے
 اپنے فضل و کرم سے پانی بیان کا شیریں کر دیا اور جلس بھی ہر طرح کی
 پیدا ہونے لگی یہ ریاست انعامی انکے آبا کو میرے جد بزرگوار حضرت
 محمد شاہ جہان بادشاہ فردوس مکانی کے وقت کی عطائی ہوئی تھی
 انتظام انکا بہت اچھا دیکھا چوتھی تاریخ جمادی الثانی ۱۰۲۹ھ کو
 واسطے دیکھنے عرس میان شاہ عالم درویش رحمۃ اللہ علیہ کے بارگاہ
 احمد آباد میں آیا کیفیت عرس فعوذ باللہ علاوہ اور خرافات کے فی الواقع
 سارا سامان خربزہ گیس کا تھا کہ جس کو دہلی میں آخر فصل خربزہ دہقان
 جمع ہو کر کرتے ہیں خیر اسکے دو روز بعد تمام شہر کی عورتیں
 مزار ندکور پہ جاتی ہیں جشن مناتی ہیں لایہ بات سنی ہو دیکھی نہیں
 دروغ بگردن راوی تیسویں رجب المرجب ۱۰۲۹ھ کو موضع
 پر انتی میں آیا قریب ندی بوسہ کے ٹھہر کر کھانا کھایا پانی اسکا
 بہت شیریں و زود ہضم ہو دوسرے دن کے کوچ کر کے موضع
 حاجی پور میں شب باس ہو ایکھم ماہ شعبان ۱۰۲۹ھ کو
 راج پور آکر ٹھہرا یہ گاؤں علاقہ ایڈر سے ہرتین کو س
 احمد نگر سے ایک ندی حاتم نام ملی پانی اسکا بھی نہایت اچھا
 یہ احمد نگر وہ ہو کہ جہان مہاراج حبوشت سنگم صاحب والی جو دم پور
 پیدا ہوتے تھے دوسری تاریخ کو بارہ بجے شب کے داخل رہت

ایڈر ہوا یستی دامن کوہ مین بستی ہی نام بیان کے راجہ کا کیہ سنگمہ ہی
 راجہ صاحب کی صغریٰ کے باعث اوجھڑا رام لدھیٹا رام قوم کا تہ
 ساکن شہر سورت از جانب سرکار گورنمنٹ بطور اسمٹنٹ مقررین
 آج ہماری ملاقات ان صاحب سے ہوئی آدمی با اخلاق ہیں پائیدر کی
 آبادی دامن کوہ مین ہی محلات راجہ صاحب اور مکانات رعایا
 خشتی و کاہی بنے ہیں اور جو کہ قلعہ پہاڑ پر ہی وہ بہت مستحکم بنا ہی
 راستہ قلعہ پر جانے کا اوستاد نے عجب چمپہ دکھائی مثل گیسوی مشوقان
 زنگبا پیچ در پیچ ہی اچھی شخص اگر جائے الجھکر رہ جائے قلعہ نظر اسکے
 سنگ بھی اتنا ہو کہ دو آدمی بلکہ نہیں چل سکتے اسکی خوبی دیکھنے سے
 متعلق ہی قلعہ پر راجہ جوان سنگمہ مرحوم نے ایک کوٹھی بہت خوبصورت بنائی ہو
 کارگیر دن نے اپنی کاری گری دکھلائی ہو قریب کوٹھی کے ایک مندر
 کسی زمانے کا سنگ خارہ کا بنا ہو پہلے عمارت ہی اس جگہ بھیلون کی تھی پھر
 راجپوتوں کی ہوئی چوتھی تاریخ کو موضع واسنہ مین پہونچکر کھانا
 کھایا چار گھڑی دن رہے موضع بھلواڑ می مین آکر مقام ہوا
 پنڈرہ تاریخ کو موضع رٹھواڑ می مین آیا اس مقام مین ٹھاکر سورج مل
 جاگیر دار مین شب کو انکی طرف سے دعوت آئی اور خود بھی ملاقات کو آئے
 سولہویں تاریخ کو مندر شاملہ جی مین آکر مقام ہولیہ جگہ درمیان پہاڑ کے واقع ہی
 اور گرد اسکے پہاڑ ہو کمال مستحکم چار دیواری معلوم ہوئی ہی بیان کے لوگوں کا
 یہ بیان ہو کہ اس مندر کو بنے ہوئے چار بجے ہوتے اور آج تک کسی نے

مرتب ہونے پر انہیں کرائی ہو ایک میلہ کاسک کے مینے میں شل نہان لگنا کے یہاں
 ہوتا ہی میلہ لائق دیکھنے کے ہر اس شاملہ جی میں ایک طرفہ لطف یہ ہو کہ مسوئی ہستی
 انہیں پہاڑ کے چار می ہر سترھویں تاریخ کو موضع و مودور میں آکر کھانا کھایا یہ گانو
 بھی دامن کوہ میں ہر بعد فراغت ماحضر سوار ہوا اور شب کو موضع چچی واڑے
 میں قیام کیا منہ شاملہ جی سے موضع چچی واڑے تک گردا گرد پہاڑ ہو اور
 درمیان میں راستہ ہی یہ راہ بہت پر خوف اور بھیلون کی جگہ ہو اگر پہاڑ کو
 دیوار قہقہہ لکھے تو بجا ہو اور راستہ کو مانند کمکشان شب یلدا کیسے تو رواں
 اگر کسی ہی تہارت آفتاب ہو گرمی اثر نہیں کرتی ہر وقت معتدل کیفیت
 رہتی ہو جہاں دیکھیں خوشنالی کے ساتھ پانی روان ہو اور ہر وقت جنگل نوافشان
 ہر صلوٰۃ علی محمد جب کبھی ان راہوں کا خیال آجساتا ہوں بیٹھنے کو
 نہیں چاہتا ایک دن پہلے روانہ ہونے سے ایک خط شوقیہ راج رانا ڈوگر کو
 کو بھیجا اور مینیون تاریخ کو دس بجے دن کے داخل مقام مذکور ہوا اور
 جو کہ برج رانا صاحب نے میرے واسطے آ رہا تھا اس میں آترا
 نہا لچند کادار اور پونم چند فوجدار اور حکیم محمد اسحاق ملازمان ریاست
 میری ملاقات کو آئے اور دوسرے روز راج رانا صاحب نے مجھے
 ملاقات کی ہر طرف کی باتیں ہوتی رہیں ابھی انکا عالم شباب ہو انکے بزرگوں کو
 لقب مہاراول کا خاندان رقص سے عطا ہوا تھا اور آج تک اسی لقب سے
 سرکار انگریزی بھی خلیفون میں لکھتی ہو اس ڈوگر پور کے نزدیک قصبہ
 کھڑواڑ ہو وہاں ایک پولیٹیکل ایجنٹ مع ایک پلٹن و چند سوار کے رہتے ہیں

تحصیل ڈونگر پور کی تین لاکھ روپیہ سال کی ہوا ان مقاموں کا بالکم کھیرا بہت
 اچھا ہوتا ہے بعض بعض تولب بند کرتا ہے بیٹیوں تالیخ رمضان المبارک ۱۲۸۵ھ
 سلونبر میں آیا اس جگہ کا پانی بہت خوب ہے حصار پہاڑ کا ہے اور ایک گڈھی بیرون
 آبادی بنی ہوئی ہے اور اس جگہ کو ناتھ دوارہ بھی کہتے ہیں ہندوؤں کی بہت
 بڑی پرستش گاہ ہے سلونبر کی جھاڑی بڑی بیماری خوفت ک جگہ ہے ایک تالاب
 عظیم الشان دیکھا عت الدریافتہ علوم ہوا کہ عرض و طول میں بیع ہے حب میں
 بیان سے چلا تو جو بیٹل کوس تک یہی تالاب ملا سبب راستہ بدلنے کے اس تالاب
 وادع ہوا سبحان اللہ عجیب لطف معلوم ہوتا تھا بہمان تاسمیری نگاہ کام کرتی تھی
 ایک چادر منساب نورانی نفر آتی تھی باشندگان کی زبانیں یہ سن مضموم ہوا کہ اس تالاب
 مرت حضرت سلطان مجنرا اور گنگا سرب عالمگیر خورشید مرقدہ سرفت میں
 بخوبی ہوتی اور جب وقت تنبیہ رانا اور پور کے شاہزادہ پیروز بہادر کا
 لشکر بیان آیا اس وقت بھی اسکی صفائی ہوئی تھی اسد اکبر کیا ذی جو عملہ اور دیال
 شانان ذی شان گذرے ہیں کہ جنگ خیمہ فیض سے آتے سب بلکہ قیامت تک
 لوگ فیضیابار چنگی اس سلونبر میں ایک ٹھاکہ نامہ میں اور وہ ماتحت
 اور پور کے ہیں چنگی پور تالیخ کو موضع سمندر میں آیا رہا ہے یہی ایک ٹھاکہ
 تعلقہ اور سہ پور کے ہیں اس گڈھی کا حصار سنگ خارہ کا بنا ہوا ہے چنگی پور
 تالیخ کو مینار میں آیا اور سید شہاب الدین سیف شری نے یہ ٹھکانہ اور پور کے ملاقات
 ہوئی شاہین پور تالیخ کو پتھ کی جھارنی میں وارہو اور خوب آباد و تزیینت جگہ علاقہ
 گوالیار سے ہو ساقی تالیخ شوال الحفظہ میں ٹھاکہ کو دیو لہ پتہ سب گزیر میں آیا ہے

عالیقدر والا عصر پنجوا حبیب در رزیدنٹ اودے پور یہاں تشریف رکھتے تھے
 اُنکے ساتھ جو بوگ تھے سب سے ملاقاتیں ہوتیں راجہ پرتاب گڈھ نے ملاقات
 میں غدر کیا پچیسویں تاریخ کو موضع کھڑا میں مقام ہوا چھپیسویں تاریخ کو منہ
 میں وارو ہوا اس جگہ کو خود دیکھا تو بعض شہروں کی نسبت بہت صفت موصوف پایا
 شہر بنیاد سنگ نیلگون کی مع چوڑا دروازوں بوتلموں کے بازار باشوکت و
 رفعت مکانات بلند و بالا پختہ طرز میں نرالا ادتے سے تا اعلیٰ سب خوش و خرم
 ایک ایک کا ہدم ہر حال میں بے غم یہ شہر فی الحال زیر قلم گوالیار ہے انتیسویں
 تاریخ شب کے سات بجے ریاست سیٹا میں داخل ہوا چار دیواری اسکی بھی
 خشتی ہوٹھا کر صاحب کی طرف سے سامان دعوت لیکر بھوانی بخش کا مدار
 ریاست آئے گفتگو سے معلوم ہوا کہ یہ آدمی خوش مزاج اور خوش اعتقاد ہیں
 گیارھویں تاریخ ذیقعدہ ۱۲۹۷ھ کو ریاست جھاراپاٹن میں آیا یہ شہر بہت
 اچھا ہے بازار اسکا خوشنما ہے شہر بنیاد پختہ فی الحال راجہ نے تین کوس کے
 فاصلے پر بطور چھاؤنی ایک جگہ آباد کی ہے بہت رونق دار ہے میرے عزیزوں میں
 میرزا بھٹلے صاحب بن میرزا محمد جہان شاہ بہادر مرحوم ابن حضرت معین الدین
 محمد اکبر شاہ اکبر شانی جنت مکانی بمصاحبیت راجہ صاحب
 مقیم ہیں چوتھی تاریخ ذیقعدہ ۱۲۹۷ھ کو بلدہ کوٹہ رحستان ملک ہرونی
 میں آیا اور حسن علی خان صاحب ملازم قدیم جد امجد و ملازم حال کوٹہ و دیگر
 نواب نور محمد خالص صاحب مریدان میرے قبلہ گاہی صاحب مرحوم و مغفور جاگیردار
 ریاست مذکور کے ذریعہ سے ایک مکان میں مقیم ہوا دیگر ملاقات حکیم محمد عبدالصمد خالص

ساکن قدیم دہلی سے ہوئی یہ صاحب فرشتہ صورت ارسطو حکمت فلاطون فطرت
اکثریرے پاس آتے تھے اور صبر آمیز باتوں سے دل بہلاتے تھے نام راجہ کا
چتر سال سنگھ ہی انتظام ملکی ورعایا پروری ان صاحب پر حرام ہی شکر نشی سے
صبح و شام کام ہی اور عورتوں کی صحبت مدام ہی ہمارے سامنے نواب فیض علی خان
معزول ریاست جی پور بطور اسٹنٹ از سرکار گورنمنٹ مقرر ہو کر آتے راجہ صاحب
زندہ درگور ہو کر بیخبل ہوتے ہر ایک افسران کا رخانہ سے نواب صاحب نے
محاسبہ طلب کیا اور ہر ایک کا رخانہ پر اپنا تسلط کیا اور انتظام ملکی شروع ہوا
کوٹہ بہت اچھی جگہ ہی ایک توحسن خداداد ہی دوسرے ہر ایک نامراد بامراد ہی
لباس وزیر کا اچھا ایجاد ہی بنفیکری سے ہر ایک کا دل شاد ہی شہرناہ سنگین
تین طرف سے سنگ کٹودی کی نبی ہوئی ہی جو سستی جانب چیل ندی آب مصفا نہات
خوش اسلوبی کے ساتھ روان رہتی ہی مانند طائوس طنائعجب خوش خرامی سے
بہتی ہی زن و مرد ہر ایک بیان کا آزاد می بین مثل سرو آزاد آزاد ہی عاشق مزاجی
کثرت و بستگی کی سب کو خصلت مگر فی الحال ہر گلی و کوچہ و برزن سے گریہ و
لبکا کی فریاد ہی باعث خوف فیض علی خان کے داد و بیداد کی آواز ہی ہر گھر میں
گہرام ہی غفلت کا یہی انجام ہی بدے چیمون کے رونا ہی بجائے فرش کے خاک کا
بچھونا ہی افسوس پیش و پس کچھ نہ سوچا عیش کی بدولت لوگوں نے خوب موٹا
ناچ رنگ یہ رنگ لایا اور بادہ نوشی نے ایسا خمار جایا اور غمرہ معشوقان نے
یہ کرشمہ دکھایا اور مہاجنان کی بے مروتی کا یہ سود ہو کہ رئیس کو ٹوٹے اور لوگوں
بیہود می ہوئی لب چننے سب الگ ہوئے بیچارے گرفتار رہا ہوئے سجان

کیا انتظام ہماری محسن گورنمنٹ کا ہے کہ ڈوہتے کو پچالینا انھیں کا کام ہے اگر
یہ ریسون پر نظر توجہ نہ رکھیں تو نام مرا کا ہندوستان سے اٹھ جائے اب
سنا ہوں کہ راج کوٹہ کا راجہ صاحب کو پھیل گیا اور قرضہ سابقہ سے بکدوش ہو
رہے عدل و حق کرم۔

اکیسویں تاریخ محرم الحرام ۱۲۸۵ھ قہری کو سات بجے صبح کے چیل ندی کے
پار آ کر موضع کا پرین متعلق ریاست بوندی میں وارد ہوا اور ایک باغ
میں خیمہ زن ہوا ایک ٹھاکر مسلی راج سنگھ یہاں رہتے ہیں اکیسویں تاریخ کو موضع
بلونت میں وارد ہوا یہ جگہ درمیان پہاڑ کے ہے ایک تعلقہ منہم شدہ مشمل
عمارات شاہ تغلق واقع دہلی نظر آیا گویا ل سنگھ نام ٹھاکر عزیزان ریاست
کوٹہ سے یہاں سکونت پذیر ہیں آدمی خلیق ہیں تحصیل یہاں کی انہی ہزار روپیہ
سالانہ ہی پانچویں صفر المظفر ۱۲۸۵ھ کو بمقام اندر گڑھ جو مقام ٹونک سے
دس فرسنگ ہے اگر مقام کیا اس شہر کی نصف شہر نپاہ تو پہاڑ پر ہے اور نصف
زمین پر ہے اور سنگ خارہ سے بنی ہوئی ہے آبادی بدرجہ اوسط ہے نوین تاریخ
کو موضع شوپ میں قیام ہوا یہ موضع علاقہ ٹونک سے ہے ۲۵ویں تاریخ کو دو
دن کے بڑاڑی میں آیا آبادی چالیس گھر سے زیادہ نہیں ہے یہ علاقہ جی کوٹہ
ایک مندر میں آٹرا حکیم نصیر الدین میری خبر شکر ملاقات کے واسطے آئے
پندرہویں تاریخ کو سبیلوڑے میں شب باش ہوا یہاں بہت تکلیف پائی
ویرانہ بدرجہ کمال ہے جس مکان کو دیکھو نصف کھڑا ہے تو نصف گرا ہوا نہیں معلوم
کہ اس سرزمین پر کیا گناہ ہوا ہے یہاں ٹھاکر پتہ تاب سنگھ نام عزیزان راجہ

جر پور سے مقیم ہیں بائیسویں تاریخ کو موضع بانگرولی میں آیا اچھی جگہ ہی ٹھہریں
 تاریخ کو موضع بوندی میں مقام ہوا دوسرے روز موضع کھنوی میں آکر کھانا
 کھایا اور موضع بارہ میں شب بسر کی یہ جگہ بہتر ہے چھبیسویں تاریخ کو نمود میں
 مقام ہوا بیان سے علاقہ کوٹہ ختم ہوا ^{۲۶}تائیسویں تاریخ کو موضع پیلان
 آیا اور محمد اکبر خان مالک موضع سے ملاقات ہوئی چند روز رہا اس موضع کو
 کشمیر تصور کرنا چاہیے کیونکہ ایام گرمیاں گرمی کی سکایت نہیں ہوتی بغیر
 رزائی کے شب کو نیند نہیں آتی ہر پانی کی وہ کیفیت ہو کہ جو وقت پہنچ ہی
 کبھی کبھی جو اس پانی کو اوکٹ سے پیا ہی تو بہت لطف معلوم ہوا ^{۱۲}چلو ^{۱۳}تاریخ
 ربیع الاول ^{۱۴}مقدمہ کو مقام چھپرا علاقہ ریاست ٹونک میں وارد ہوا
 دوسرے روز بالاراؤ کے باغ میں صاحبزادہ عبد اللہ خان صاحب بہادر
 ولد وزیر الدولہ بہادر نائب نواب برہم علی خان صاحب بہادر سے ملاتی
 ہوا بہت دیر تک بات چیت رہی یہ شخص چھپرا حسین اور خیم معلوم ہوئے
 اور چہرے سے بھی انکے بہادری اور دلیری چکان ہی دوسری ملاقات
 صاحبزادہ صاحب مدوح سے جناب محب الفقراور ہنما سے دین متین
 پیر محمد وزیر الدین کے بیان حاصل ہوئی حالات مقام چھپرا لوگوں سے دریافت
 کرنے کا ارادہ تھا کہ شیخ شمس الدین نے مجھ سے عرض کی کہ شیخ احمد عامل پرگنہ
 سیرونج نے ہسکا مال لکھا ہے اگر وہ پسند خاطر ہو تو درج کتاب کیا جاوے
 جب میں نے وہ اوراق طلب کیے دیکھا تو جو حق لکھنے کا تھا وہ بخوبی عامل
 مذکور نے لکھا ہے مگر محاورات میں کچھ فرق ہے خیر نقل باسل تحریر کرتا ہوں

تعمیرات عمدہ قلعات نامی تسلط امرا و اسامی آباد کنندگان قصبہ مع ضروری
 حال پیداواری و تخمیناً مردم شماری و تعداد و مواضعات و صنعت کاریگران
 وغیرہ بقید سمت و سال لکھنا چاہا لیکن اسباب تالیف کتاب کا فراہم نہ ہو سکا
 کیونکہ اس پر گئے کے چودھری اور قانونگو یا کسی پنڈت و بھٹ کے پاس
 بھی کوئی پوچھی تحریر اس قسم کے احوال کی جو کاشف مطالب مطلوبہ مثل سبج
 تاراج پسند شائقین ہو با وصف تلاش بسیار برآمد نہ ہو سکی اسلئے جو کچھ
 زبانی مردم کہن سال باشندگان قصبہ ہذا و گوگور و ریاست راگھو گڑھ سے
 مختلف وخت وخت کچھ طول کچھ فضول سماعت ہوا اسی مین سے اصل مطلب کو
 منتخب کر کے بظراختصار و رفع دروسرناظرین اخبار بطور حکایت نہ بطرز
 فصاحت بامید قبول و عفو بھول کے التماس کیا ہر العلم عند اللہ
 حقیقت حال و وعدہ مقال سن سال ابتداء سے آبادی قصبہ و اصل نام شہر
 آباد کنندہ کا تو نسب نقصان سے زمانہ دراز کے بیان کے کسی باشندہ کو
 معلوم نہیں مگر یہ بات زبان زد ہر خاص و عام کے ہے کہ چھپرا کی آبادی گوگور
 بعد کی ہو سکی کہ اسناد سابق مین گوگور اول اور بلفظ پر گندہ تحریر ہوتا آیا ہے
 کہتے ہیں کہ اول سب سے قوم چھپرا یا دھوئی تھی انھوں نے اسکو بسایا اور ایک
 مند بھی آنکا پڑانا بیان موجود ہے اس مندر سے پہلے اور کوئی عمارت پختہ نہیں تھی
 اور ابتدا میں اسکا نام چھپڑا تھا رفتہ رفتہ چھپرا ہو گیا یہ جیسا از ولایت سرحد آمدہ ہو
 شدہ شد کچرا شد اور بعض آدمی اسکی وجہ تسمیہ یوں بیان کرتے ہیں کہ جن مانے مین
 قوم گوخرا اور بکراوت رانا او دس پور سے اوپر موضع ران پینا کے لڑائی ہوئی تو

اس معرکہ کارزار میں اس کے بزن در دقتل ہوئے صرف ایک عورت اور ایک
 شیرخوار بچہ تھا وہ عورت اس بچے کو نیکر اس جنگل میں آئی اور اپنی بود و باش اس
 جنگل میں اختیار کی من بعد وہاں آبادی شروع ہوئی اور اس جگہ کا نام چھپر مشہور
 ہوا اللہ تعالیٰ قلعہ جو قصبہ چھپر میں بنا ہوا اس کے اندر کا مندر اور مندر کا بازار بنانے
 والے کا نام رتن سنگھ کچھی اور سمت مطابق شمال میں دوسرا درجہ قلعہ کا اور
 کنواں اور شہر پناہ اور بعض مکانات بنا جی اور کھید جی انگلشیہ کے بنائے ہیں
 اور کچھ عمارت پختہ و بازار مہاجنان نے اسی وقت میں بنائے تھے اور سمت
 مطابق شمال میں بالاراؤ نے باغ لگایا اور چھتری بھی بنائی اور محمود خان
 عرف منویان نے سمت نامعلوم میں قلعہ کے اندر ایک مسجد اور ایک مسجد بازار
 میں اور ایک مسجد قادری باغ میں بنائی اور قادری باغ اپنے بیٹے کے نام سے
 لگایا اور کچھ شہر پناہ کی مرمت کر کے بلند کیا اور مجلس اندرون قلعہ کے بھی درجے
 بڑھاتے اور بازار بنایا یہاں آبادی گوگور کا ایسا حال سنا گیا ہے کہ اصل ریاست گاہ
 ٹھا کر چوہان قوم کچھ قصبہ گاگردن تھا وہاں کے راجپوتوں سے دھارو جی راؤ
 یا اس کے باپ نے گاگردن سے آکر زبرد اس کو ہار پارتی ندی کے کنارے سمت میں
 مکانات پختہ بنا کر بود و باش اختیار کی اور اس سستی کا نام گوگور رکھا بلکہ گنہ
 مشہور کیا اور اس چھتری کو اسی سے متعلق کیا اور کچھ زمین آبادی کے قریب
 لیکر بنام چارباگ جسکو اصطلاح بنو دین امی دستی و مرگست بولتے ہیں
 بنایا نوکر راجہ چھتر سال کے خیر گنج بسا نے کا سمت میں راجہ چھتر سال
 کچھی گاگردن نے قصبہ گوگور سے گوشہ مشرق و شمال میں دو انہ ندی پار تھی

کچھ درخت کا ٹکڑے مکانات پختہ و محسوس اور دیوانہ و غیرہ تعمیر کر اگر وہاں سکونت
 اختیار کی اور اسکا نام چتر گڑھ رکھا جو کہ آب بندی مذکور کہ نزدیک آبادی کے
 تارک قلعہ سے عمق زمین پر زور سے گرتا تھا اسکے گرنے سے آدمی فرار ہو
 نا چار اس جگہ کو چھوڑ کر پھر قصبہ گوگور و وطن اصلی میں سکونت اختیار کی بعض
 چرانے آدمی اس چتر گڑھ کو چرانے گوگور تعمیر کرتے ہیں سو یہ بات خلاف
 قیاس ہے کیونکہ چتر سال کی رانی سے تھی پہلے کی جگہ سمست^{۱۲} مطابق^{۱۱} نہ
 کندہ ہیں اور گوگور کی آبادی سمست^{۱۳} کی ہے تو اس صورت میں تاریخ مگر کو
 سمست سے کئی سو برس ہوتے ہیں اس مدت کی عمر کا آدمی اس زمانے میں
 ہونا دور از قیاس ہے اس وجہ سے بھی بخوبی ظاہر ہے کہ چتر گڑھ بعد گوگور کے آباد
 ہوا تھا اب وہ مکان بالکل منہدم و ویران ہیں اور مسکن زراعت و زغن و خواب گاہ
 شیر و پلنگ ہیں جسکو عبرت گنج کہنا چاہیے جہاں پر بلندی سے پانی گرتا ہے اس
 مقام کو رانی دہ کہتے ہیں اسکی وجہ یہ ہے کہ کوئی رانی غسل کے واسطے آتی تھی
 وہ ڈوب کر مر گئی اور جس پہاڑ پر سے چند محل کی دیوار تعمیر ہوئی تھی اس پہاڑ کے
 اندر کوئی اس قسم کا پتھر نکلتا ہے کہ اسپر کہیں کہیں دوسرا رنگ مل سبیدہ
 منقط ہوتا ہے اور جب ان نقاط سفید پر ہاتھ ملکر سو گئیے تو بوسے بالچھر چھیل چھیل
 آتی ہے ہندو جہاں خیال کرتے ہیں کہ رانیوں نے اپنے سروں میں خوشبو کا مصام
 ڈالکر غسل کیا تھا انکے بال جھکنے کی چھٹیلین ان پتھروں پر جم ہی ہیں یہ بات دور
 از قیاس ہے کہ پتھروں میں سے ان رانیوں کی متعل چھروں کی خوشبو آدے
 یہ تو محض خداوند تعالیٰ نے اپنی قدرت کا ملکہ کا اظہار فرمایا ہے جانشانہ نے بعض

بعض پتھروں کو ایسی رنگت اور چمک دیک عطا فرمائی ہے کہ جو ہر عقل انسانی کے
 اور اک سے قاصر ہے راقم نے اس قسم کا پتھر ریاست الوری میں بھی دیکھا تھا اسپر
 تمباکو ملنے سے خوشبودار ہو جاتا تھا اس سے زیادہ میں نے اور ایک عجیب
 غریب ریاست الوری میں دیکھی کہ شاید کسی نے سنی بھی نہ ہوگی قصہ یہیں پور متعلقہ
 الوری میں ایک مقام ہے اس کے پہاڑ پر موسم ہر سات مین از خود ایک خوش
 آگنا ہے کہ جب مین چند قسم کے درخت جنس غلہ مختلف مکئی و جو اور داجرا اور موٹھ
 وغیرہ سے ہوتے ہیں اور زمیندار لوگ کمی اور بیشی دانوں پر قلت اور کثرت
 پیدا آتش اس جنس کی فصل خریف مین استدلال کرتے ہیں یعنی جس جنس کے
 دانے اس خوشہ مین زیادہ ہوتے ہیں وہ غلہ اس فصل مین بہ نسبت اور خوشون
 بہت پیدا ہوتا ہے قصہ مختصر بعد تسلط کچھیان قوم بھیل اور ڈوڈہ اکثر غارتگری
 کرتے پھرتے تھے بھیلوں نے تو موضع کو متھرا نگ نامتھ مین ایک قلعہ مستحکم بنا
 کیا تھا وہ اتناک موجود ہے جب قوم کچھی اپنے تاخت کرتی تو وہ اس قلعہ مین
 پناہ لیتے اور مواضعات دگڑھیان و دبلو او بابی مین چھوٹی چھوٹی گڑھیان ٹھکانے
 بنائی ہوئی ہیں لیکن اب خراب و منہدم ہو گئی ہیں جب ان دزدوں کی غارتگری اور
 بغاوت حد سے گذر گئی اور پرگنہ بالکل ویران ہو گیا تو بھی چند موضع آباد تھے
 اور قریب بیس بیس ہزار روپیہ کے تحصیل ہوتی تھی مواضعات جو کہ آباد تھے
 انہیں بقدر ضرورت زمیندار زراعت کرتے تھے اور غارتگری سے امور ات
 آخر سر انجام دیتے تھے آخر حضرت سلطان شہاب الدین محمد شاہ جہان
 بادشاہ غازی نور الدین مرقدہ نے بنام دھاروجی کچھی تھا کر گور کے ایک

فرمان والا نشان بھیجا کہ ان در دون کو تنبیہ کریں سمٹ ۱۵۱۵ میں سارنگھس دو دن
 سردار دروان کو ادھر کنارہ ندی انڈیر کے مابین مواضعات پھول پڑوہ
 گوگور کے پور کے کھسوقت وہ دونوں موضع تحت میں پرگنہ گوگور کے ستھے پڑیا
 بجلد اس خدمت کے حضور شاہ ہند سے پتیا لیس پر گنہ دیگر ناہر گڈھ و بڑوہ
 وغیرہ راجہ دھاروجی کو عطا ہوتے دھاروجی مذکور کے دو بیٹے تھے ایک
 ساہوجی دوسرا گوگل جی گوگل نے سمٹ ۱۵۵۵ میں کوہ گوگور کے اوپر قلعہ تعمیر کیا
 اسوقت سے گوگل کا قلعہ مشہور ہے اور بھوراکوٹ اور کالاکوٹ قلعہ کے اندر
 اور شہر نپاہ گوگور کی اناجی نے بنوائی تھی اور انھوں نے پہاڑ کھدوا کر
 گردا گرد سے قصبہ گوگور کی خندق بنوائی اور اس میں پانی ندی پاربتی کا بھروانا
 تجویز کیا تھا تا وقت عمارت راجگان قوم کچھی کے جو راجہ گاگردن کے ہوئے
 وہ راکھو گڈھ میں مرے اور انکی رانیان اپنے قصبہ گوگور میں کستی ہوتی رہیں
 سبستیوں پر سمٹ راجگان تحریر میں جسکی نقل ذیل میں ہے راجہ کسات جی سنگھ
 سمٹ ۱۵۹۵ مطابق ۱۵۹۵ھ در عہد سکندر شاہ لودی۔ راجہ سانابن کچھی
 سمٹ ۱۶۲۵ مطابق ۱۶۲۵ھ ایک رانی مع پانچ خواص تحت سنگھ ولد لعل سنگھ
 ابن غریب داس جو مان سدی چودس سمٹ مطابق ۱۶۲۵ھ رانی مع ایک
 خواص راجہ لعل سنگھ ولد غریب داس بن دھب سہاچو مان ہتی ماگھ سدی
 واکھا روزیکشبنہ سمٹ مطابق ۱۶۲۵ھ ایک رانی مع دس خواص در
 حضرت سلطان اورنگ زیب عالمگیر بادشاہ غازی راجہ
 کوک سنگھ آسوج سدی گیا رس روز جمعہ سمٹ مطابق ۱۶۲۵ھ ہجری تین

رانی اور دو خواص در عہد سلطان شمس الدین فیض الدولہ راجہ کلین سنگھ
 ولد کرن سنگھ چوہان متی بیساکھ سدی نومی سمت مطابق ۱۱۸۷ھ رانی ایک
 در عہد حضرت سلطان نصیر الدین ہمایون پادشاہ راجہ چتر سال سمت
 مطابق ۱۱۸۷ھ بعد حضرت سلطان اورنگ زیب عالمگیر بادشاہ
 راجہ کرن سہماے سمت مطابق ۱۱۸۷ھ رانی ایک ایسا سماعت میں آیا
 کہ سمت ۱۱۸۷ھ کے سال میں لعل سنگھ تقریب شکار راگھوگڈھ کے پہاڑ پر گئے
 اور وہاں انکو شگون ہوا تو انھوں نے راگھوگڈھ کے قلعہ کے بنوانے اور
 محل کے تیار کرنے کا حکم دیا اسوقت راگھوگڈھ پر گنہ نالا بھیت میں شامل تھا
 اور یہ اہیرون کے راجہ تھے جب قلعہ اور محل تیار ہو گیا تب وہاں رہنا
 اختیار کیا اور گوگور کے قلعہ میں با فوج رہتے تھے اور نائب انکے چھپر کی
 تحصیل راگھوگڈھ میں داخل کیا کرتے تھے جب راجہ لعل سنگھ فوت ہوئے
 اور بکر بھیت انکے جاے نشین بنے تو انھوں نے کینج سنگھ برادر کلان نے کو
 بالکل اپنا راج دیا اور وہ راگھوگڈھ سے نکلا کر رانا اودے پور کے پاس گئے
 تب سمت سال میں کینج سنگھ نے بمقام اودے پور کے انتقال کیا انکے بیٹے
 اندر سنگھ وہاں رہے اودے پور کے رانا نے مقام ماتھ دوارے کے اندر اندر سنگھ کا
 ماتھ راجہ چتر سال والی کوٹہ کو پکڑا دیا اور کہا کہ تم اپنی مدد سے انکو راگھوگڈھ کی
 گدی پر بٹھا دو راجہ والی کوٹہ نے چپیس ہزار فوج ہمراہ کر کے طرف گوگور کے
 روانہ کیا جب فوج قلعہ گوگور پر آئی تو قلعہ دار نے مقابلہ کیا اور راگھوگڈھ سے
 بھی بخشی پر تھی راجہ باجمیت ستائیس ہزار کے آہو پنچے چھ مہینے تک خوب

لڑائی رہی جب کسی دونوں جانب سے فتح و شکست نہ ہوئی تو بکرماجیت نے فوج
 قصد اس طرف کا کیا جسوقت یہ خبر سرداران کوٹہ کو پہونچی انھوں نے آپس میں
 کیا اور مقصود انکا اصلی لینا راگھوگڈھ کا تھا کیونکہ اب وہ مقام خالی ہی بیان لڑنا
 کیا ضرور ہو راگھوگڈھ کی طرف کوچ کرنا چاہا بخشی مذکور نے بدریافت اس حال
 مخفی تھی قلعہ سے فوج نکالنی شروع کی اول پہونچنے فوج مخالف کے اوپر
 تالہ موضع متی و کو اس کے جا کر مورچے قائم کیے جب فوج کوٹہ اس مقام پر
 پہونچی دونوں جانب میں جنگ سخت واقع ہوتی بہت آدمی دونوں طرف کے
 زیر تیغ بیدریغ ہوتے اور اندر سنگم بھی آسجگہ کام آئے فوج کوٹہ نے یہ سمجھا
 کہ دعویدار ریاست تو مارا گیا اب جان کھوٹا کیا ضرور ہو کوٹہ کو واپس گئے
 اندر سنگم کے کوئی اولاد نہ تھی کہ پھر اس کا زار گو گرم کرنی راہیان پیوہ
 ہو گئیں راجہ کوٹہ نے سنہ ۱۲۴۵ میں دتیل ہزار روپیہ کی جاگیر منجملہ اور موضعوں کے
 موضع مینار براہ ہسربانی راینون کو دیا کہ جو اب تک بجال ہو تسلط راجہ اوپر
 راگھوگڈھ اور قلعہ گور کے بدستور رہا سنہ ۱۲۴۸ مطابق ۱۲۴۸ھ میں راجہ
 گوالیار نے راجہ بلونت سنگھ و راجہ راگھوگڈھ سے چھ آنہ طلب کیے اور جب
 صورت انکار کی دیکھی تو راگھوگڈھ کا لینا تجویز کیا راجہ راگھوگڈھ نے تاب مقابلہ
 نہ لاکر بعض چھ آنے کے پر گنہ انون دیکر راضی کیا اور اپنا ملک بچایا جب یہ خبر
 مہاراج ہلکر کو پہونچی تو انھوں نے اورا بلا بائی نے داد اور کوٹہ کو حکم دیا یا تو
 بلونت سنگھ راجہ راگھوگڈھ اسی ملک سے ہلکر بھی چھ آنے مقرر کر دیں جیسے کہ
 سیندھیا کو دیتے ہیں نہیں تو انکو ریاست سے خارج کر و راجہ راگھوگڈھ تو کمزور

ہو رہے تھے مصلحت وقت جانکر سپر گنہ چھپرہ بعض چھ آنے کے ہلکے کے حوالہ کیا
 مہاراج ہلکے کی طرف سے اناجی دکھد جی صوبہ ہو کر آئے انھوں نے اچھا
 راج کیا سمیت ۱۷۹۹ مطابق ۱۲۰۰ ہجری میں پانڈو رنگ جی و بالا راو جی صوبہ
 مقرر ہوئے اور ان کے خیال سے میر باز خان قلعہ دار گوگور مقرر ہوئے تھوڑے
 عرصے میں تمام ملک میں طوائف الملکوں کی کر کے سپاہی جمع کیے اور بالا راو وغیرہ سے
 اور کچھ روپیہ اندور سے طلب کیا بالا راو تو دونوں طرف ملاپ رکھتے تھے
 یعنی سینہ دیہ سے اور ہلکے سے بھی جب بالا راو کی نیت میں فساد آیا اور زر مطلوبہ
 دینا نہ چاہا تو سب کام میر باز خان کے سپرد کیا اور یہ کہا کہ میں فوج لینے جاتا ہوں
 سوار ہو کر بھاگ گئے میر باز خان رگپٹے آسو قوت نواب وزیر الدولہ مرحوم مع
 کچھ فوج کے مقام شیر گڑھ میں مقیم تھے انھوں نے محمد منور خان عرف تنو میان
 کو کچھ فوج کے ساتھ کر کے واسطے تہذیب تاویب سیر باز خان اور بالا راو کے ساتھ
 گوگور روانہ کیا اور دو پٹنیں کوٹہ کی بھی ہمراہ تھیں تنو میان نے آکر قصبہ گڈھی
 میں مقام کیا اور چھ مہینے تک برابر رات و دن میر باز خان سے قلعہ گوگور پر
 لڑائی ہوتی رہی اور جو توپ میران بخش ہیبت شاہی میر باز خان اجمیری سے
 چلتی تھی چلتی رہی اور بالا راو اس سے تک فوج لیکر آئے اور سپاہ قلعہ کی سب
 نہ ملنے تنخواہ کے بھوکے مرنے لگی اور بیدل ہوئی منور خان نے میر باز خان
 کو کہلا بھیجا کہ تم قلعہ خالی کر دو تو تنخواہ سپاہ کی ہم دینگے اور تم کو بھی حق خد سے
 محروم نہ کھینکے آسو قوت میر باز خان نے قلعہ خالی کر دیا نواب صاحب کا دخل
 چھپرہ گوگور میں ہو گیا اور سرکار دولت مدار انگلشیہ کی سلطنت سے یہ پر گنہ

شامل دیگر پرگنت کے نواب صاحب مذکور کو عطا ہوا نواب صاحب کی طرف سے
 وہ ہی منور خان عامل پرگنتہ مذکور مقرر ہوتے اٹھنوں نے رعایا کو ہاتھ سے
 غارت گردن کے بجایا اور روز بروز اپنے انتظام سے دیگر پرگنت بھی آبا دیکھے
 سمیت میں نواب وزیر الدولہ بہادر مند نشین ہوتے اور صاحبزادہ عبدالکریم خان
 بسا زش منومیان کے پرگنتہ کے لینے کا قصد کیا تھا منومیان نے پوشیدہ فوج رکھنی
 شروع کی ہر یافت اس خبر کے نواب وزیر الدولہ مرحوم نے ممتاز الدولہ محمد خان
 مرحوم کو جو رکن کلان اس ریاست کے تھے حکم دیا کہ چرانغ منومیان کا کرین نور
 ممتاز الدولہ با فوج جرار از پیادہ و سوار یہاں آ پہنچے اور چند روز میں ابیر
 صاحب لڑ کر قلعہ گوگور خالی کرایا اور قدرے چقلش قلعہ چھرا پر بھی ہوئی تھی
 دو چار حملوں میں سب کو مار ہٹایا منومیان نے تو مع صاحبزادہ صاحب کے
 شکست پاتی اور اپنا کیا پایا اور بجائے منومیان کے احمد علی خان عامل اور
 اُنکے بھائی غلام حیدر خان قلعہ گوگور کے قلعہ دار ہوتے سمیت میں پھر
 صاحبزادہ نے پرگنتہ پر مخصوص قصبہ چھرا کے تہ ابیر لور ش فرمائی اور نوبت
 بمقابلہ آئی اُس ہنگامہ میں احمد علی خان صاحب عامل تو ہاتھ سے ہمراہیان
 صاحبزادہ کے زیر تیغ ہوئے و غلام حیدر خان صاحب قلعہ دار نے سپاہ
 صاحبزادہ کو میکا کر کے عوض اپنے بھائی کا لیا اور بعد قلعہ دار می اپنے کے
 پر یہ سنگہ ٹھا کرنے اندر گوگور کے ایک مسجد بنوائی بعد ان لڑائیوں کے پھر
 کوئی لڑائی چھرا اور گوگور سے نہوتی فی الحال آبادی اور رونق بازار می اور
 کثرت زراعت پیداوار می زیادہ سابق سے ہو اور نواب بین الدولہ وزیر الملک

محمد علی خان نے علی گنج چھرا میں بسایا ہے بالفعل سب دیہات خالصہ و جاگیر
 اصلی داخل پرگنہ ضلع ہذا بعد ادا ایک سو ساٹھ موضع کے اور جمع اوسط مال کی
 ایک لاکھ سے کچھ زیادہ ہے اور فیون سال کام میں بقدر چھ من ہوتی ہے زمین پرگنہ کی
 سیاہ رنگ اور عمدہ ہے ہر قسم کی روئیدگی میوہ اور ترکاری و زراعت ہوتی ہے
 اس پرگنہ کے دو طرف ہیں اور قابل سننے کے ہیں ایک کا نام اگوارہ دوسرا کا
 نام بچھوڑہ بہت آباد اور عمدہ پیداواری ہوتی ہے مگر بچھوڑہ کی زمین
 بہت اراضی اگوارہ کے کم زور ہے لیکن اسکے کم زور ہونے کی وجہ یہ ہے
 کہ وہ دیہات متصل ڈوگانگ کے ہے اور زمیندار اس طرف کی زراعت پر دل
 نہیں لگاتے ہیں عمر کے دن گناتے ہیں جہانہ اور قید سے بھی باز نہیں آتے
 اور نادہندہ ہیں بھگوان پرن انکا مشہور ہے کل رقبہ تخمیناً چار لاکھ بیگھہ کا ہوگا زمین
 ایک ٹلٹ پہاڑ ہے اور ایک ٹلٹ مزدورہ اور ایک ٹلٹ میں آبادی اس
 پرگنہ کے زن و مرد و بچہ پہلی مردم شماری میں پینتیس ہزار چار سو چوتھے
 مردان زن طفلان برہمن بھیل
 سارہ لاکھ معاً
 سرہ راہین راجپوت مسلمان مہاجن
 امامت لاکھ معاً
 بنیا کولی مزدوری پیشہ اہل حرفہ وغیرہ چماران دیگر جمع قوم خاکروہ وغیرہ
 لاکھ معاً
 اس پرگنہ میں ایسی نادار چپہندین بنتی ہیں کہ جو قابل ذکر کے ہیں

اول سنار زیور سازی اور سادہ کاری میں لاجواب ہیں اور موچی چارہا
 اور ساز ریشمی کے بنانے میں منتخب اور نایاب المختصر بخار و غیرہ نئی کاریگری
 میں مثل کاریگران انگریزی ہیں اس سہرہ میں مین بنائات اور جمادات قسم
 قسم کے ہوتے ہیں اگر کوئی شناخت کرے اور اسکے خواص پہچانے اور
 انکی تاثیر و ن کا امتحان کرے تو ایک دانایان روزگار سے ہو جاوے
 مثلاً ایک درخت یہاں انکول ہی جو انمول ہی اکثر اسکی پیل کا پھل گرم ہوتا ہے
 اور عارضہ پیل کو فائدہ دیتا ہے اور اس سے ایک طرح کا شجرہ بھی بنتا ہے
 اور ایک تھیر ہوتا ہے جو ماتھے میں ملنے سے ایک خوشبو عجیب دیتا ہے باز آدم
 بر سر مطلب بارہ تاریخ کو گلاب خان ساکن کھٹرانے مجھ سے ملاقات کی اور
 بطور نذر ایک ٹانگن پیش کیا منظور ہوا دوسرے روز تاریخ گیارہ جب آدھ
 کو چار گھڑی دن چڑھے مقام راگھو گڈھ میں وارد ہوا حالات چھپرا میں کیفیت
 راگھو گڈھ کی درج ہے اور کچھ کیفیت اب لکھتا ہوں اسکی تعمیر کو تین سو برس کا
 زمانہ ہوا یعنی بہت حضرت محی الدین محمد اور بگت زیب عالمگیر بادشاہ
 غازی کے اسکی بنا ہوئی اسوقت یہ جگہ خوب رونق پر ہوگی اب تو دن کو
 پھرتے ہوئے بسبب و جاڑ ہوئے خوف معلوم ہوتا ہے اس جگہ کا قلعہ پہاڑ پر
 سنگ خارہ سے تعمیر ہوا ورنہ در حصار کے محلات بنے ہوتے ہیں اور عہد
 تنگدستی راجہ صاحب کے بہت محلات مثل گور غریبان بے غور پڑے ہیں
 یہاں تک کہ ایک ایک چراغ بھی ان محلات میں نہیں جلتا ہے اور تحصیل بیان کی
 تین ہزار مبالغہ ختم کی ہے حسب شداد راجہ صاحب کے کرسی نامہ راجہ

صاحب کا ذیل میں درج ہے۔ راجہ غریب داس عرف لعل سنگھ۔ راجہ صرت سنگھ۔
 راجہ بکراجیت سنگھ۔ راجہ بلند سنگھ۔ راجہ جی سنگھ۔ راجہ اجیت سنگھ۔ راجہ
 جی منڈ سنگھ۔ یہ راجہ بے منڈ سنگھ گدی نشین ہیں ایک لڑکا بھی ہر آدمی باد
 ہین یکم ماہ شعبان المعظم ۱۱۸۵ھ قدسی کو قصبہ گڑیہ میں داخل ہوا ایک بہت
 بڑے پہاڑ پر یہ قصبہ واقع ہے اور باوجود مختصر ہونیکے ایک گڑھی بھی سنگارہ
 کی بنی ہوئی ہے یہاں گدی نشین جی سنگھ علاقہ دار راجہ راکھو گڈھ سے ہیں
 یہاں کی نشست پچیس ہزار مبلغ خام کی ہے اور آبادی تھپنا دو سو گھر کی ہوگی برسات میں یہاں
 نہایت بہار ہوتی ہوگی بعد چند روز کے راجہ صاحب نے مجھ سے ملاقات کی اور
 غرض بیان کیا کہ بوجہ امور دنیوی کے حصول ملازمت سے محروم رہا دوسرے
 دن رانی صاحبہ نے سیری دعوت اپنے یہاں بلا کر کی اور نہایت خاطر داری
 پیش آئیں یہ رانی بڑی عقیلہ معلوم ہوئیں بارہویں تاریخ کو دار و چھاونی گنا
 ہو کر بذریعہ چٹھی کے اشتیاق ملاقات والا شان جناب کپتان ایچ بولر
 صاحب کا ظاہر کیا بعد ملاحظہ چٹھی کے فرمایا کہ بعد آنے بہر سلوک ملاقات
 ہوگی ابھی میں نے بچہ والا ہون منشی امام الدین وکیل گوالیار اور جگن لعل فرد کا فیر
 آئے ملاقات ہوئی یہ گانوں گوالیار کا ہے اس مقام گنا کو۔ وقت سبب انگریزی
 چھاونی کے ہے اور روز بروز آبادی ترقی پکڑتی جاتی ہے جب صاحب
 تشریف لاتے تو ملاقات ہوتی اور جو کچھ کہ میں مدعا رکھتا تھا وہ سب میرا برآیا
 ان صاحب کا احسان مجھ پر بہت ہوا ہے اٹھارویں تاریخ کو موضع گداٹھ
 میں آیا ان دونوں گانوں میں ایک ندی بھی ملی انیسویں تاریخ کو شہر

سیر و منج میں آکر قیام کیا یہ شہر قدیم ہی چنانچہ اس وقت کے چند مکانات اب تک
 موجود ہیں شیر شاہ بادشاہ نے اسکو آباد کیا تھا پھر حضرت قبلہ عالم
 سلطان اورنگ زیب عالمگیر بادشاہ غازی نے اسکی بہت غور
 رکھی یہاں کے بادشاہی مکانات کو دیکھ کر افسوس ہوا کہ انھوں نے کیسے
 نیکو شہر سے ان عمارتوں کو بنوایا تھا مگر آج کل بسبب نہونے آبادی کے مثل
 گور غریبان پڑی ہیں بازار کرسی دار خوبصورت سنگین مسجدیں متعدد مسلمان
 شریف بہت ہیں ہندو کم ہیں شیخ احمد صاحب عامل پرگنہ ہذا میری ملاقات کو
 آئے بہت خوبی کے آدمی ہیں یہ پرگنہ انکے دم سے بہت آباد ہی ہر فرد بشر کا
 دل شاد ہی اکیسویں تاریخ کو قصبہ کوزہ جاگیر حکیم حسین خان میں مقام ہوا
 بائیسویں تاریخ کو ریاست پٹاری میں وارد ہوا آبادی اسکی بالائے کوہ ہی
 نواب عبدالکریم خان صاحب گدی نشین ہیں تحصیل چھ ہزار روپیہ سال کی ہی
 پہلے انکی گدی راحت گڑھ تھی آیام غدر سے تحت سرکار وقت ہوئی بعد اسکے
 پٹاری علی ان صاحب سے ملاقات ہوئی یہ جگہ دل فزا ہی ریاست کلام
 محمد شاہ خان چچا نواب صاحب کے کرتے ہیں تھانہ دار موہن لال آدمی
 مردم شناس ہی آنتیسویں تاریخ کو دارور ریاست محمد گڑھ ہوا نواب محمد حافظ علی خان
 صاحب واسطے ملاقات کے آئے اور اپنے ہمراہ مجکو قلعہ میں لگئے اور اندر قلعہ
 ایک مکان میرے رہنے کو دیا یہ قلعہ بھی پہاڑ پر ہی میں نے ماہ صیام جا کر یہاں
 قیام کیا نواب محمد عمر علی خان صاحب والی باسودہ محمڈ گڑھ میں آتے تھے مجھے
 بھی ملاقات کی اور چند روز رہے چلتے وقت مجکو اپنے ہمراہ لگئے اور

ہر طرح کی تھان نوازی میں سرگرم رہے اگرچہ یہ قلعہ بھی پہاڑ پر ہی مگر نسبت
 اور قلعوں کے اسکی طرز اچھی ہی اور بازار بھی زیادہ ہیں نواب محمد گڈھ اور
 نواب کوروا می اور نواب باسودہ حضرت سلطان محمد شاہ بادشاہ
 گورکان کے وقت سے جاگیردار ہیں اور یہ قلعہ باسودہ کا بنوایا ہوا نواب
 حسین اللہ خان جدا مجد نواب عمر علی خان صاحب کا ہی نواب صاحب
 مذکور میں علم اور حلم شہست و برخواست مطابق امراء دہلی کے ہی اور بول چال
 بھی درست ہی نوین تاریخ شوال المعظم کو نواب صاحب سے رخصت طلب کی
 بمشکل منظور کی اور ہر گڈھ ہی تک مجھ کو پہنچانے آئے انکی ہوشیاری اور
 سمجھ داری کا حال بجز ملاقات کے تحریر سے ظاہر نہیں ہو سکتا و نہیون تاریخ کو
 موضع چوکی میں قیام ہوا اسکے نیچے ایکٹی بہتی ہو گیا رھوین تاریخ کو وارد
 چھاؤنی ساگر ہو کر کل جگہ کی سیر کی آبادی بکثرت مکانات خوبصورت باقریہ
 مثل معشوقان شبینہ ہر روز بازار میں گھاگھی رہتی ہی تیرھوین تاریخ کو سوار ہوا
 اور موضع میرمن آکر قیام ہوا یہ گاؤں انگریزی ہی اسکی مشاجرہ ایک
 مرہن ہو آبادی میں ایک سو گھر تحصیل مبلغ چار سو روپیہ سال کی ہو چوڑوین
 تاریخ کو قصبہ پالٹی میں وارد ہوا پچاس گھر کی بستی ہو پندرھوین تاریخ کو موضع
 پچھری میں فروکش ہوا مطابق پالٹی کے یہ بھی بستا ہی سو لھوین تاریخ کو موضع
 راہ صاحب میں ڈیرا ہوا یہ جگہ علاقہ راج ٹیکم گڈھ سے ہو سترھوین تاریخ کو
 نوے دن کے وارد ریاست ٹیکم گڈھ ہوا یہاں جو قلعہ ہو وہ راجہ نیلی پر تھی کا
 بنوایا ہوا ہی آبادی اسکی اور جگہ سے بہتر ہی سترکین پختہ ہیں سبجان لہ جس جگہ

ہمارے حکام بلاعت نشان کی طرز بلجاتی ہو طبیعت دیکھ کر بہت محظوظ ہوتی ہو یہ
صفائی انھیں صاف جان والا احتشام پر ختم ہو چنانچہ بوجہ سلیقہ شعاری جناب مہر
جمن فر لاناگ صاحب مستقل جنرل بہادر و نائب ریاست کے دیکھو کہ
در بھنگہ گیا پر فضا و پر صفا ہو اور جناب ہمارے باغ سے جانب شرق ہر چار
طرف مشرکون مقطع اور تالابوں کے اور مکانات فلک شکوہ سے کیسا آستہ ہو
بہ نسبت اور جواڑوں کے یہاں یہ لطف زیادہ تر ہو کہ پانچ بجے سے آٹھ بجے
شب تک بلجا بجا ہو سننے والوں کو بعینہ کلکتہ کے ولایتی چکر کا لطف ملتا ہو
راجہ صاحب نے ہماری ملاقات سے انکار کیا خیر بہتر کیا مطلع مولف
کیسے کشیدہ آج زیر ہمسے ہیں وہ لوگ ۷ بوسہ دیا جو کرتے تھے اپنی رکاب کو
انیسویں تاریخ کو قصبہ مجلسی میں ایک شب ڈیرا بابائیسویں تاریخ کو موضع کھیت پور
میں قیام ہوا یہ گاؤں علاقہ راجہ چر کھیری سے ہو تیسویں تاریخ کو موضع جیت پور
میں قیام ہوا یہ گاؤں پہلے راجہ کھیری کا تھا خات شعاری سے تحت سرکار
صاحب قبال گورنمنٹ ہوا یہاں ایک قلعہ کوہ فلک شکوہ پر جانب شمال
اور ایک تالاب درازی میں بارہ میل عرض میں تین میل زائدہ سلف کا بنا ہوا ہو
تین سو آگے اور عمارت کہنہ نظر آتی لوگوں سے دریافت کیا معلوم ہوا کہ اس کو
کوکل پہاڑ کہتے ہیں قدیم الایام سے تیرتہ گاہ ہندوؤں کا ہے حقیقت میں جگہ
اچھی ہو مکانات شتی و سنگی متعدد ہیں یہ جگہ بھی غدر سے پہلے راجستان کے
تحت سے چھوٹ گئی ہو ایک تحصیلدار یہاں مقرر ہو اور ایک عید گاہ بھی قدیمی
پہاڑ پر تعمیر ہو اٹھائیسویں تاریخ کو دار و دیہ ریاست چر کھیری ہو اوجھت حسین خان صاحب

منصرم سے ملاقات ہوئی چوبیسویں تاریخ ۱۲۹۱ھ قمری کو جدواڑی میں آیا دوسو
گھر کی آبادی ہے چھپسویں تاریخ کو موضع گوزہ یار میں پہونچ کر شب باش ہو صبح کو
آٹھ بجے دن کے کشن پور میں آیا یہ جگہ نو آبادی اور ایک گڈھی سنگا رہ سے
نو تعمیر ہے زیر گڈھی قریب پچاس گھر کے بستی ہے نام راجہ کابنگ سری سوانی
راج دھر بہادر ڈر سنگھ ہے درمیان چکر کھیری اور کشن پور کے موضع مہوبہ ملا جاکا
پان ہندوستان میں مشہور اور معروف ہے راجہ صاحب سے ملاقات ہوئی عمر انکی
ساتھ برس کی ہے عالم شباب میں یہ صاحب قابل دید ہو گئے اس بندہ یلکھنڈ میں
ڈالی بھینچنے کی ایک رسم ہے اور اس ڈالی میں یہ چیزیں ہوتی ہیں۔ آرد گندم
آرد بنجود میدہ ترکاری روغن سیاہ جغرت
روغن رو شیر خام میوہ بات الایچی خرد گرم مصالح
پان سپاری نقد بقدر مراتب چرس افیون
بنگ۔۔۔ بروز رخصت اسباب شیرینی ایک رئیس ایران سے اس جگہ
ملاقات ہوئی ساتویں تاریخ ماہ ذی الحجہ کو دمان سے باندہ میں آیا اور بنجوبی
سیر کی جو مکان متعلق ریاست تھے انکو دیران پایا الا ایک مسجد باندہ بالا مشاہدہ
عمارت شاہجہانی دیکھنے میں آتی نماز ہوتی ہے نواب ذوالفقار خان مرحوم
رئیس ہندی از نسل میرٹھ تھے اسکا خلاصہ کتب تواریخ سے ظاہر ہے نوین تاریخ کو
دارو موضع بنگرا ہوا آبادی اسکی تھوڑی ہے وٹوین تاریخ کو بوقت شب ایک
گانڈون میں ڈیرا ہوا یہ موضع دامن کوہ میں ہے جائے خطر اور وحشت اثر ہے
گیارہویں تاریخ کو دارو ریاست پنا ہوا اور چند لوگوں سے ملاقاتیں ہوئیں نام

یہاں کے راجہ کار و ز پر تاب سنگھ ہر کان پنی کی اسی جگہ ہوتی ہر منشی لکھا
دیوان ریاست میری ملاقات کو آئے راجہ صاحب نے جو میری ملاقات سے
انکار کیا تھا اسکی وجہ بعد میں معلوم ہوئی بہت مقروض تھے سنتا ہوں آدمی
بہت اچھے ہیں۔

سترھویں تاریخ ماہ محرم الحرام ۱۲۹۲ھ ہجری قدسی کو وار و موضع پر لیا ٹولہ علاقہ آج گدڑ
ہو آبادی سو گھر کی اور تحصیل سات سو روپیہ سال کی ہوا ٹھاروین تاریخ گونا گود
میں آیا اس جگہ چھاوئی سرکار انگریز بہادر کی تھوڑے عرصہ سے مقرر ہوتی ہوا
دن بدن رونق زیادہ ہوتی جاتی ہوا یہاں کے راجہ کو بہت تھوڑا حکم حاصل ہوا
تحصیل چار لاکھ روپیہ سال کی ہوا فیسویں تاریخ کو وار در ریاست سیاول ہوا
یہاں ایک گدھی دقیا نوسی ہر جسکی مرست پشت پاشت سے نہیں ہوتی اسہیں
رتیس شمشیر خنک رہتے ہیں تحصیل چار لاکھ روپیہ سال کی ہوا فیسویں تاریخ کو
مقام ستہ میں جسکو بردہ ڈمی بھی کہتے ہیں وار دہوا یہ گانوں راجہ دیوان کا ہوا
یہاں میرے حضرت جد محمد کے والد یعنی حضرت ابو المظفر معین الدین
محمد اکبر شاہ اکبر ثانی پیدا ہوتے تھے سبب نے اسٹیشن بل کے بہت
رونق وار ہو گیا ہوا عزیز القدر مرزا محمد شاہ خلیف میرزا ابو سعید بخت صاحب نبرہ
حضرت شاہ عالم بادشاہ سے ملاقات ہوئی پانچویں تاریخ ماہ صفر المظفر
۱۲۹۲ھ ہجری کو بار دیگر میں یہاں آیا مرزا تانا شاہ صاحب ابن مرزا بابر صاحب
مرحوم سے ملاقات ہوئی یہ جگہ دامن کوہ میں بستی ہونہ بلندی ہر بستی ہوا اور ہر
شہر بھی یہاں بستی ہوا ان مرد سست اور عورتوں کو مستی ہر فوین تاریخ کو جاتا

یکے دن کے کوچ کیا اور موضع بازار سے گذر کر موضع امدارہ میں مقام کیا
اسکے گرد اگر دایک سپاڑ خوقناک ہو ایک شب رہا و سوین تیار خج کو دار موضع
کیلا اڑا ہوا یہاں سے علاقہ بند ملکیت ختم ہوا اور سرکاری علاقہ شروع ہوا۔
گیارہویں تیار خج کو کوچ کر کے فجر ہوتے ہوئے موضع سلونبر میں آکر قیام کیا
آج نماز آفتاب نے بہت ستایا بارہویں تیار خج کو شب کے دو بجے روانہ ہو کر
دار و جبل پور ہوا یہ جگہ نہایت عمدہ ہو آبادی بہت کثرت سے پانی عبدالنخان
صاحب اسپکٹر سے ملاقات کر کے طبیعت بہت خوش ہوئی چوتھی تیار خج کو
سیت پور اور مقصود پور اور تھواری اور زرباندی اور موضع امریہ کی سیر کیا ہوا
سولہویں تیار خج موضع چند واری میں آیا اور قریب تھانہ کے قیام کیا پھر اکی
نخفلت سے شب کے دو بجے چوری ہو گئی صندوق پارچہ وغیرہ کا گم ہوا
ہر چند سراغ لگایا مگر بلا باعث اصرار تھانہ دار سرکاری روشن لال و جیارام
انپکٹر کے ایک درخواست حسب ضابطہ دیکر روانہ ہوا سترہویں تیار خج کو جنگ پور
قریب ایک ندی ملی وہاں ٹھہر کر کھانا کھایا تین بجے سوار ہوا ڈیرہ کو کس پہ
ایک ندی اور ملی نام اسکا شیر ندی ہو سبب شیر ندی کا دریافت ہوا پہلے اسکا
پانی کھاری تھا کوئی بنجارہ جو آیا اسکو تشنگی معلوم ہوتی پانی مانگا لوگوں نے کہا کہ
پانی کھاری ہو بنجارہ نے باعث علو بہتی کے جبکہ کہ اپنے پاس شکر کی گودین
رکھتا تھا ندی میں ڈلوادین اسکی خوش اعتقاد می دیکھ کر خداوند عالم نے اپنے
فضل و کرم سے پانی شیرین کر دیا اسوجہ سے یہ شیر ندی مشہور ہوا اٹھارویں تیار خج
موضع کنڈلی میں آیا دیکھا کہ جگہ بہت آباد ہو اور ایک تھانہ انگریزی اس جگہ پر ہو

راجہ سورت سنگھ بیان جاگیر دار ہیں انیسویں تاریخ کو موضع گڑھی میں کھانا کھایا بعد
 نماز فجر کے حالات سیر گذشتہ کی تحریر میں مصروف ہو آبادی چار سو گھر کی ہو گئی تھی
 تاریخ کو موضع نبر میں مقام ہوا تحصیل اسکی ایک ہزار روپیہ سال کی ہو نام
 تھا کہ کادن سنگھ ہی موضع راگاہ اور موضع دلا مندر اور موضع بکری موضع سہاگ پور
 اور جوندیان کہ درمیان انکے ملیں انکی سیر کرتا ہوا چوتھی تاریخ ماہ سبب الاول
 ۱۲۹۲ ہجری کو گھر پاگڑھ میں وارد ہوا یہ کانٹوں سہاگ پور سے پانچ کوس پر
 دیکھنے سے تعلق ہو وہ وحشت انگیز جنگل ہی کہ ہر گام پر خوف معلوم ہوتا ہوا
 میں پانی میسر نہیں تھا منشی روشن چند کے باعث تشنگی جو اس خیمہ کھوتے
 ہوتے تھے اور ہر سو نگراں تھے پانی کہیں نظر نہ آتا تھا قضا را ایک چاکا گھر ملا
 کور سے برتن میں پانی بھر لیا بے اختیار ہو کر شتر پر سے گرے اور ہانہ
 گتھی ل کے گھڑوں سے چٹ کر پانی پینے لگے ہر چند سبب مانع آتے چار نے
 بھی لکھا کہ یہ پانی چار کا ہو کب سنتے تھے اپنا کام کیا پانچویں تاریخ کو کوچ کر کے
 موضع کانگڑھی میں آیا تاکہ مولوی حفظ البکر صاحب شکار کو گئے ہوتے ہیں
 دوسرے روز مولوی صاحب تے ملاقات ہوتی کمال خلق سے پیش آئے
 یہ صاحب بہت خلیق مزاج شجاعت مند ہیں شیر کے شکار سے بہت شوق ہو
 پاپیادہ ہو کر بندوق سے شیر افگنی کرتے ہیں بیان بارھویں تاریخ عورت موضع
 ہو کر بچکوا گئی تھیں اور جنگلی زبان میں جنگلی گانا شروع کیا انکے لفظ سمجھ میں نہیں
 آئے کہ کیا گاتی ہیں خیر انکو انعام دیکر رخصت کیا وقت رخصت قحیان بطور
 رسم کے منشی روشن چند پر چڑ کر روانہ ہو تین انکا یہی دستور ہو کہ جبکہ پاس

بچکوا مانگنے جاتی ہیں اسکو قہجیان بھی ضرور مارتی ہیں مجھ کو بسبب لحاظ کے کچھ
 نہیں کہا آلا منشی کی ہڈیاں خوب گرم ہیں اور ایک رسم یہ ہو کہ جب کسی امین
 بیاہ ہونا ہو تو دھن کو گھر میں لاتے ہیں دوسرے روز دو لہانغا ہو کر کسی درخت پر
 جا بیٹھتا ہے سب گھر والیاں جمع ہو کر اسکا تختہ سرتی ہیں جب وہ دو لہا تو کا
 ٹیچا بندر سا درخت پر چڑھا نظر آیا تو وہ دو دھن میونہ سرشت نیچے درخت کے
 کھڑی ہو کر اپنی زبان میں خوشامد کرتی ہو عند الدیافت معلوم ہوا تو یہ کہتی ہو کہ
 اتر آ میں تجھ کو کما کر کھلاؤنگی اور کسی طرح کی تکلیف نہ دینگی دوسری کیفیت یہ ہو
 کہ ایک سیراناج دیکر کشتی عورتوں کی دیکھیے خوب گدپت ہوتی ہو تیسرے یہ
 لطف ہو کہ ایام ہولی میں ایک لکڑا چھ گز کا لہنا گول اور بقا صلہ ایک ایک باشت کے
 تمام لکڑے میں پھین لگا کر پنج میدان میں گاڑ دیتے ہیں اور ایک کپڑے میں دس سر
 ہندیاہ اور دو ناریل اور پانچ روپیہ ان سب کو ایک چوندری میں باندھ کر لکڑ کی
 پٹنگ پر رکھ دیتے ہیں اور کل عورتیں جمع ہو کر بانسوں کی کھچیان ہاتھوں میں
 لیکر کھڑی ہوتی ہیں اور ایک گروہ مردوں کا جمع ہوتا ہوا انکے ہاتھ میں بھی
 بانسوں کے ٹوسٹے ہوئے تھیں وہ عورتیں اُنسے اشارہ کرتی ہیں کہ اس
 کھڑی کو جو اتارے گا وہی لے پھر وہ مرد لکڑا پر چڑھنے کا قصد کرتے ہیں اُقت
 وہ عورتیں انپر حملہ کر کے کھچیان مارتی ہیں لی جیسا ایسا ہوتا ہے کہ پٹ کٹ کر چڑھتا ہو
 اگرچہ خون میں آلودہ ہوتا ہو مگر اپنا کام کر لیتا ہو یعنی کھڑی اتار لانا ہو ایک
 بات اور عجیب و غریب یہ کہ کبھی کبھی اس شکل کے درختوں میں چھوٹے چھوٹے پتے
 کہ اگر کوئی پلے پلے اور زست سے لگا کر لے آئے اور اسکی قوم درخت کو لگا دے

تو چٹ جاتی ہے بیچارہ بہت دور کرتا ہے لیکن نہیں چھٹی ٹوٹ جاتی ہے سبحان اللہ
 کیا قدرت الہی ہے کسی خاصیتیں خداوند عالم نے درختوں میں پیدا کی ہیں درخت
 کیا گیا تو وہ قانون کی زبانی معلوم ہوا کہ جب شیرنی کسی درخت کے نیچے چبہ
 جنتی ہے تو خاصیت اُس درخت کی چند روز ایسی رہتی ہے اللہ اعلم بالصواب
 جانور اس جنگل میں شیل شیر و بکریہ و نیل گاؤ و بارہ سنگھا وغیرہ بہت رہتے ہیں بوی
 صاحب صوف نے اس جنگل کی راقم کو خوب سیر کرائی اس جنگل میں درخت آملہ
 و ہٹروہیڑہ و کیترا اور ثعلب مصری وغیرہ بہت ہوتے ہیں اور شکار ماہی یہاں
 اس طرح کھیلتے ہیں کہ منگوٹ کے درخت کی چھال لیکر اسکا عرق نکال کر پانی میں
 ڈالتے ہیں چند عرصہ کے بعد مچھلیاں بے جان ہو کر پانی پر تیرا لیں جب اس
 قصبہ کی کیفیات لکھنے کا قصد ہوا تو مولوی صاحب ملک قصبہ ہذا یعنی قصبہ
 کانگری نے کہا کہ میں نے کچھ اوراق اس موضع کی تعریف میں لکھے ہیں اگر پسند
 خاطر ہوں تو درج سفر نامہ کیے جائیں بعد بل اجلہ کے جو فقرات پسند ہوے وہ
 بیان کرتا ہوں لطم

کستدر فرحت فراہین سحر کا کانگری	روح کو نشوونما ہی از ہوا کا کانگری
ابر رحمت شامیانہ اور زمین پر فرش سبز	جنت الماوی سے بشر ہو قضا کا کانگری

سبحان اللہ کیا صنعت رنگارنگ صانع ہیزوال ہوا و کیا قدرت گوناگون
 ایزد متعال ہو کہ جس نے ایسے درخت پر خطر میں یہ رنگ جمایا ہے اور سیاہان
 خوفناک میں ایسا باغ لگایا ہے نہیں نہیں بڑی غلطی کی جو درخت پر خطر کہا اور نہ
 ہو کیا جو بیابان خوفناک لکھا کجا درخت پر خطر اور کجا تنہا رضوان کانگری اسکی

تر و تازگی اور حسنِ خوبی میں جو ہر عقل و نگاہِ خجگل میں یہ کہاں رنگ ہو سی
 طبع اور جلی چمن چمن بہار ہو کہ یہاں سے وہاں تک جہاں دیکھے اللہ ہی اللہ ہو
 صبح اٹھتے ہی جب نظر پڑتی ہو رحمتِ الہی سے آنکھ لڑاتی ہو یعنی ہر چار طرقت
 جدھر دیکھے سبز ہے ہی پر نگاہ پڑتی ہو سبحان اللہ جیسی اس سرزمین نے سرسبزی
 اور لطافت پائی ہو ایسی بہار مقوی البصر کہاں نظر آتی ہو الغرض جہاں تک آنکھ
 دوڑائے یا نگاہ کو کام میں لائے تو مضمونِ مصرعہ کو مطالبی پتہ مصرع دکھلائی دے
 جہاں تک سبزہ ہی آگے ہو وہاں یہاں کہ کوئی سبزہ رنگ یہاں کے سبزے کا ذکر
 کبھی جو نسیم و صبا کی زبانی سن پاتے تو دیکھنے کے لیے تڑپتا رہا ہے چلائے
 عشق آئے حسبِ طرح ممکن ہو دیکھنے کو آئے والا نہ کرکھا کر جائے نام اپنا دفتر سبزہ و بوی
 کھاتے یہاں کے سبزے کے شوق دیدار میں زمرہ کی آنکھ میں جالا آگیا ہو وقت صبح
 جو غور سے دیکھے تو ہر نوک سبزہ سے موتی روئیے ابر نیسان نے اپنا یہ و تیرہ
 کر لیا ہو کہ دریائے شور پر پر سنا چھوڑ دیا ہو تھا کہ جیسے یہاں موتی ہوتے ہیں
 سمندر میں آنکا ملنا ناممکن بلکہ محال ہو غور و صونج بہت غوطے لگاتے لیکن ایسے
 گوہر آبی نکال کر نہ لاتے سچ تو یوں ہو کہ ایسے موتی دریا سے فنا میں
 ملتے ہیں وہاں تک جس غوطہ خور کی رسائی ہو وہ لاتے نزاکت میں لاشانی
 نرمی و خوبی ہیں بے نظیر صدقِ کلام ظاہر ہو قبول انشا مصرع نسیم صبح جو
 چھو جاتے رنگ ہو میلا ناممکن نہیں جو ان گوہر آبی کو کوئی ہاتھ لگا سکے
 یا کسی ترکیب سے اٹھاسکے البتہ تارنگہ میں آنکھ پوئے یا دسج خیال میں
 آنکا و فینہ کرے تو ممکن ہو اور بعض معشوقان کا کہ انہم جو صرف میں لے تے نہیں

تو پھول کے گننے میں جڑواتے ہیں جب ان کے کام میں آتے ہیں گلون کی
 کیفیت اور بلبلان کی شورش اللہ ہی اللہ ہو جوق درخت گل غنچہ لایا بابل
 شیدانے داغ حسرت کھایا دلیں جوش محبت کا آیا اور اودھر سے آئے درخت
 گل پر نوانج ہونے بعض اوقات بہرون چھپاتے ہیں ولولہ شوق کمال کو پہنچانے
 ہیں گلون کی خوشبو سے اپنے دل و دماغ کو غبر آگین کرتے ہیں پھولون کی ہنس
 اور سبز سے کی ایک موسم گرما میں عجیب لطف دکھاتی ہر اہل دل بلبلان کی شورش
 اور گل کے فنا پر پشیمانی ہوتے ہیں شعہ ہو عبث نازان تو حسن بے بقا پر عین
 دم کے دم میں رنگ گل نوع دگر ہو جائیگا + باغون میں جب بہا ر آتی ہو
 شہرون میں دھوم ہو جاتی ہو تمام اہل کانکڑی پھولون کی خوشبو اور تازہ بہار
 باغ باغ ہو جاتے ہیں عشاق مست محو کیفیت ہو کر یوں کہتے ہیں باغی

چو آن جان چہان در نشان شد چمن بون

چو آن سوی من ی گل بران مردن چو کو

روان شہجان مرغان چین گوئی ناز بون

روان چن جان کی ی تن من از تن بون

اکثر لوگوں نے چشم خود دیکھا ہو کہ اور جگہ کے گل بیان کے گلون کی سرسبزی
 اور لطافت کو دیکھ کر از بس خجالت سے مڑ جاتے ہیں جب کبھی نسیم سرسبز کے دل میں رہانی
 آتی ہو تو غنچہ کو فہاش کر کے ساتھ لاتی ہو غنچہ خوف فنا سے گل نہیں ہوتا ہو قبول
 حق ہر کما لے راز واسلے + اس سبزہ زار میں اکثر منہس کو مونی چاکھ پاتا ہو
 من والا سچ اس تھنہ خوش ترین میں بار بار لایا ہو بیان کے چار سکتے ہون
 راجون آیا کر شکار یوں نے ازراہ عشق کے اس جگہ کا شکار کھیلا نا چھوڑ دیا ہو خود
 ان کے دامن محبت میں آنکر شکار ہو گئے ہیں ہر قسم سے ایسا حسن تھا کہ ان پائا ہو

جو بیان کے گل بوٹوں کو بوتاسا قدامتہ آیا ہے جدھر آنکھ اٹھا کر دیکھے وہ
 قدرتی گل بوٹے کھلے ہیں کہ چشم ز گس نے بھی نہ کیے ہونگے بیان پر گس اور
 لاکے کو جو دیکھا ز گس کی آنکھ مارے حیا کے نصف کھلتی ہے مرض انتظار یا مین
 بیمار ہی لاکہ کھلا تو سہی لیکن جب رشک سے پرگندہ و داغدار ہے صبح اور شام کو
 عجب لطف حاصل ہوتا ہے بھو لون کی خوشبو اور ٹھنڈی ٹھنڈی ہوا اور طرح
 طرح کے جانوروں کی آواز سے کسی ہی طبیعت برداشتہ ہو ممکن نہیں کہ محفوظ
 نہو اور بہل بجائے ایسی یہ جگہ منو نہ قدرت ہے کہ اکثر رنگ نرے بیان آنکر
 اہل دل بجاتے ہیں اگر کسی جگہ زمین کی نرمی ہو گئی ہے تو سبزہ زرد و شل عاشقوں کے
 ہو گیا ہے اور ایسا عکس زرد و نی کا حاصل کیا ہے کہ کچھ راج بھی اسکی توجہ باطنی سے
 پر تو کیر ہو کر مائل زبرد می ہو گیا ہے بیان کے ادنی پھلون میں وہ حسن و خوبی اور
 نزاکت ہے کہ دیکھنے والے تو کیا سننے والوں کو بھی حیرت ہے بیان کے دیکھنے
 والے جو کبھی دوسرے بانغ کی طرف جاتے ہیں تو گلوں کو دیکھ کر منہ پھیر کر یہ کلام
 سناتے ہیں استاد ذوق ناز ہر گل کو نزاکت پہ چین میں سے ذوق پائے
 دیکھے ہی نہیں ناز و نزاکت والے آپس ہی جو کوئی ایسے پھول دیکھے پھر کہنو کہ
 دوسری جگہ فرحت حاصل ہو خوشبو کا یہ حال ہے کہ عنبر و مشک کی بوجان کی بالائی
 بیان کے گلوں نے خوشبو اس درجہ پائی ہے کہ جملہ عطریات سے دماغ پر گندہ ہے
 اس نکت کو مشک سے نسبت دینا خطا ہے کافور و عنبر تو کیا بلا ہے جسکا دماغ اس سے
 معطر ہو جائے وہی اسکا مزہ پاتے بیان کا ذکر کہاں نہیں آتا ہے ہمنما روح
 و نہجان یہ حال نہر سننے والوں کو پھر رہی آجاتی ہے بے اختیار بیان چلے

آتے ہیں جب یہاں کی ہوا دماغ میں سماتی ہے شعلہ نفاذی محو تماشا ہوتی ہیں
 کہیں پیل سرخ کھلے ہیں کہیں زرد اور اودے آپس میں ملے ہیں کہیں رنگ
 نافرمانی ہے کسی کا لباس زعفرانی ہے کوئی برگ گل مثل لب نازنینان مہی آلودہ
 کہیں ایک طرف کو ارجوانی رنگ کی نمود ہے ایک سمت گلابی و کبودی دوسری
 طرف مویتارے پیل کی قطار چنبیلی کی کسیر بہار اور رنگ نارنجی بھینارنگے کھاتا ہے
 سروئی آنکھوں میں کھپاتا ہے کسی گل سے دورنگی زمانے کی عیان ہے کوئی
 مثل صوفیان صاف دل حالت جذب میں خموش ہے گویا اس بیت کا مصداق ہے
 بیت اگر سا کے محرم راز گشت + یہ بندہ برو سے دربار گشت + کوئی مانند مستون
 از خود فسر اموش ہے کہیں کا کھلنے سے وحدانیت نمایان ہے کسی میں رنگ
 خودی سمایا ہے کوئی مثل لالہ و اغدار ہے اور کوئی مانند زنگیناں ہے نہت لیسیم ہوتا
 بے نیاز ہے اپنے عالم میں جابنا ہے اس چمن میں جملہ مفکرون کا دور ہے غور سے
 دیکھو تو زلالہ بیان کا طور ہے بے عشرت کا بیان کام نہیں گلچیں کا بیان نام نہیں
 ہر ایک کو حسد آتا ہے کوئی خاک ہو اجاتا ہے حق اگر پوچھو تو باغما سے جنان سے
 یہاں کے ہر گل کیونکہ خوشنما ہوں جبکہ انکا باغبان انسان ناچیز یہاں کا خود
 دست قضا ہو واہ واہ کیا قدرت باغبان مختار عیان ہے کہ جس سے تمام سطح
 زمین یہاں کا بہتر از ان عوان ہو ذرا اس بے نیاز کی غور کرنا پھر کچھ فکر اور کرنا
 کوئی گل بر لب جو بہار ہے اور کوئی بر سر کو ہزار ہے سبحان اللہ اس بلند می او
 پستی کی دوسری بہار ہے منافقون کو قدرت کا ملہ سے انکار ہے جو صاحب نظر
 ہیں انکو اشارہ کافی ہے بس اسی قدر انکے لیے وافی ہے سوا سے سبزہ و گل کے

اور بھی طرح بطرح کے اسرار میں شناسائی کے حقیقی کے نمونے آشکار ہیں درخت ہا
 بو قلمون قطار در قطار عجیب طرح کی بہار ہر شجر اپنی حالت میں از خود رفتہ اپنی
 خوبی پر خود فریفتہ ہوا اپنے صانع کا شیفہ بھی جھکا ہوا ہر زمین پر سر بسجود واد کیا
 اشجاروں کی افتاد ہو کہ سرو و شمشاد کی خوبی برباد ہو یہاں کا جو جھاڑ جھکا ہوا
 اسکی عجیب بہار ہوا اپنے طور پر اس انداز سے کھڑا ہو کہ بیت مدح عمارت کا
 مضمون عائد حال ہو نہ بے صفائی عمارت کہ در تماشايش پدید ہ
 باز کردنگاہ از دیوار ڈاؤر کسی ڈالی کا پتا عالم سکوت میں سرنگون پڑا ہو
 سر حیران ہو الم کا نشان ہو سراونچا کیے دیوانہ سا ہکا بکاتا کہ رہا ہو صنوبر کا
 قدم بر سر تسلیم و نیاز ہر زبان ہر برگ سے بے نیازی کی آواز ہو کوئی ہل
 البیلی کسی درخت پر لپٹ گئی ہو ہر شاخ و برگ میں مثل سنبل چمٹ گئی ہو کوئی
 شجر اپنے عالم میں جھوم رہا ہو واللہ اعلم کس عالم میں ڈالی ڈالی کو چوم رہا ہو
 اسکو خود آپ پر پیار آتا ہو کہ بوسہ لینے کو ہر دم منہ بڑھاتا ہو ابنہ ہا سے خود کو
 کیا شان و شوکت ہو ہر وضع و شریعت کو ان سے الفت ہو ہر ایک شاخ میں زارون
 انبیا لکھتی ہیں وہی آنب ہو کر جا بجا بکتی ہیں کوئی آم آمن کہلاتا ہو کسی کو سینہ
 رنگ بھاتا ہو لوگ دور دور سے آتے ہیں فی سبیل اللہ کھاتے ہیں لچاتے ہیں
 عجب یہ قدرتی آم با نرہ ہیں کہ پیوندی اور قلمی انکے ذاتی میں بد مزہ ہیں
 عجیب و غریب درخت سے میوہ دار ہیں کہنے کو تو جنگلی ہیں لیکن باغات سے
 بدرجہ ہامزے دار ہیں ہر بانس سے ایک محویت عیان ہو خوبی
 یہ ہو کہ سب کا سر جھکا ہو گویا تمام خلق کا عجز انکی خصلت میں بجا ہوا سوا سٹے

ہر ایک کو محبوب ہے کسی کو چاہتی مرغوب ہے کوئی بھالنا ہوتا ہے کوئی بے اگر کچھ کر
 لیجاتا ہے کوئی نو بنا کر نئی نئی دھن سناتا ہے کوئی عصا سے پیری بنا کر قبضہ
 میں لاتا ہے دوسرے درخت بھی ایسے ہیں کہ طرح طرح کے کام میں آتے ہیں
 بیان کی فاختہ اور قمریوں کو شمشاد کی پروا نہیں اور بلبلوں کو گل کی چاہ نہیں
 کوئی مثل طوبی یا دحق میں ایک پائون سے کھڑا ہے کوئی ذوق عبادت میں
 مثل زاہد سجدہ میں پڑا ہے اس پر مزید ہے کہ اپنے طائر خوش الحانی کرتے ہیں اور
 اپنی خوش آواز سے بلبلوں کے ہوش کھوتے ہیں کیا کیا صدائیں کان میں
 آتی ہیں حقیقت میں گم گشتہ دل کو راہ پر لاتے ہیں پیپے کورات دن پیو پیو
 کام ہے کوئل کا گو گو ہر دم کلام ہے دور کا شور دلیں کرید ڈالتا ہے لخت دل
 آنکھوں سے نکالتا ہے کوکلا کی کیا پاک آواز ہے جس سے دلیں سوز و گداز ہے
 سارن ستی میں قزقاتے ہیں سننے والوں کے جی بھرے آتے ہیں دھڑ دھڑ
 داستان سرا پا کرتا ہے کہ قمری ہزار جان سے اس آواز پر مرتی ہے لٹو را بھی
 بیان کا ہزار داستان ہے بلبل شیراز میں یہ گویا تی کہاں ہے اسیری سے بیان
 کسی کو کام نہیں گرفتاری کا بیان نام نہیں کوئی خوش بیان بہار گاتا ہے کوئی
 اچھے اچھے انداز سے گنگلی کی تانیں لاتا ہے کسی کی تان رام کلی کی تیار کسی کی
 آواز میں سوٹا سوگرمی کی للکار ہے کوئی رنگین نیا سارنگ گاتا ہے کل چڑا سا
 میں سارنگ بجاتا ہے کوئی کسی درخت کے سایہ میں ساتھ الپ رہتا ہے
 کہیں سے آواز دلیں کار کی آتی ہے کسی سے صدا طار کی بجاتی ہے کوئی سرمست شاخوں کا
 ہنڈ دلاتا ہے اور اپنے خیال میں ہنڈ دل گاتا ہے کوئی جانور ایسا رنگین آواز ہے

جسکے سننے سے مستمعین کا دل گداز ہو کسی نے مکتانی رنگ جایا ہو کسی کو جو گیا
 خوش آیا ہو کوئی ایک سمت مٹیا او داس ہو لیکن گلے میں رگ بھی پاس ہو کسی کا
 شانہ گانا کافی ہو کوئی سینہ دور اگاتا آواز صافی ہو اس کو بند والے کے فرغ
 کوئی کی تائیں لیتے ہیں اور یہاں کے لوگ یوں بھی کہتے ہیں کہ یہاں کا لہا
 رنگ دار ہو یہ سب پر آشکا رہ ہو کوئی کسی درخت پر الگ اپنی دھنا سری سنا ہو
 کسی کو بول چلنے کا خوش آئے ہو کوئی سو ہونے سروں میں سوتنی کی ٹیپ کی چھید ^{نیکیا} ہو
 کوئی سرگم تمام کر کے اپنی صدا سنا تا ہو کوئی پہاڑی گانے میں ہوشیار ہو
 کسی کو فقط زلیف ہی سے سروکار ہو کوئی سیاگ کی مانجھ بہت دھیمی آواز سے
 سنا تا ہو کسی کو دھن بہار کا جھلا سنا تا ہو شجر اس قدر ساز طرب ساز کی آواز بلند
 چیمے کے گرتا رنج کا تو پیدادھیت + ان نغمہ سروں کے غضب کے سرہن
 کیا کہوں کسیکے ماتھ میں سنا ہو کسی کی چنچ ٹر سنا گا رہ ہو کوئی قانون کا قانون
 ہو کسی کا ماتھ چیم پر روان ہو کوئی مورچنگ بجاتا ہو کسی کو کچھاوج بجانا تا ہو
 کوئی رباب کا استاد ہو کسی کا دل سرو دے شاد ہو کسی کو سیکو سر منڈل کا بجانا بجاتا ہو
 معشوق پر غش ہوا جاتا ہو کسی کا ماتھ لکیتانے پر تیار ہو کوئی آڑے چوتلے میں
 ہوشیار ہو کوئی سوار می سے کام رکھتا ہو کوئی مہا چھمی پر نام رکھتا ہو کسی کا
 ماتھ ہر وہ پر بند ہو کوئی پرند میں پرند ہو بلا دل بیان آنکر بلبلاتی ہو گورنی ^{سنا} ہو
 سو جاتی ہو شام کلیا نکا یہیں مقام ہو مالکوس کو اذن عام ہو بھیرون بھرایا
 پھر تا ہو میکہ راک بھی یہیں آکر گرتا ہو غوغا بیان دھیر پد ترانہ سے ذوق کشی
 بن کچیرا ٹھری سے شوق رکھتا ہو کو کلا مجیرہ کی جوڑی بجانے میں کمال کھتی ہو

بیسرون تک کا نہایت خیال رکھتا ہے پد انیالات میں ایسا مشتاق ہو کہ ہر ایک
 اسکے سننے کا دل و جان سے مشتاق ہو بلکہ پیلو کے سراس انداز سے بھرتا ہے
 کہ سامعین کے ہوش پر آئندہ کرتا ہو کسی کے گلے سے نکلتی گوجری ہو کسی کی لاپ
 جو پوری ہو کوئی بھوپالی گاتا ہو کوئی اہیری سناتا ہو اگن دیپک کی تائین
 لگا کر آگ لگاتا ہو جنگلا تو ہر پرند کو یاد ہو کلچڑی کے برو سے سب کا دل
 شاد ہو پرند ہیان پر یہ سمان جاتے ہیں کہ درخت بھی ساتھ انکے مستی میں آتے ہیں
 ہر برگ درخت مصروف تال ہو ہر ایک شرمین رقص کا حال ہو کوئی اسل انداز
 توڑا لیتا ہو کہ مذاق والوں کو دنیا سے کھوتا ہو ہر جانور گانے کا ایسا بانی کار ہو
 کہ جسکی خوبی سے نہرہ بھی چرخ پر حیران ہو جب کبھی اس کیفیت میں ابر شامل ہوتا ہو
 تو بارش حمت آئی سے گوگنا لطف آتا ہو شمع ہو اپہ دوڑتا ہو اس طرح سے اس پر
 کہ جیسے جائے کوئی پہل مست بے زنجیر زہد جب ہر چار طرف ابر کو پاتے ہیں
 بے اختیار زبان پہ لاتے ہیں شعر اسے طفر آمدہ بہار بھوش ڈھوسم
 تو یہ نیستا وہ نبوش ڈھوپنے میں کیا دیر ہو اسوقت بھی دور نہو تو اندھیر ہو
 دیکھو باران کا زور ہو گستاہر سمت گھنگھوہر واہ کیا رم خیم پانی برستا ہو
 کسی آوتم صنم کے دیکھنے کو دل ترستا ہو کہیں ایسی بجلی چمکتی ہو کہ جس سے
 مجنون کی آنکھ چمکتی ہو اور ہوا سے سرد سے وہ فرحت حاصل ہوتی ہو کہ
 شہر مردہ دلوں کی شہر مدگی کھوتی ہو سچ ہی جب ایسی مقول آب و ہوا ہو پھر کیوں
 نہ مرض موزی کا نام حدود کا نڈرے سے ہوا ہو عقل فلاطون بیان بیکار ہو
 جالینوس کو قبض کا آزار ہو لو علی قانون پھاڑنے پر لیار ہو تقربا بواہر اعتدال کے

حیرت سے دوچار اپنے اپنے مجربات کو سب لیے بیٹھے ہیں مرض ہو تو علاج کیا
 دوا نہیں قدرتی جاری ہیں اپنی اپنی وضع میں کسی بیماری میں ایک مشرق کو دوسری
 مغرب کو روانہ ہو غنیانِ تجرُّبان کا مضمون عیان ہر آنہا المصفا
 انکی شان میں آیا ہر نجات منہما للؤلؤ والمرجان کا نشان پایا ہر موتی سے
 زیادہ اس آب میں آب ہوا اور آب حیوان اس کے روبرو خراب ہو غور سے جو
 ان چشموں کا خواص دیکھا تو حضرت خضر علیہ السلام کو یہ مضمون سنایا کہ خالص
 وہ چشمے ہیں جنکا جو آب نہیں انکی صفت سنگ کو تراور سلسیل میں آب نہیں شعر
 فردوس میں ان چشموں کا چرچا جو زمین جاسکے پانی وہ چشمہ کوثر میں بھرتے پڑے
 آب حیوان نے فقط آب حیات نام پایا ہر صوفی ایک خضر کے ہی ماتھے آیا ہر چشمے
 فیض عام ہیں انکے آگے انکے ذائقے ناکام ہیں یہاں کے ساکنوں کی زبانی
 یوں سنایا کہ حضرت الیاس علیہ السلام نے یہاں پانی پیا اور غسل کیا ہر
 اسی سبب سے انکی روح حیات ابدی پائی ہو اور مہارت انکی ذات میں سما
 گئی ہر شعر سراپا پاک ہیں ہوئے جنہوں نے ماتھے یان آکر نہیں حاجت کہ وہ
 پانی بہا میں سر سے پاؤں تک ہر جگہ یہ ہوا اور پانی ہو پھر تباؤ کون سا باغ
 دنیا میں سکھائی ہو اسی سبب سے یہ جگہ پر فضا کمال ہر جنت الفردوس اس کے
 آگے کیا مال ہر رضوان نے جب سے یہاں کا تماشا دیکھا ہر دل بہشت سے
 از خود پھر گیا ہر حضرت اور پس علیہ السلام کو یہاں نہونیکا ملال ہر جنت
 میں رہنا اپنرو بال ہر حور وں کے دہون میں یہاں کی خوبی سمائی ہو حتیٰ کہ
 قدسیوں کو بھی یہ سرزمین خوش آئی ہو یہاں کے محافظان بے پروا بخدا انسان

کیا فرشتہ کو بھی بار نہیں لگاؤ کی کچھ گفتار نہیں لوگ دور ہی سے یہاں کی
 لطافت و خوش اسلوبی سنتے ہیں دیکھنے کو سر و ہنٹے ہیں اس میدان پر
 روبرو جو کوہ باوقار نمایاں ہے اسکے دیکھنے سے بھی قدرت حق عیاں ہو جاتی
 میں یہ پہاڑ ایسا ہے کہ ہندو اسی کے چہرے کی بت بناتے ہیں اسپر زاروں ایمان لاکر
 کافر ہو جاتے ہیں کوئی سجدہ کرتا ہی کوئی سر کو ٹکا کر مرنے لگتا ہے اللہ کیسے کیسے بت بنیے
 جنکے لیے لاکھوں انسان سر دیتے ہیں بلند می میں فلک زیر پا ہو جاتا ہے اگر کوئی
 سوال کرے تو اٹک کر جواب پاتا ہے سبحان اللہ کیا قدرت ہے کہ بے جان سے
 آواز آتی ہے عجیب و غریب تماشا کی جا ہے جدھر آنکھ اٹھا کر دیکھو جلوہ خدا ہے
 کہیں چشمے جاری ہو رہے ہیں کہیں طح طرح کے جانور اپنا جہم دھور رہے ہیں
 کہیں مثل فوارے کے آب اچھلتا ہے کہیں درزون سے پانی اُبلتا ہے شکار
 یہ کثرت ہے کہ دیکھنے والوں کو حیرت ہے تمام غول کے غول پھرتے ہیں ہزاروں
 آرنے آپس میں میں لڑتے ہیں ارنوں کا غول چرنے آتا ہے ابرسیاہ کا گمان جوتا ہے
 جب شکار لگا کیا جاتا ہے تو رضوان اندر کا سامان لیکر آتا ہے جو رین مانکا کرتی ہیں
 پریشان جانوروں کو گھیر گھیر لاتی ہیں جب شیر دل نظر آتا ہے تو رستم و اسفندیار کا
 ہوش اُٹ جاتا ہے اسکا وہ شکار ہو جاتا ہے جسکا اللہ دگار ہوتا ہے وہی لطف اٹھاتا ہے تنہا
 اسکی ثنا بیان کر دینا یکم صبح اثنی عشر^{۱۲} کو سوار ہو کر موضع سمری میں آیا اس جگہ
 اسٹیشن کیو سے ہے خد شکاروں اور سواروں کو حکم دیا کہ تم منزل منزل بمقام
 کھنڈ و احاضر ہو میں سوار ریل ہو کر روانہ ہوا چونکہ گرمی کی شدت بدجہا تھی کھنڈ
 میں آکر چند روز رہا پھر طرف برمان پور کے روانہ ہوا یہ راستہ بہت خراب ہے

اور باعث کسندی طبیعت کے کیفیت راہ فلمی نہوسکی ساتوین تاسیج کورات کے
وقت برہان پور میں پہونچا رات بھر مہمان سراسے میں ٹھہرا صبح کو مولوی سید
عصیر الدین صاحب عرف شاہ عبداللہ صاحب درویش سے ملاقات ہوئی مکمل
الطاف بزرگانہ سے پیش آئے اور دوسرے روز میرے واسطے ایک مکان
علیحدہ خالی کرا دیا اسی روز قاضی حبیب الرحمن عرف غلام مصطفیٰ صاحب
تشریف لائے اور گو بندراؤ بھگتی آنریری محبٹرٹ صاحب سے بھی ملاقاتی
بہت خلیق ہیں سچر نشی ذوالعلی صاحب التخلص بفانغ مراد آبادی سے شناسائی
ہوئی انھوں نے سب عمدہ مکانات اور مزارات مثل گوند فاروقیا و مقبرہ
شاہ نواز خان حضرت شاہ بھکاری و حضرت باجی و حضرت برہان الدین اللہ
و شاہ عبداللطیف صاحب وغیرہ کی بخوبی سیر کرائی بلکہ میری خاطر سے قلعہ سیر
تک جانے کی تکلیف اٹھائی ڈبٹی سلطان خان سے طلبہ پانپور کی تعریف کتابوں
میں بہت لکھی ہر اکثر مکان ٹوٹے پھوٹے نظر آتے بہت ہشندون کے
بشر و ن سے شکستہ حالی ظاہر ہوتی ہی عند الدریافت معلوم ہوا کہ پڑھے
تھے ہیں اور تارکشی کا کام ہوتا ہی اسمیں اسقدر آمدنی نہیں ہے کہ جس سے خود
سواپس انداز ہو کہ رونق پڑھے اور جب تک وسائل تجارت اور صنعت کو ترقی
نہوگی یہی کیفیت رہیگی اللہ میں آصف جاہ نے اسکی فصیل سنگین بنوائی
ہیان تار کا کام عہد اور موٹا ہوتا ہی الامال میں کھوٹ نہیں ہوتی بیان کے
پان اور ارہر کی دال مشہور ہے ہر دو چیزیں اچھی ہوتی ہیں پانی کی اس حکیم
افراط ہے یعنی جانشال اوتالی ندی اور شرق میں تاپتی ندی اور انکے قریب

شہر سے متصل غوب روئے چشمہ ہیں ان سب سے فی الجملہ ایک بہار معلوم ہوتی
 ان چشموں میں حضرت خلد مکانی محمدی الدین محمد اور نگار زیب عالمگیر
 بادشاہ غازی نے گلی نل لگوادیے تھے انکے چشمہ فیض سے اس شہر میں
 پانی کی بہت کثرت ہو اور موجب رام کا ہوا جس جگہ سے بعض نل جو
 کسنگی کے شکستہ ہو گئے ہیں انکو ہمارے صاحبان دلشان حکم دوران نے
 نکلوا کر لوہے کے نل انکی جگہ پر نصب کرادیے ہیں انکا پانی ندیوں اور کنوئیں
 بہت شیریں و سبک ہو اس ضلع نماڑ میں اس شہر سے بہتر اب کسی جگہ کی
 آب ہوا نہیں ہندی تاپتی کے پار ایک آہو خانہ ہو کہ حسب کویر سے حضرت
 خلد مکانی نے بنوایا تھا علاوہ اسکے باغات و مکانات بھی بنائے ہوئے
 بنوائے مگر اب صرف ایک حوض اور ایک لکڑ کا مکان باقی ہی رہا ہے پور کی جانب
 شمال رو سات کوس کے فاصلہ پر بالاسے کوہ یہ قلعہ اسیر گڑھ بنا ہو چلا سکا تھا
 بانگل منہم ہو گئے ہیں اس قلعہ میں تین تالاب ہیں اور ایک چشمہ قلعہ کے
 نیچے تو خانہ ہو اور تہ خانہ کے نیچے دو تالاب ہیں انکا نام گنگا جمنہ ہی وہ ہمیشہ
 بے زیر رہتے ہیں شہر محبت آئین بیٹی اور جو شہر کہ اسکے جوار میں شمار کیے جاتے ہیں
 مثل گوالیار وغیرہ کے ان سب مقاموں میں کوئی عمارت اس قلعہ کے گب جگہ کی
 نہیں ہی بلکہ نزدیک مبصرین کے اس قلعہ کا ثانی دور دور نہایا ہے ہی فی الحال
 کل مکانات قدیم سے ایک مسجد باقی رہی ہو سنا ہے کہ حضرت جلال الدین
 محمد اکبر شاہ بادشاہ غازی لوہے کی مچھن گائڑ کرتن تنہا شب کو اس
 اسیر گڑھ پر چڑھے اور کواڑ کھول کر فوج کو بلالیا اس فتح کی یہ عبارت مع اس

تاریخ کے دوسرے دروازے کے برابر کے پتھر پہ کندہ ہی۔ از زمان بنانا امر و
 دست تصرف از ان کتابہ بود تاریخ ۵۴۵ جلوس موافق ۹۳۵ ہجری
 شہنشاہ غل اللہ جلال الدین محمد اکبر شاہ مفتوح شد قلعہ کم کرو از تائید
 لطف ایزدی فتح اسیر + شاہ ہفت تسلیم عالمگیر اکبر بادشاہ + نام باداد
 الہی وادش این فتح عظیم + سال تاریخ آلمی خواہ از وادالہ + کاتب محمد مصوم کبری
 اور جب دوبارہ حضرت اورنگ زیب عالمگیر نے اس اسیر گڑھ کو فتح کیا اس وقت یہ ابیات
 کندہ ہو ابیات چو شاہنوازہ اورنگ زیبین پور کہ بادوایم از کردگار فیض پذیر + جلوس کرد
 خلافت اکبر گرفت جاہ پدرا بقوت شمشیر سنگ تیسہ کلک من از پی تاریخ + ہمیر کرد قہم بادشاہ
 عالمگیر + ملک بہیت نام ایک توپ بیان ہو حسب نقشہ مع اسلی عبارت کے صریح ہو

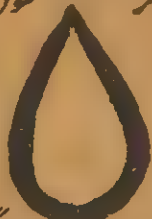
نقشه توپ ملك سببت نام

ز بسكه افكندم پ بود درون تنم
چو كوه س زنده اش ز باد زده ام

دهن ۲ گز

طول ۵ گز

قطر ۳ گز



ابو المظفر محى الدين محمد اورنگزيب

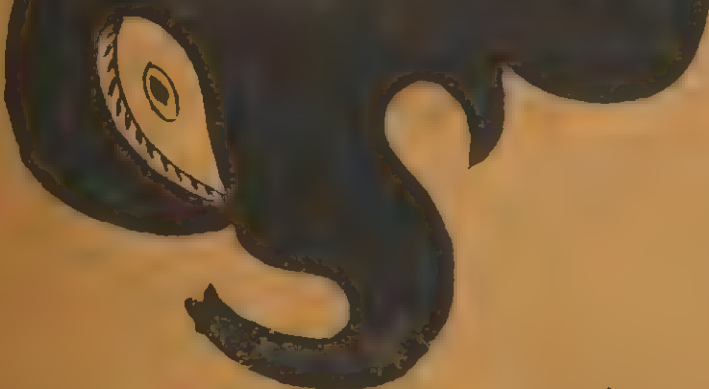
عالمگير شاه غازى

۹۴۰ هـ

در بلد كبريا پور محل محمد حسين ب

كوله سى آذنيخ آفشار دارد

دوازده آفشار بوزن شاهجهانى



عمارت وغیرہ کو دیکھ کر طبیعت بہت خوش ہوتی یہاں سے فقط تشریف لے کر
 خدنگار کو چھڑا لیکر ریل پر سوار ہو کر روانہ طرف ممبئی کے ہوا بارہویں تارک
 بارہ بجے شب کے ریل سے اتر کر مسافر خانہ سٹیٹہ اسمبل میں آیا اتنے دیکر
 اس نصف شب میں اس قدر تکلیف اٹھائی کہ اپنی تمام عمر میں کبھی نہیں اٹھائی
 اب اسے بجاست سے بہت پرانے خطرات تھے اپنی خطرات پر خود قہر تھا وہ بھپکا بھپکا
 جیسا تھا روح پر چین ہو جاتی تھی خیر خدا کرے وہ رات مع مکانات
 بسر ہوتی سحر ہوتی ایک مکان بھٹ سی بازار میں کرایہ کا لیکر اس مکان بجا
 نشان سے لکھ کر اپنے خالق کا بجالایا سوچا ۱۱ جمادی الاول ۱۳۷۱ ہجری
 قدسی کو واسطے سیر کے گیارہ بجے دن کے سوار ہوا ہوا کر خیرہ جہان کو
 روانہ ہوا بچوں راستہ طر ہوا منجھو کبھی جہاد پر بٹھینے کا اتفاق نہیں ہوا تھا
 تھوڑی دور جہاز پر چلا تھا کہ ہوا نے زور کیا اور پانی نے بھی شور کیا جہاز
 مثل شہدیز شایستہ لنگور می بھرتا چلا اور عین عمان توکل کو مضبوط پکڑ کر
 بیٹھا اسی چال ڈھال سے دو گھنٹہ بعد قصبہ مور می میں لگاں ہوا سب
 اترے حواس درست ہوئے روانہ علی بانع ہوتے یہاں دو قلعہ میں
 ایک سے دوسرے کا فاصلہ دو میل کا ہی عند دریافت معلوم ہوا کہ ان
 قلعوں میں کوئی نہیں رہتا خالی پڑے ہیں عجب خوش فضا جگہ ہے کہ آنکے گرد اگر
 سندھ طاقت ہو یہاں جو کلکٹر صاحب ہیں ان کا نام کرافٹ صاحب ہے
 تعریف انکی سنی گئی الالبیب عجلت کے ملاقات سے محروم رہا یہ ملک کو کن
 مشہور ہے جسکو کوئی کہتے ہیں دوسرے روز مقام ریوڈنڈ امین مقام ہوا

یہ جگہ اچھی ہو ستائیس تاریخ کو موضع راج پور جزیرہ جہان مین داخل ہوا میان
 سید عبدالرحمن صاحب سجادہ نشین عیدروسی کی خانقاہ مین فروکش ہوا
 تھوڑے روز بعد نواب سیدی محمد ابراہیم خان صاحب سے ملاقات ہوئی
 آدمی خلیق مین پانچویں تاریخ جمادی الثانی کو مرزا محمد عباس بیگ فوجدار کی
 معرفت اسٹنٹ پولیٹیکل جنٹ صاحب جزیرہ جہان ضلع علی باغ کو
 اطلاع کرائی صاحب روح نے باشتیاق تمام بلایا وقت ملاقات از شفقت
 و عنایت سے پیش آئے نام ان صاحب کا جارج لارکم بہادر ہر نصف
 گھنٹہ تک بات چیت رہی پھر رخصت ہو کر مراجعت خانقاہ کی طرف کی
 چودھویں تاریخ کو واسطے میری ملاقات کے نور العارفین عاشق صادق
 میان تاج الدین عون سید محمد خان صاحب بخشی ریاست خلیف اول
 جناب نواب صاحب کے آئے مین انکی ملاقات سے بہت خوش ہوا آدمی
 اہل لہن عمر انکی تیس برس کی ہی ذکر فقر و طریق فقر سے بہت ذوق ہی
 دوسرے روز شیخ منصور نے مجھے عرض کی کہ کل صاحب زادہ صاحب کی
 دعوت قبول ہو مین نے منظور کی کیفیت بیان کی اس طرح ہو کہ بعد حضرت
 محی الدین سلطان محمد اورنگ زیب عالمگیر کے یہ جگہ آباد ہوئی
 اور سید سر دل بزرگان نواب صاحب کو سند عطا ہو کر نواب اور شاہ بند
 خطاب مرحمت ہوا حضرت سلطان مدح کے وقت مین اکثر لوگ بزیارت کعبہ
 منورہ اسی بندر سے جہاز پر سوار ہو کر تھے ایک مسجد بیان نہایت خوبصورت
 سنگ خارہ کی نواب سید سر دل کی بنوائی ہوئی اب تک جو وہی طول مین پائیں

قدم عرض میں جو التیس م اور ایک حوض بھی مختصر سا درمیان میں ہی مگر دیگر
 مکانات منہدم ہو گئے ہیں سوائے آثار کے اور کچھ باقی نہیں ہی اور جو کہ
 محل حکم حضرت شاہ عالمگیر تیار ہوا تھا فقط ایک دروازہ اسکا باقی ہی
 سمندر نے بالکل بنیاد محل کی توڑ دی ہی جب سرکار والا بتا رہا تھا کہ قلعہ
 وسعت زمین مٹی کو دی تو پانی کا اسطوف زور ہوا موضع راج پور اور قلعہ کے
 درمیان دریا ہی بغیر کشتی کے آمد و رفت ممکن نہیں ہی اور ایک قلعہ محاذی
 راج پور کے اور ہی وہ بھی درمیان پانی کے ہی اسمین آمد و رفت کے واسطے
 جہاز مقرر ہی وقت روانگی صاحب ممدوح سے ملاقات کرتا ہوا موضع سلطان
 میں آکر قیام کیا ستر ٹھوین تارینج کوکشتی پر سوار ہو کر رہیو ڈنڈا میں وارد ہوا
 یہاں ندی ہی اسکو یہاں کے لوگ کھاڑی کہتے ہیں سنا ہی کہ جب سمندر گردش
 کرتا ہی تو اسکا پانی اسمین آجاتا ہی یہاں ایک قلعہ تکیڑ کے وقت کا بنا ہوا ہی
 جسکو عرصہ دو ہزار برس کا ہوا اور دوسرا اسکے برابر میں ہی وہ نواب تاج الدین
 خان صاحب توسل خاندان حضرت بابر شاہ بزرگان راقم کا ہی مگر مفصل
 معلوم نہوا کہ کس بادشاہ کے عہد میں طیار ہوا سو ٹھوین تارینج حبیب اللہ
 ۱۶۹۲ء قادی کو رہیو ڈنڈا سے چلا چونکہ موسم برسات کا تھا ندی نامے
 لبریز و موج خیز تھے اسوجہ سے راہ میں بہت تکلیف آٹھانی پانچ کوس پر
 ایک گاؤں ملا نام اسکا گھر وہی زیر پہاڑ آباد ہی جاے اندیشہ ناک ہی زمین
 لومان مور کہ کھی کا نام ہی اس کے مکان پر اور ترانہ شی علیم اللہ بسبب بھوک کے
 بہت گھبراہوا تھا ادھر ادھر ٹٹولا کہیں لکھنا نہ ملا علیہ اشتہا سے پریشان تھا

کبھی کی گھر والی سے کہا کہ مجھ کو اس وقت بھوک کی نہایت خواہش ہو اگر کچھ
 اس وقت سبم پہنچا سکے تو جو مانگے سو دون نشی جی کی گھڑا سٹ پرین بہت
 افسوس کرتا تھا مگر کچھ بن نہ آتا تھا اس نیک نیت نے کہا کہ جب تک میرا مورو نہ
 آئیگا تب تک میں کچھ نہیں کرسکتی میری پاکلی کے جو کھا رہے تھے انھوں نے اپنے
 واسطے خوب تدبیر کی کہ تھڑے سے جھٹ پٹ مچھلیاں پکڑ کر جھون بھانکر پیٹ
 کرنے لگے اس وقت نشی جی انکا کھانا دیکھ کر دل ہی دل میں کہا اب ہوتے رہتے
 اور کبھی بیٹھتے اور کبھی اٹھتے تھے بعد شام کے مسملی نرائن آیا علیم اللہ نے
 آگے ہی اُس سے واسطے تیار کرنے کھانے کے کہا اُس بامروت نے بڑا ق
 پڑا ق تیار کر کے کیلون کے تپون پر رکھ کر حاضر کیا خدا کی قدرت کہ ایک شخص
 عبدالقادر دہلوی سے ریوڑنڈا جاتے تھے شب کو اُس گائون میں ٹھہر گئے او
 مع ماحضر خود شریک ترخوان ہوئے چانول اور بول مچھلی کے کہا باو
 گوشت بھونا ہوا اور کلکے شیرین اور اپار وغیرہ سب نے برفست کہا یا
 اور شکر رزاق مطلق کا بجالانے سچ ہو کہ وہ ذات علی کل شیخ قدی ہو ہر
 خداوند عالم تھچر کے کپڑے کو تھچر کے اندر رزق پہنچاتا ہوں جنگلیاں ہی
 جگہ میں اُس نے ہکو رزق پہنچایا جو لوگ حکم خداوند تعالیٰ قلی سیئروفا
 بجالاتے ہیں سیر جہان کی کرتے ہیں تو انکے دل فیض منزل عیش و عشرت
 و بڑو کلفت دیکھتے دیکھتے منظر انوار حق ہو جاتے ہیں بعد کھانا کھانے کے
 مائل خواب ہوا یہ کبھی نہایت بامروت شخص ہوا سنے بہت عجز و نیاز کے
 ساتھ کھانا تیار کیا سچ ہو اگرچہ رویہ حاجت روا سے انسان ہی الہر جگہ

کام نہیں آتا باوجودیکہ ہمارے پاس روپیہ تھا لیکن اس وقت نہ ملنے سبب
خورش سے متفکر تھے صبح کو وقت روانگی کمسی بند کور کو کچھ بطور انعام کے دیکر
روانہ ہوا تا سبچ اٹھارویں کو موضع دھرم تلہ کے بندر پر آیا منتظر جہاز کا رہا
تمام دن بے علاوت گذرا چار بجے جہاز کی آمد ہوئی ملک تقسیم ہوئے پانچ بجے
سوار ہوا علی بن غ کے قریب جب جہاز پہنچا تو باد تندر سے جہاز کی کچھ روہ سی
کیفیت ہوئی الامان پانی سمندر کا اڑاؤ کر جہاز میں گرتا تھا سر جہاز کا دو دو گنہ
اونچا ہوتا تھا اور کبھی باد بان کے جھوکے سے خمیدہ کر اس قدر ہوتا تھا کہ لوگ
شکل پوستے کے گر پڑتے تھے راقم کی طبیعت جہاز کی ایسی گھلیل کرنے سے
گجراتی کہ واسطے تسلی دل کے اپنی جگہ سے آہستہ اٹھکر ناؤ خدا کے پاس
جا بیٹھا اسی قدموں نو بجے شب کے چہرا غان مہبئی مانند گرم شب تاب کے
چمکتے نظر آئے روشنی دیکھ کر دل پر اضطراب کو صبر آیا کثرت سے جہاز پانی
میں کھڑے ہوئے دیکھ کر دوسری مہبئی پانی میں آبا و معاوم ہوتی تھی جہاز کے
اوتار کر جہنڈی بازار مقام فرد گاہ سابق پر آیا بائیسویں تا سبچ کو سیر ارادہ
سیر کرنے کا ہوا کہ ہر ایک جگہ کی سیر کر کے اسکو قلعہ بند کر دن چنانچہ پہلے
بندرون کو دیکھا بندر اسکو کہتے ہیں کہ جہان جہاز اطراف کے آکر کھڑے
ہوتے ہیں قصہ تھا کہ نام بندرون کے مع کیفیت تحریر کر دن مگر بوجہ عدم علم تقریبی
چند ناموں پر اکتفا کیا۔

بلو بندر داری بندر پوری بندر ٹانک بندر
بھائی رسول کا دھکا چم بندر پچ بندر نرکریا کا بندر

یہ بندر شہر بانب جنوب کے واقع ہیں اکثر بندرون پر جہاز ہر ایک ولایت کے
کھڑے ہوتے ہیں بازار اس شہر کے بہت بڑے بڑے بارونق ہیں اس کو
بھنڈی بازار کے کہ اسکی رونق اور آبادی کو دوسرا بازار نہیں پہنچتا
مارکیٹ بازار بھی بہت عمدہ ہے کہ ہر ولایت کی چیز دستیاب ہو سکتی ہے چار
گھڑی دن رہے نہایت لطف ہوتا ہے جو باغیچہ کے اسکے قریب ہے لوگ
وہاں آکر بیٹھتے ہیں اور ہر طرح سے دل کو خوش کرتے ہیں دنگل کر پیا
جا بجا کچھی ہیں عمارت ایک منزل سے ہفت منزل تک ہوتی ہے کایا
وہ صنعت کی ہے کہ باوجود کمی آثار اور چوبی کام کے سات سات آٹھ منزل
مکانوں کو لے گیا ہے بطور کلکتہ سب مکانوں میں آب نل لگا ہے یہاں
ایک قلعہ پرتکیزی ہے اسکی عمارت نہایت سنگین ہے یہ وہاں اور خوب ہیں
گھیتوں میں بیٹھے بھیکر ہوا خور می کو نکلتی ہیں غمزدوں کے غم دلون سے
دھوتی ہیں گویا تخت پر یون کے ہوا پر اوڑتے معلوم ہوتے ہیں بازار
کماٹی پورہ و بازار ڈونکی ڈول میں پیشہ ور عورتیں ہر ملک کی رہتی ہیں
شب کو سنگار کر کے بیچتی ہیں یوسف ثانی ماہ کنگانی کی شبیں نظر آتی ہیں
یہ جگہ بھی قابل دید ہے بلکہ دیدہ ہونے شینہ ہے قدرت خدا نظر آتی ہے عقل کھوئی
جاتی ہے دوسرے روز قلابے کی سیر کو گیا یہ مقام شہر سے جانب شمال
واقع ہے سمندر میں پہاڑ پر ایک مینار بہت بلند بنا ہے اس پر ایک لائٹ کسی
دانا سے فرنگ نے لگائی ہے شب کو وہ روشن ہوتی ہے ہوا سے گردش
کرتی ہے جو جہاز شب کو آتا ہے وہ اسکی روشنی پر سیدھا چلا آتا ہے اکثر

شب کو جہاز نقصانی میں آجاتے تھے پہاڑ سے ٹکراتے تھے مگر یہ سے یہ
 لائین لگائی گئی ہے اسوقت سے جہازوں کو امن ہو گیا ہے پانچویں تاسیخ
 شعبان المعظم ۱۲۹۲ ہجری قدسی کو بارہ بجے وارور یا ست بروڈہ گجرات
 ہو کر باڑہ میں نواب محمد کمال الدین صاحب کے آکر اور تراجب مجھے ملا
 ہوئی دیکھا کہ جوان زونہال میں خلقت و مروت میں باکمال ہیں یکم رمضان ایک
 ۱۲۹۲ ہجری کو واسطے سیر کے سوار ہوا سبھان اللہ یہ شہر بہت آباد ہے ہر
 ہر ایک بازار میں گھاگھی رہتی ہے چٹھی تاسیخ کو موتی باغ دیکھا باغ بہت
 خوب ہو درمیان میں ایک کوٹھی اسباب نگہیزی سے آراستہ ہے گھنٹے انگریزی
 بیان اچھے اچھے دیکھے شاید کسی ریاست میں ہونگے اور ایک درخت
 اس باغ میں عجیب دیکھا آدم کا درخت بلبل ارشل انگریزی پل کے ہے
 فی الحال مہاراجہ سیاجی گدی نشین ہیں بلور کورٹ بند و بست سرکاری ہے
 اور حسن گجرات کا تو مشہور ہے ہر روز میرا معمول تھا کہ برآمد ہوا صاحب
 میں بیٹھ کر سیر بازار کیا کرتا تھا ایک روز دیکھا کہ ایک عورت مرٹنی زرد
 ساری باندھے ہوئے سر پر سپہرا پھولوں کا اور گجرے ہاتھوں میں اور سڑک
 پھولوں کے ہر دوکان میں اور قونا آگے بجا ہوا آتی ہے اور ایک تھان اسکی
 پاندازی میں بچھتا ہوا چلا آتا ہے ٹھکریہ کیفیت دیکھ کر ایک حیرت ہوئی نواب
 صاحب سے استفسار کیا آنھوں نے بیان کیا کہ جب کوئی عورت باغ
 ہوتی ہے تو بعد غسل کے ایک طےح کی خوشی کرتی ہیں اور مندر میں اس حالت کے
 ساتھ جاتی ہیں اور وہاں جاکر ناریل چڑھاتی ہیں بعدہ سیر کر کے ملک

گجرات سے وداع ہو کر دالیزم یعنی دہلی میں آیا اور چند مہینے رکھ کر پانچویں تاریخ ماہ محرم الحرام ۱۲۹۵ھ بمطابق ہجری مقدسہ کو سوار ریل ہو کر کویل میں اگر چند روز واسطے لفریح کے رہا بعد ازاں سیر کرتا ہوا مقام بھاگلپور آیا دو مہینے رہ کر اکثر لوگوں سے ملاقاتیں ہوئیں اور باقی ذکر ہو چکا ہے پھر بفضل تعالیٰ نیک ساعت میں بکثرت آب و دراندہ تاریخ ماہ مارچ ۱۲۹۵ھ ریاست درجننگہ میں آکر محلہ روہلہ گنج میں ناظر نواز شش علی مرحوم کے مکان میں فرو دہوا بعد چند روز کے چھٹی عطیہ جناب مہاراجہ کنور صاحب ممدوح اور کاغذات دیگر دست منتخب العصر بابو مصر بلبر راجی صاحب مصاحب خاص جناب موصوف الیہ کے جناب محلہ القاب والا عصر جناب مہاراجہ پچھیش سنکم بہادر و ام اقبالہم و افضالہم کی بہت بلند درجہ میں بھیجے آ سکے تھوڑے روز بعد شش کے آٹھ بجے جناب ستودہ صفات والاحسان مہاراج محمد شمس الیہ نے گاڑی بھیج کر طلب فرمایا اور میں ملاقات عالی سے مستفیض ہوا باقی کیفیت اپنی جزو کل و سکونت بالکل کی قلمبند کر چکا ہوں :-

پندرہویں ماہ جولائی ۱۲۹۵ھ کو مجمع خویہاے بیکران منبع اخلاق فراوان عالی قدر نیک نظر خورشید منزلت نوشیروان خصلت حاکم نیکنام الا احتشام کلکٹر صاحب بہادر درجننگہ سے ملاقات حاصل ہوئی وقت حصول نیاز نہایت خلق و الطاف سے پیش آئے یہ صاحب بڑے عالی خاندان میں

ہر وضع و شرف پر مہربان ہیں اور خاص کر اس پیچیدہ ان پر کمال شفقت کی نظر
 فرماتے ہیں ایک روز میں نے جناب موصوف سے درخواست کی کہ کرسی
 جنابہ ملکہ معظمہ و ام اقبالہا عنایت ہو تو تمنا سے دلی اس خاکسار کی
 بر آئے کہ زیر کتاب موج سلطانی ہو الحمد للہ کہ درخواست منظور فرما کر
 کرسی نامہ جنابہ موصوفہ بدست خاص تحریر کر کے عنایت کیا اس احسان
 میں بہت ممنون و مشکور ہوا خداوند کریم انکے مطالبے کی بر لائے۔



تصویر جناب جے کسویل اسکوار صاحب بہادر کلکٹر درجنہ



J. Boxwell

Collector of Darbhanga

اس نقشہ میں کن راجاؤں کا ذکر ہے جو مقام دہلی میں
گدھی نشین ہوئے

راجہ جہد شتر ولد راجہ پاندو گدھی نشینی حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے ایک ہزار
چار سو برس پہلے مقام ریاست ہتناپور پتتیس برس راج کیا۔
راجہ پرکھت ولد راجہ اجمن بن راجہ ارجن گدھی نشینی حضرت عیسیٰ علیہ السلام
سے ایک ہزار چار سو چودہ برس پہلے مقام اندر پتتیس برس راج کیا
راجہ جج ولد راجہ پرکھت گدھی نشینی حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے
ایک ہزار تین سو بیاسی برس پہلے مقام اندر پت چوبیس برس راج کیا
راجہ شتانیک ولد راجہ جج گدھی نشینی حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے
ایک ہزار تین سو اڑتالیس برس پہلے مقام اندر پتتیس برس
راج کیا۔

راجہ سبنہرائیک ولد راجہ امید گدھی نشینی حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے
ایک ہزار تین سو پندرہ برس پہلے مقام اندر پتتیس برس
راج کیا۔

راجہ اشومی دھج مہاجی ولد راجہ دہمن گدھی نشینی حضرت عیسیٰ سے
ایک ہزار دو سو تراسی برس پہلے مقام اندر پت پتتیس برس
راج کیا۔

راجہ آسین کرشن ولد راجہ مہاجی گدھی نشینی حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے
بارہ سو ستیالیس برس پہلے مقام اندر پت پتتیس برس راج کیا۔

راجہ نمٹی ولد راجہ آسین کرشن گدی نشینی حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے
بارہ سو بارہ برس پہلے مقام اندر پت پنتیس برس راج کیا۔
راجہ چکر یعنی اوکر سین ولد راجہ نمٹی گدی نشینی حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے
گیارہ سو ستتر برس پہلے مقام اندر پت چتیس برس راج کیا۔
راجہ چھتر رتھ سور سین ولد راجہ چکر گدی نشینی حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے
گیارہ سو اکتالیس برس پہلے مقام اندر پت چتیس برس راج کیا۔
راجہ ستونوت ولد راجہ سور سین گدی نشینی حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے
گیارہ سو پانچ برس پہلے مقام اندر پت تینتیس برس راج کیا۔
راجہ برشت مان بجے ولد راجہ ستونوت گدی نشینی حضرت عیسیٰ
علیہ السلام سے ایک ہزار بہتر برس پہلے مقام اندر پت اکتیس
برس راج کیا۔

راجہ سور سین برج پال ولد راجہ رسی گدی نشینی حضرت
عیسیٰ علیہ السلام سے ایک ہزار بیالیس برس پہلے مقام اندر پت
تائیس برس راج کیا۔

راجہ سکھ پال ولد راجہ برج پال گدی نشینی حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے
ایک ہزار پندرہ برس پہلے مقام اندر پت اٹھائیس برس راج کیا۔
راجہ ترچک شو ولد راجہ سکھ پال گدی نشینی حضرت
عیسیٰ علیہ السلام سے نو سو تاسی برس پہلے مقام اندر پت تینتیس برس
راج کیا۔

راجہ سکھے سوچرت ولد نروگو گدی نشینی حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے
 نو سوچ ^{۹۷} برس پہلے مقام اندر پت اٹھا تہ برس راج کیا۔
 راجہ پرتلو بھوپت ولد راجہ سوچرت گدی نشینی حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے
 نو سوچ ^{۹۷} برس پہلے مقام اندر پت چھٹیس برس راج کیا۔
 راجہ سوہن ولد راجہ بھوپت گدی نشینی حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے
 نو سو ^{۹۷} برس پہلے مقام اندر پت پتیس برس راج کیا۔
 راجہ میدھا ولد راجہ سوہن گدی نشینی حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے
 آٹھ سو ^{۹۰} پچانوے برس پہلے مقام اندر پت باؤن برس راج کیا
 راجہ سرون چر ولد راجہ میدھا گدی نشینی حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے
 آٹھ سو ^{۸۵} بہتر برس پہلے مقام اندر پت پچیس برس راج کیا۔
 راجہ دورتہ بھیکم ولد راجہ سرون گدی نشینی حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے
 علیہ السلام سے آٹھ سو ^{۸۰} ستیا کیس برس پہلے مقام اندر پت ^{۱۹} اسیس برس
 راج کیا۔
 راجہ برہورتھ ولد راجہ بھیکم گدی نشینی حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے
 آٹھ سو ^{۷۵} اٹھائیس برس پہلے مقام اندر پت کھیس برس راج کیا
 راجہ اسوانی ولد پارتھ گدی نشینی حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے
 آٹھ سو ^{۷۰} سات برس پہلے مقام اندر پت بیس برس راج کیا۔
 راجہ شیوداس ولد راجہ اسوان گدی نشینی حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے
 سات سو ^{۶۵} تاسی برس پہلے مقام اندر پت بیس برس راج کیا۔

راجہ دھنی ولد راجہ اوئی پال گدی نشینی حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے
سات سو ^{۹۸} ستر سٹھ برس پہلے مقام اندر پت چھبیس برس راج کیا۔
راجہ درومن ولد راجہ ابھی دھ گدی نشینی حضرت عیسیٰ
علیہ السلام سے سات سو ^{۹۹} چوبیس برس پہلے مقام اندر پت اٹھارہ برس
راج کیا

راجہ بھی زہ ولد راجہ ڈنڈ پال گدی نشینی حضرت عیسیٰ
علیہ السلام سے سات سو چھبیس برس پہلے مقام اندر پت ^{۱۰۰} انیس برس
راج کیا۔

راجہ ڈنڈ پال ولد راجہ دریل رائے گدی نشینی حضرت عیسیٰ
علیہ السلام سے سات سو سات برس پہلے مقام اندر پت ^{۱۰۱} سو لہ برس
راج کیا۔

راجہ کھیم ولد راجہ وشت پال گدی نشینی حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے
چھ سو ^{۱۰۲} اگانوے برس پہلے مقام اندر پت چھبیس برس راج کیا
راجہ کشتی ملک ولد راجہ کھیم پال گدی نشینی حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے
چھ سو ^{۱۰۳} پٹھ برس پہلے مقام اندر پت بائیس برس راج کیا۔

خاندان دیگر راجگان

راجہ لسبر او یہ وزیر تھے انکے باپ کا نام معلوم نہیں اپنے ولی نعمت کو
مار کر حکومت اختیار کی حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے چھ سو ^{۱۰۴} پتالیس برس
پہلے بمقام ریاست اندر پت گدی نشین ہوئے انکے خاندان سے

چو وہ راجہ ہوئے راجہ مد مل سین تہا گئے زُنہون نے کل سات برس
راج کیا۔

راجہ بیر سین ولد راجہ سبر گدھی نشینی حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے
چھ سو چھتیس برس پہلے مقام اندر پت بائیس برس راج کیا۔
راجہ بیر ساہ ولد راجہ بیر سین گدھی نشینی حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے
چھ سو تیرہ برس پہلے مقام اندر پت بائیس برس راج کیا۔

راجہ اسیک ساہ ولد راجہ بیر ساہ گدھی نشینی حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے
پانچ سو تیرانو برس پہلے مقام اندر پت تینتیس برس راج کیا۔
راجہ ہر جیت ولد راجہ ایک ساہ گدھی نشینی حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے
پانچ سو اکثر برس پہلے مقام اندر پت سولہ برس راج کیا۔

راجہ در پت ولد راجہ ہر جیت گدھی نشینی حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے
پانچ سو چھ برس پہلے مقام اندر پت بیس برس
راج کیا۔

راجہ سو دھر پال ولد راجہ در پت گدھی نشینی حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے
پانچ سو تیس برس پہلے مقام اندر پت تیرہ برس راج کیا۔

راجہ پورست ولد راجہ سو دھر پال گدھی نشینی حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے
پانچ سو بیس برس پہلے مقام اندر پت سولہ برس راج کیا۔

راجہ سخی چند ولد راجہ پورست گدھی نشینی حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے
پانچ سو تین برس پہلے مقام اندر پت سولہ برس راج کیا۔

راجہ امر جو دھ ولد راجہ سخی گدی نشینی حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے
چار سو تالیس برس پہلے مقام اندر پت تیرہ برس راج کیا۔
راجہ امی پال ولد راجہ امر جو دھ گدی نشینی حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے
چار سو تیرہ برس پہلے مقام اندر پت بارہ برس راج کیا۔
راجہ سرون لی ولد راجہ امی پال گدی نشینی حضرت عیسیٰ
علیہ السلام سے چار سو باسٹھ برس پہلے مقام اندر پت بائیس
برس راج کیا۔

راجہ پدارتھ ولد راجہ سروسی گدی نشینی حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے
چار سو چالیس برس پہلے مقام اندر پت بارہ برس راج کیا۔
راجہ ہندھ مل ولد راجہ پدارتھ گدی نشینی حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے
چار سو اٹھائیس برس پہلے مقام اندر پت پندرہ برس راج کیا۔

خاندان سوم راجگان

راجہ بیرماہ - انکے باپ کا نام معلوم نہیں گدی نشینی حضرت عیسیٰ
علیہ السلام سے چار سو تیرہ برس پہلے انکے خاندان میں راجہ دہشت
تک ہوا راجہ ہوئے۔

راجہ حجات سنگھ ولد راجہ بیرماہ گدی نشینی حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے
تین سو چھیانوے برس پہلے مقام اندر پت چوہا دہ برس راج
کیا۔

راجہ شترکن ولد راجہ سباب سنگھ گدی نشینی حضرت عیسیٰ

علیہ السلام سے تین سو تیاہتی برس پہلے مقام اندر پت گیارہ برس
راج کیا۔

راجہ مہی پت ولد راجہ شتر کن گدی نشینی حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے
تین سو اکثر برس پہلے مقام اندر پت بارہ برس راج کیا۔

راجہ مہا بل ولد راجہ مہی پت گدی نشینی حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے
تین سو اکثر برس پہلے مقام اندر پت انیس برس راج کیا۔

راجہ سرو پ دت ولد راجہ مہا بل گدی نشینی حضرت
عیسیٰ علیہ السلام سے تین سو چالیس برس پہلے مقام اندر پت
چودہ برس راج کیا

راجہ مہتر سین ولد راجہ سرو پ دت گدی نشینی حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے
تین سو چھتیس برس پہلے مقام دہلی چودہ برس راج کیا۔

راجہ سکھہ ان ولد راجہ سر سین گدی نشینی حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے
تین سو چودہ برس پہلے مقام دہلی آٹھ برس راج کیا

راجہ جیت مل ولد راجہ سکھہ ان گدی نشینی حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے
تین سو چھتیس برس پہلے مقام دہلی چودہ برس راج کیا۔

راجہ کلنک ولد راجہ جیت مل گدی نشینی حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے
دو سو بانوے برس پہلے مقام دہلی انیس برس راج کیا

راجہ کلنی ولد راجہ کلنک گدی نشینی حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے
ایک سو اکثر برس پہلے مقام دہلی تچہ برس راج کیا۔

راجہ شرم دن ولد راجہ کلنی گدی نشینی حضرت عیسیٰ علیہ السلام
چون برس پہلے مقام دہلی چھ برس راج کیا۔

راجہ جیون جاٹ ولد راجہ شرم دن گدی نشینی حضرت عیسیٰ علیہ السلام
دوسواڑ تالیس برس پہلے مقام دہلی تیرہ برس راج کیا۔

راجہ مری چاک ولد راجہ جیون جاٹ گدی نشینی حضرت عیسیٰ علیہ السلام
تین سو پچیس برس پہلے مقام دہلی آٹھ برس راج کیا۔

راجہ بیر سین ولد راجہ مری چاک گدی نشینی حضرت
عیسیٰ علیہ السلام سے دوسواڑ تالیس برس پہلے مقام دہلی شہر برس
راج کیا۔

راجہ ادھشت ولد راجہ بیر سین گدی نشینی حضرت عیسیٰ علیہ السلام
دوسو دنس برس پہلے مقام دہلی تیرہ برس راج کیا۔

خاندان چہارم راجگان

راجہ دھرنے عرف راجہ دندھر دھر۔ انکے باپ کا نام معلوم نہیں
یہ راجہ ادھشت کو مار کر گدی پر بیٹھے راجہ بکرماجیت تک انکے نفس میں
کیا رہا راجہ ہوئے گدی نشینی حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے ایک سو ستانوے برس پہلے
مقام دہلی انیس برس راج کیا۔

راجہ سین وھوج ولد راجہ دندھر گدی نشینی حضرت عیسیٰ علیہ السلام
ایک سو آٹھ برس پہلے مقام دہلی پچیس برس راج کیا۔

راجہ مہی کاک ولد راجہ سین وھوج گدی نشینی حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے

ایک سو تیرپن برس پہلے مقام دہلی انیس برس راج کیا۔

راجہ مہاجو دھ ولد راجہ می کنگ گدی نشینی حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے
ایک چونتیس برس پہلے مقام دہلی تیرہ برس راج کیا۔

راجہ بیرا دثانی ولد راجہ مہاجو دھ گدی نشینی حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے کسبواہ
برس پہلے مقام دہلی تیرہ برس راج کیا۔

راجہ جیون راج ولد راجہ بیرا تھ گدی نشینی حضرت
عیسیٰ علیہ السلام سے نفا نوے برس پہلے مقام دہلی اکیس برس
راج کیا۔

راجہ اودے پال ولد راجہ جیون گدی نشینی حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے
اٹھتر برس پہلے مقام دہلی سترہ برس راج کیا۔

راجہ اتند پال ولد راجہ اودے سین گدی نشینی حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے
اکٹھ برس پہلے مقام دہلی پچیس برس راج کیا۔

راجہ راج پال ولد راجہ اتند پال گدی نشینی حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے
چھتیس برس پہلے مقام دہلی بارہ برس راج کیا۔

راجہ بھکونت کوہی باپ کا نام معلوم نہیں گدی نشینی حضرت عیسیٰ
علیہ السلام سے چوبیس برس پہلے مقام دہلی چوڑہ برس راج کیا۔

راجہ بکرماجیت - ولد راجہ گندھرپ سین گدی نشینی کے سمت چار ہزار دو
کیا رہے راجہ بھی حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے پہلے ہوئے مقام ریاست آجین کو

برس راج کیا۔

خاندان نجمہ راجگان

راجہ جوگی سمندر پال - انکے باپ کا نام معلوم نہیں راجہ بکر جیت کو
قتل کر کے آپ گدی پر بیٹھے انکے خاندان میں راجہ بکرم پال تک پیرا راجہ
ہوئے گدی نشینی کے سمت ایک سو پچیس مطابق ششہ عیسوی مقام دہلی
چوبیس برس راج کیا۔

راجہ چندر پال ولد راجہ سمندر پال گدی نشینی کے سمت ایک سو اٹھ
مطابق ششہ عیسوی مقام دہلی ستائیس برس راج کیا۔

راجہ نیپال ولد راجہ چندر پال گدی نشینی کے سمت اکیسویں چھپاسی مطابق
۱۲۹ ششہ عیسوی مقام دہلی اکیس برس راج کیا۔

راجہ نروسی پال ولد راجہ نیپال گدی نشینی کے سمت دوسو سات مطابق
ششہ عیسوی مقام دہلی چودہ برس راج کیا۔

راجہ نرسنگھ پال ولد راجہ ویسی پال گدی نشینی کے سمت دوسو اکیس
مطابق ششہ عیسوی مقام دہلی انیس برس راج کیا۔

راجہ گوبند پال ولد راجہ نرسنگھ پال گدی نشینی کے سمت دوسو چھپاسی مطابق ششہ عیسوی مقام
دہلی اٹھارہ برس راج کیا۔

راجہ مکھیال ولد راجہ گوبند پال گدی نشینی کے سمت دوسو اٹھارہ
مطابق ششہ عیسوی مقام دہلی بائیس برس راج کیا۔

راجہ امرت پال ولد راجہ مکھیال گدی نشینی کے سمت دوسو اٹھاسی مطابق
ششہ عیسوی مقام دہلی تیرہ برس راج کیا۔

راجہ مہی پال ثانی ولد راجہ امرت پال گدی نشینی کے سمت تین سو تیراٹھ ^{۳۹۳}
مطابق ^{۳۹۴} مقام دہلی پنڈرہ برس راج کیا۔

راجہ ہر پال ولد راجہ مہی پال گدی نشینی کے سمت تین سو ^{۳۹۸} اٹھ ^{۳۹۹} مطابق ^{۴۰۱}
مقام دہلی چودہ برس راج کیا۔

راجہ مدن پال ولد راجہ ہر پال گدی نشینی کے سمت تین سو ^{۳۹۲} چوبیس ^{۳۹۳} مطابق
مقام دہلی اٹھارہ برس راج کیا۔

راجہ کرم پال ولد راجہ مدن پال گدی نشینی کے سمت تین سو چالیس ^{۳۹۷} مطابق
مقام دہلی پندرہ برس راج کیا۔

راجہ بکرم پال ولد راجہ کرم پال گدی نشینی کے سمت تین سو ^{۳۹۵} پچیس ^{۳۹۶} مطابق
مقام دہلی بارہ برس راج کیا۔

تیسرے ششم راجگان

راجہ نلو کوکچر۔ اسکے باپ کا نام معلوم نہیں ہے۔ اسے اور راجہ بکرم پال
جنگ عظیم ہوئی بعد فتح کے راجہ بکرم پال کو قتل کیا اور اسکے خاندان کے سب
ساحب صاحب حکومت ہوئے۔ رانی بییم دیتی تک گدی نشینی کے سمت تین ^{۳۹۶}
سنانوے مطابق تین سو ^{۳۹۷} مقام دہلی دو برس راج کیا۔

راجہ کرم چند ولد راجہ نلو کوکچر گدی نشینی کے سمت دو سو ^{۳۹۹} اٹھ ^{۴۰۰} مطابق ^{۴۰۱}
مقام دہلی تیرہ برس راج کیا۔

راجہ کان چند ولد راجہ بکرم چند گدی نشینی کے سمت تین سو ^{۳۹۲} بیاسی ^{۳۹۳} مطابق ^{۴۰۵}

مقام دہلی وٹل برس راج کیا۔

راجہ رام چند ولد راجہ کان چند گدی نشینی کے سمت تین سو ترانی ^{۳۸۳} مطابق
ستہم مقام دہلی چودہ برس راج کیا۔

راجہ اودھر چند ولد راجہ رام چند گدی نشینی کے سمت تین سو چوہانوے ^{۳۹۶} مطابق
ستہم مقام دہلی ایک برس راج کیا۔

راجہ کلیان چند ولد راجہ اودھر چند گدی نشینی کے سمت چار سو نو ^{۴۰۹} مطابق
ستہم مقام دہلی پندرہ برس راج کیا۔

راجہ بھیم چند ولد راجہ کلیان چند گدی نشینی کے سمت چار سو پچیس ^{۴۲۵} مطابق
ستہم مقام دہلی بارہ برس راج کیا۔

راجہ گوبند چند ولد راجہ بھیم چند گدی نشینی کے سمت چار سو پچیس ^{۴۳۶} مطابق
ستہم مقام دہلی ایک سال راج کیا۔

راجہ گوپال چند ولد راجہ گوبند چند گدی نشینی کے سمت چار سو اسی ^{۴۴۶} مطابق
ستہم مقام دہلی ایک برس راج کیا۔

راجہ پریم دتی بنت راجہ گوپال چند گدی نشینی کے سمت چار سو اکاون ^{۴۵۱} مطابق
ستہم مقام دہلی ایک برس راج کیا۔

خاندان ہستم راجگان

راجہ پریم۔ انکے باپ کا نام معلوم نہیں یہ صاحب پہلے فقیر تھے جب رانی
بھیم دتی کا انتقال ہوا اور ریاست بے سر ہوئی سب کو تروہوا لگے چند صاحب
سوچ کر انکے پاس جا کر اور انکے مقام سے لاکر راجہ کیا انکے بیس ^{۴۵۱} چار سو اسی

گدھی نشینی کے سمت چار سو باون مطابق ۷۵۷^{۱۵} مقام دہلی آٹھ برس راج کیا
 راجہ گو بند پریم ولد راجہ پریم گدھی نشینی کے سمت چار سو ساٹھ مطابق ۷۵۸^{۱۶} مقام
 دہلی بیس برس راج کیا۔

راجہ گو پال پریم ولد راجہ گو بند پال گدھی نشینی کے سمت چار سو اسی مطابق
 ۷۵۹^{۱۷} مقام دہلی سو گھ برس راج کیا۔

راجہ مہا پریم ولد راجہ گو بند پریم گدھی نشینی کے سمت چار سو چھیانوے مطابق ۷۶۰^{۱۸} مقام
 دہلی چھ برس راج کیا۔

خاندان ہشتم راجگان

راجہ دیپ سین۔ انکے باپ کا نام معلوم نہیں سمت پانچویں مطابق ۷۶۱^{۱۹} میں
 راجہ مہا پریم نے راج ریاست کو چھوڑ کر صحرا نوردی بطور آبادی اختیار کی
 فرمودہ جناب پھر صادق صادق سٹکل شکی یرجع الی اصلہ
 اسوقت راجہ دیپ سین جو کہ ملک بنگالہ کے راجہ تھے اس خبر کے سننے کے بعد
 اپنی فوج ہمراہ لیکر دہلی میں داخل ہوئے اور گدھی نشین ہوئے انکے خاندان کے
 بارہ راجہ ہوتے اسٹارہ برس مقام دہلی راج کیا۔

راجہ بلاول سین ولد راجہ دیپ سین گدھی نشینی کے سمت پانچ سو اکیس
 مطابق ۷۶۲^{۲۰} مقام دہلی بارہ برس راج کیا

راجہ کنور سین ولد راجہ بلاول سین گدھی نشینی کے سمت پانچ سو تیس مطابق ۷۶۳^{۲۱}
 ۷۶۴^{۲۲} مقام دہلی پندرہ برس راج کیا۔

راجہ ماوھو سین ولد راجہ کنور سین کنور گدھی نشینی کے سمت پانچ سو

۱۹۱۵ء ع. مقام دہلی پنڈہ میں راج کیا۔

راجہ موہن ولد راجہ مادھو سین گدنی شینہی کے سمت پانچ سو ٹریٹیم مطابق
سال ۱۸۵۶ء مقام دہلی چھ برس راج کیا۔

راجہ کھیم سین ولد راجہ حسین گدی نشینی کے سمت پانچویں ستمبر مطابق ۱۲۵۶ھ
مقام دہلی پانچ برس راج کیا۔

راجہ کاشک سین عرن کا ان سین اولد راجہ جیم سین گتہ می شینی کے سمت
پانچ سو چتر مطابق شہ ع مقام دہلی پانچ برس راج کیا ۔

ایچو ہر سین

راجہ کھن سین عرف ہرمی سین ولد راجہ کان سین گدی نشینی سمت
یاخچر نامی مطابق سند مقام واپلی نو برس راج کیا۔

راجہ لکھنوی سیدین عرف کہن سیدین ولد راجہ ہر سینگ دہلی نشینی کے سمت
یا جنسوا اٹھاسی مطابق اس شدہ ع مقام دہلی دو برس راج کیا۔

راجہ نرائن سہیل ولد راجہ لکشمی چندر سہیل کے سمت پانچویں کو مطابق
۱۸۸۷ء بمقام دہلی نو برس راج کیا۔

راجہ کھمبھ سہن شامانی ولد راجہ نرائن سین گدنی نشینی کے سمت دس سو عیسوی
نہیں مقام دہلی ٹولہ برس راج کیا۔

راجہ و مودر سین ولد راجہ نرائن سین گدی نشینی کے سمت چھ سو ^{۴۱۶}ستترہ مطابق ^{۱۵۴۰} ۱۵۴۰ء
مقام دہلی گیا۔ وہ برس راج کیا۔

خاندان نرسہ راجگان

راجہ ویپ سنگھ کوہی۔ انکے باپ کا نام معلوم نہیں جب راجہ دامو دسین نے اپنے ملک میں دست
تکلم دراز کیا خلق اسد کو بہت تکلیف ہونے لگی اور اراکین سلطنت بھی ناخوش ہوئے آخر یہ بیچ
ٹھہرتی کہ ویپ سنگھ کو لانا چاہیے اور کچھ لوگ ویپ سنگھ کوہی کے پاس گئے اور اپنا حال بیان کر کے
انکو اپنے ہمراہ لے آئے وقت راجہ دامو دسین کو فی النادر کر کے انکو ندرین گذر میں لے گئے جس میں تہتیس راجہ
راجہ ناک یوی تاک گدی نشینی کے سمت مطابق ۱۵۷۵ء بمقام دہلی سترہ برس راج کیا۔

راجہ ن سنگھ ولد راجہ ویپ سنگھ گدی نشینی کے سمت مطابق ۱۵۷۹ء بمقام دہلی چودہ برس راج کیا۔
راجہ ج سنگھ ولد راجہ ن سنگھ گدی نشینی کے سمت مطابق ۱۵۹۲ء بمقام دہلی چودہ برس راج کیا۔
راجہ شیر سنگھ المعروف ہر سنگھ یا بیر سنگھ ولد راجہ راج سنگھ گدی نشینی کے سمت مطابق
۱۶۱۱ء بمقام دہلی پتیا لیس برس راج کیا۔

راجہ ہر سنگھ عرف سنگھ ولد راجہ شیر سنگھ گدی نشینی کے سمت مطابق ۱۵۹۶ء بمقام دہلی تیرہ برس راج کیا۔
راجہ جیون سنگھ ولد راجہ ہر سنگھ گدی نشینی کے سمت مطابق ۱۶۱۹ء اور ۱۶۲۵ء بمقام
دہلی سات برس راج کیا۔

راجہ آنیکھ پال تو نور ولد راجہ اوگر سین گدی نشینی کے سمت مطابق ۱۶۴۶ء
۱۶۵۸ء و ۱۶۷۱ء بمقام دہلی اٹھارہ برس راج کیا۔

راجہ باسد یو ولد راجہ آنیکھ پال گدی نشینی کے سمت مطابق ۱۶۷۹ء و ۱۶۸۵ء
مقدسہ بمقام دہلی سات برس راج کیا۔

راجہ گنگا پال ولد راجہ باسد یو گدی نشینی کے سمت مطابق ۱۶۸۳ء و ۱۶۹۵ء
مقدسہ بمقام دہلی اکیس برس راج کیا۔

راجہ پرتھی پال ولد راجہ گنگ پال گدی نشینی کے سمت ۹۲ مطابقت ۱۳۵۵ء
و ۱۱۵۹ء مقدسہ بمقام دہلی انیس برس راج کیا۔

راجہ جی دیو ولد راجہ پرتھی پال گدی نشینی کے سمت ۱۱۸ مطابقت ۱۳۵۷ء و ۱۱۸۳ء
مقدسہ بمقام دہلی اکیس برس راج کیا۔

راجہ ہر پال ولد راجہ جی دیو گدی نشینی کے سمت ۱۳۵ مطابقت ۱۳۵۷ء و ۱۵۹۹ء مقدسہ
بمقام دہلی چودہ برس راج کیا۔

راجہ اودے راج ولد راجہ ہر پال گدی نشینی کے سمت ۱۴۶ مطابقت ۱۳۵۷ء
و ۱۵۹۹ء مقدسہ بمقام دہلی چھتیس برس راج کیا۔

راجہ بچھراج ولد راجہ اودے راج گدی نشینی کے سمت ۱۶۱ مطابقت ۱۳۵۷ء و ۱۶۱۲ء
مقدسہ بمقام دہلی اسی برس راج کیا۔

راجہ آنکھ پال ولد راجہ بچھراج گدی نشینی کے سمت ۱۹۲ مطابقت ۱۳۵۷ء و ۱۶۲۳ء
مقدسہ بمقام دہلی بائیس برس راج کیا۔

راجہ رکھ پال ولد راجہ آنکھ پال گدی نشینی کے سمت ۱۹۶ مطابقت ۱۳۵۷ء و ۱۶۲۵ء
مقدسہ بمقام دہلی اکیس برس راج کیا۔

راجہ آنکھ پال ولد راجہ رکھ پال گدی نشینی کے سمت ۱۹۸ مطابقت ۱۳۵۷ء و ۱۶۲۷ء مقدسہ
بمقام دہلی دو برس راج کیا۔

راجہ گوپال ولد راجہ آنکھ پال گدی نشینی کے سمت ۱۹۸ مطابقت ۱۳۵۷ء و ۱۶۲۷ء
مقام دہلی اٹھارہ برس راج کیا۔

راجہ سلکھن - ولد راجہ گوپال گدی نشینی کے سمت ۱۹۸ مطابقت ۱۳۵۷ء و ۱۶۲۷ء

مقدسہ بمقام دہلی پچیس برس راج کیا۔

راجہ جی پال ولد راجہ سلکھن گدی نشینی کے سمت ۹۸۳ء مطابق ۱۲۶۷ء و ۱۲۷۱ء
مقدسہ بمقام دہلی ستولہ برس راج کیا۔

راجہ کنور پال ولد راجہ جی پال گدی نشینی کے سمت ۹۸۳ء مطابق ۱۲۷۱ء و ۱۲۷۵ء
مقدسہ بمقام دہلی اونچاس برس راج کیا۔

راجہ انیکھپال ثانی ولد راجہ کنور پال گدی نشینی کے سمت ۱۲۹۰ء مطابق ۱۲۹۷ء
و ۱۳۰۰ء مقدسہ بمقام دہلی اٹھس برس راج کیا۔

راجہ بک پال ثانی ولد راجہ انیکھپال گدی نشینی کے سمت ۱۵۰۹ء مطابق ۱۵۱۶ء
و ۱۵۱۷ء مقدسہ بمقام دہلی چوبیس برس راج کیا۔

راجہ مہپال ثانی ولد راجہ بک پال گدی نشینی کے سمت ۱۵۲۳ء مطابق ۱۵۳۰ء
و ۱۵۳۱ء مقدسہ بمقام دہلی پچیس برس راج کیا۔

راجہ اگر پال ولد راجہ مہپال گدی نشینی کے سمت ۱۵۵۱ء مطابق ۱۵۵۸ء و ۱۵۶۲ء
مقدسہ بمقام دہلی اکیس برس راج کیا۔

راجہ پرمتھی راج ولد راجہ اگر پال گدی نشینی کے سمت ۱۱۲۹ء مطابق ۱۵۴۲ء و ۱۵۴۵ء
مقدسہ بمقام دہلی بائیس برس راج کیا۔

راجہ بلدیو چوہان ولد راجہ بلدیو گدی نشینی کے سمت ۱۱۵۲ء مطابق ۱۵۶۵ء و ۱۵۶۸ء
مقام دہلی تیس برس راج کیا۔

راجہ مرکنگو ولد راجہ بلدیو گدی نشینی کے سمت ۱۱۵۸ء مطابق ۱۵۷۱ء و ۱۵۷۴ء
مقام دہلی پانچ برس راج کیا۔

راجہ کھر پال ولد راجہ امر گنگو گدی نشینی کے سمت ۱۱۶۳ مطابق ۱۱۷۳ء و ۱۱۷۴ء ہجری
مقدمہ بمقام دہلی میں برس راج کیا۔
راجہ سمیر ولد راجہ کھر پال گدی نشینی کے سمت ۱۱۶۳ مطابق ۱۱۷۴ء و ۱۱۷۵ء ہجری مقدمہ
بمقام دہلی ساٹ برس راج کیا۔
راجہ جاہر اولہ راجہ سمیر گدی نشینی کے سمت ۱۱۹۵ مطابق ۱۱۰۶ء و ۱۱۰۷ء ہجری مقدمہ
بمقام دہلی چار برس راج کیا۔
راجہ ناکہ یو ولد راجہ جاہر اولہ گدی نشینی کے سمت ۱۱۹۵ مطابق ۱۱۰۶ء و ۱۱۰۷ء ہجری مقدمہ
بمقام دہلی تین برس راج کیا۔
راجہ پرکھی راج المعروف راجہ رائے تھورا ولد راجہ ناکہ یو گدی نشینی کے
سمت ۱۱۹۵ مطابق ۱۱۰۶ء و ۱۱۰۷ء ہجری مقدمہ مقام اجیر شریف اُنالیس برس
راج کیا۔

اس فہرست میں اُن حضرات کا ذکر ہے جو بعد انقضائے زمانہ
راجاؤن کے گروہ اسلام سے دہلی کی سلطنت پر رونق
افروز ہوئے

سلطان شہاب غوری عرف معزال دین ابن بہار الدین سام قوم غوری
دار السلطنت غزنین رائے تھورا کو مار کر دہلی کے بادشاہ ہوئے پینتیس برس
سلطنت کی۔

سلطان قطب الدین قوم نامعلوم ابن غلام شہاب الدین ترک دار السلطنت دہلی
قلعہ رائے تھورا یہ عیاش مزاج اور آرام طلب تھے چار برس چند مہینے سلطنت کی

سلطان آرام شاہ قوم ترک ابن قطب الدین ترک دار السلطنت لاہور
باعث غفلت کے اراکینوں نے انکو تخت سے اتار دیا چند مہینے سلطنت کی۔
سلطان شمس الدین التمش قوم نامعلوم ابن غلام داماد قطب الدین ایک ترک
دار السلطنت قصر سفید قلعہ راے تھپور انکے بہت راجہ باج گزار تھے مثل
گوالیار و مالہ داد و چین وغیرہ چھتیس برس سلطنت کی۔

رکن الدین فیروز شاہ قوم ترک ابن شمس الدین التمش ترک دار السلطنت دہلی
انکو سوائے شراب خواری کے دوسرا کام نہ تھا کل کام سلطنت کا انکی
بی بی اور والدہ صاحبہ ملکر کرتی تھیں ایک برس چند مہینے سلطنت کی۔
رضیہ سلطان بیگم شمس الدین التمش ترک دار السلطنت دہلی یہ بیگم صاحبہ
جب تخت نشین ہوئیں ساتھ بیدار مغزی کے حکومت کی اور رعایا پروری کا
بہت خیال رکھتی تھیں لباس مردانہ پہن کر دربار کرتی تھیں تین برس
سلطنت کی۔

سلطان معز الدین بہرام شاہ قوم ترک ابن شمس الدین التمش ترک
دار السلطنت دہلی انکے زمانے میں انشاء خدا دریا کیا یہاں تک کہ نظام الملک کے
ہاتھ سے مارے گئے دو برس سلطنت کی۔

سلطان علاء الدین مسعود شاہ قوم ترک ابن فیروز شاہ ترک دار السلطنت
دہلی وزیر دکن انکو چار برس ڈیڑھ مہینے کے بعد تخت سے برخاست کیا۔
سلطان ناصر الدین محمود شاہ قوم ترک ابن شمس الدین ترک دار السلطنت
دہلی انھوں نے ساتھ دانائی کے انیس برس دو مہینے سولہ روز اچھے طور سے

سلطنت کی۔

الغ خان عرف غیاث الدین بلبن قوم نامعلوم ابن غلام سلطان شمس الدین التمش ترک دار السلطنت دہلی یہ شخص بڑے متقی اور پرہیزگار تھے حضرت امیر خسرو اور حضرت امیر حسن اور حضرت شیخ سعدی رحمۃ اللہ علیہ اجمعین انہیں کے وقت میں تھے جبکو عرصہ چھ سو ساٹھ برس ہجری کا ہوا پینتیس برس نو مہینے سلطنت کی۔ شاہزادہ کینخسرو قوم نامعلوم ابن ناصر الدین لبغراخان بالغین العجمہ بن غیاث الدین بلبن دار السلطنت قصر کیلو کھڑی واقع دہلی یہ صاحب بھی بڑا حکمران تھے تین برس تین مہینے سلطنت کی۔

جلال الدین فیروز شاہ خلجی قوم ترک ابن قایم خان بغش ترک دار السلطنت دہلی یہ بادشاہ کیلو کھڑی میں رہتے تھے اور ایک شہر اور قلعہ سنگین بھی بنوئے بنوایا حضرت امیر خسرو صاحب کے پاس ہر روز تشریف لیجاتے اور پارہ قرآن مجید کی تلاوت کرتے ہر روز انعام پانچ سو ساکنین کو تقسیم کرتے تھے چھ برس نو مہینے سلطنت کی۔

رکن الدین بہاسم شاہ خلجی ابن جلال الدین فیروز شاہ خلجی دار السلطنت دہلی الف خان اور طغر خان دونوں سرداروں نے انکو گرفتار کر کے انکی آنکھیں نکالیں چار ماہ سلطنت کی۔

سلطان علاء الدین خلجی ابن مسعود شاہ خلجی دار السلطنت دہلی قلعہ سیری حضرت شیخ نظام الدین اولیا اور حضرت شیخ قطب الدین اور حضرت شیخ صد الدین اور حضرت شیخ رکن الدین ملتانی اولیا اللہ انہیں کے عہد باسعادت میں تھے

بسب بد انتظامی کے حضرت امیر خسرو دہلوی بہزار خرابی تخواہ پاتے تھے کہتے ہیں کہ ان بادشاہ کو حاسدوں نے زہر دیکر مار ڈالا تیس برس سلطنت کی۔

سلطان شہاب الدین قوم خلجی ابن سلطان علاء الدین خلجی دار السلطنت دہلی انکو وزیروں نے قلعہ کو الیا رہین قید کیا بعدہ سربرید کیا اور انکی اولاد کو بھی یہ تیغ کیا تین مہینے چند روز سلطنت کی۔

سلطان قطب الدین مبارک شاہ قوم خلجی ابن سلطان علاء الدین خلجی دار السلطنت دہلی خرد خان نے انکو پکڑا اور جائز خان نے پشت پر سے خنجر مار کر کام تمام کیا دو برس چار مہینے سلطنت کی۔

حسن خان المقلب سلطان ناصر الدین خرد خان قوم نامعلوم یہ معشوق قطب الدین مبارک شاہ کے تھے دار السلطنت دہلی خرد خان بد ذات نے بادشاہی حرمت کو اپنے بھائیوں کو نام بنام تقسیم کر دیا اور خاص محل مبارک شاہ کو اپنے نکاح میں لایا کہتے ہیں کہ یہ شخص صاحب جمال تھا اسکا یہ حال دیکھ کر غازی الملک اپنے بھائی کے پاس بھاگ گئے اور بہرام حاکم ملتان سے مدد لیکر دہلی میں آئے اور اس حرام زادہ خرد خان کا قتل منع کیا اس بد معاش نے کل چار مہینے سلطنت کی۔

غازی الملک سلطان غیاث الدین تغلق شاہ قوم ترک دار السلطنت قلعہ غلق آباد واقع دہلی رونق سلطنت انکے عہد میں بخوبی رہی ایک روز شاہزادہ الغ خان عرف فخر الدین نے بخوش عقاد ہی ایک مکان طیار کر کے بادشاہ کی دعوت کی جب کھانے سے فارغ ہو کر ماتھو دھونے بیٹھے مشیت ایزدی سے

چھت اس مکان کی گر پڑی بادشاہ اور چند حواریان بادشاہی و بکر گئے
 اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّا اِلَيْهِ رَاجِعُونَ حضرت نظام الدین اولیا اور حضرت امیر خیر و نے
 ان بادشاہ کے زمانہ میں تنہا نہ عدم میں سکونت اختیار کی اور ان بادشاہ کا نام
 ربیع الاول ۸۵۷ھ میں انتقال ہوا چار برس دو مہینے سلطنت کی۔

الغ خان محمد عادل تغلق شاہ ابن نغیاث الدین تغلق شاہ قوم ترک دار سلطنت
 معلوم نہیں سخاوت انکی مشہور ہے بہرام خان کو ایک روز سو مانتھی اور ہزار
 گھوڑے اور ایک کروڑ زر سرخ عنایت کیے اور ایک روز ملک سنجر حبشی کو
 اسی لاکھ روپیہ انعام دیے اور ایک روز ملک الملوک کو نثر لاکھ زر سفید بخشا اور
 ایک روز صدر الدین کو چالیس لاکھ روپیہ مرحمت کیے سچ ہی وہ منون کا آسمان کے
 تلے نام رکھیا چھبیس برس سلطنت کی افسوس کہ بے چراغ اولاد چراغ انکا گل ہوا
 فیروز شاہ تغلق قوم ترک یہ بادشاہ بہت صاحب دل اور عالی بہت تھے
 بعد تخت نشینی کے بہت شہر اور مکان بنوائے تیس شہر چالیس مسجدیں مع مدرسہ
 میں خانقاہ و مثنویاں تین۔ ایک ہزار نہرین۔ ایک کوٹشک۔ ایک سو چون حمام
 پچاس دار الشفا تین۔ اور باغات متعدد بنوائے اور جو کہ دہلی دروازہ کے
 متصل کوٹلا اور پہاڑ پر جو کر ٹک کی لاٹ ہے انھیں کی بنوائی ہوئی ہے جلال الدین
 جامی رحمۃ اللہ علیہ نے انکی مدح میں ایک قصیدہ لکھا اور حیو قات انکے روبرو
 پڑھا چند شعر سن کر کہ ہزار روپیہ مرحمت فرما کر فرمایا کہ اب خاموش ہو کہ اسکے
 صلہ کی عمدہ برائی ہم سے پوری نہیں ہو سکتی ہی جنار اللہ لکھا ہے کہ یہ
 فی الجملہ ظالم بھی تھے تھوڑی تفصیل پر بہت سزا دیتے تھے اور یہ بھی مشہور ہے

لکھنؤ آدمی انکے ماتھے سے ہلاک ہوئے وَاللّٰهُ اَعْلَمُ بِالْبَاطِنِ اب الہیث
سناوت و قدردانی کے چندان لوگ شاکی نہ تھے اور تیس برس سلطنت کی۔
شاہزادہ فتح خان ناصر الدین محمد شاہ قوم ترک ابن فیروز شاہ ترک انکے
وقت میں بہت جھگڑا ہوا کیا خلاصہ تحریر میں بھی چند صفحے کی ضرورت تھی لہذا
اختصار پر نظر کی۔

سلطان ان خیالات الدین تعلق شاہ ثانی قوم ترک ابن شاہزادہ فتح خان ترک
دار السلطنت فیروز آباد واقع دہلی باعث زنا کاری کے کل حاشیہ نشینان
سلطنت ناخوش تھے اسی وجہ سے انکو تخت سے اتار کر شاہزادہ محمد ابوبکر کو
تخت پر بٹھایا اور انکو قید کیا بعد قتل کیا پانچ مہینے کی سلطنت میں
انھوں نے یہ نیکل کھلایا۔

سلطان ابوبکر شاہ قوم ترک ابن لطف خان بن فیروز شاہ ترک دار السلطنت
فیروز آباد میں لوگوں سے انکو کھٹکا تھا اول سال جلوس میں ان سب کو
زیر تنجید پہنچایا ڈیڑھ برس سلطنت کی۔

شاہزادہ خان جہان قوم ترک ابن فیروز شاہ دار السلطنت فیروز آباد واقع
دہلی حب اقبال خان نے گجرات سے لے کر اپنے والد کے مال اور اسباب اور کل ریاست
پر قبضہ کیا بعد دہلی کی طرف مراجعت کی انکی بدیتی کی بدولت ہندوستان میں
خرابی شروع ہوئی اور رعایا بھی برباد ہونے لگی اور شاہزادہ سزرا پیر محمد
حضرت امیر تمور صاحبقران کے پوتے سند سے اترے اور افج اور ملتان
اور حصار کو اپنے قبضے میں لاتے بعد تھوڑے عرصے کے حضرت محترم الیہ یعنی صاحبقران نے

کابل سے قدم بڑھا کر ہندوستان میں رونق بخشی درمدوح الیہ نے سن آٹھ سو ایک
ہجری میں مقام ٹھٹہ پر حملہ کیا اور ملتان میں ٹھہر کر جو کہ قید می شاہزادہ پیر کے
تھے انکو قتل کیا جب یہ خبر دہلی میں پہونچی تو اقبال خان نے خوفناک ہو کر
سپاہ جمع کرنی شروع کی المختصر اسوقت حضرت ظل سبحانی کے ہمراہ کابا ^{سقا}
فوج تھی کہ چھ کوس کے طول میں پڑتی تھی وہاں سے پھر قصد دہلی کا کیا راستے میں
بہت سرکشوں کو مارا اور بہتوں کو پایہ بنہر خیر کیا جسوقت دہلی میں نزول اجلال
ہوا تھا اسوقت شمس تہار فوج ہمراہ تھی مختصر بیان ہو کہ اقبال خان کی
ہمت میں کچھ شک نہیں ہو کہ اسقدر فوج کثیر سے مقابلہ کیا الا ناسازگی اقبال
شکست کھا کر فراری ہوئے بعدہ حضرت تیمور نے دہلی میں دخل کیا اور عیا
پرگندہ کو تسلی دیکر امیدوار محب من عنایات کا کیا پھر تھوڑے آدمی واسطے
لپنے خراج کے مقرر فرمائے الا ہندوستانیوں نے درباب خراج کے انکار کیا
اور آمادہ فساد ہوئے اور چند مغلوں کو مار ڈالا جب خبر حضرت علیہ بیگانی کو
ہوئی اسوقت پر غضب ہو کر حکم قتل عام کا دیا شمشیر بیدریغ نے خوب من غار
کیا فی الجملہ جناب کیوان بارگاہ قتل عام کرتے ہوئے اور جموں وغیرہ فتح کرتے
ہوئے اپنے دارالسلطنت سمرقند میں جلوہ افروز ہوئے۔

ذَٰلِكَ فَضْلُ اللَّهِ يُؤْتِيهِ مَن يَشَاءُ وَاللَّهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيمِ
نصرت شاہ قوم لودمی ابن برومند خان گیارہ مہینے سلطنت کی۔
اقبال خان قوم لودمی۔ ابن طغر خان تیس برس دو ماہ تھوڑے
روز سلطنت کی۔

دولت خان عرف اختیار خان قوم لودی ابن محمود خان تین^۳ برس
سلطنت کی۔

سلطان محمود خان قوم لودی انکے باپ کا نام معلوم نہیں سات برس
پانچ مہینے سات روز سلطنت کی۔

دولت خان قوم لودی ابن محمود خان ایک برس تین مہینے سلطنت کی
خضر خان عرف ملک سلمان قوم سید ولد نامعلوم سات برس دو مہینے
دو دن سلطنت کی۔

معز الدین ابوالفتح مبارک شاہ قوم سید ابن خضر خان تیرہ برس تین مہینے
تیرہ روز سلطنت کی۔

محمد شاہ قوم سید ابن فرید خان بارہ برس دو مہینے سترہ روز
سلطنت کی۔

سلطان علاء الدین قوم سید ابن محمد شاہ سات برس دو مہینے تین
روز سلطنت کی۔

سلطان بہلول قوم لودی ابن کالاہادر چوٹھ برس دو مہینے
چودہ روز سلطنت کی۔

نظام خان عرف علاء الدین سکندر شاہ قوم لودی ابن سلطان بہلول
اکھیس برس تین مہینے ایک روز سلطنت کی۔

سلطان ابراہیم قوم لودی ابن سکندر شاہ چھتر برس سات مہینے
پندرہ روز سلطنت کی۔

تشریف لانا اسی زمانہ میں ہندوستان میں حضرت بابر بادشاہ جد سلاطین اجداد
 راقم کا اور ایک لڑائی عظیم ہونا مقام پانی پت کے میدان میں
 شہر شاہ عرف فرید خان قوم افغان ابن حسن خان بن ابراہیم خان
 سوار اٹھارہ برس چار مہینے پندرہ روز نظم نسق الکا جو کہ ہندوستان میں
 ہوا تھا سب جانتے ہیں چودہ برس دہلی میں مستقل حکومت کی اور چار برس
 چار مہینے پندرہ روز انقلاب رہا۔

شیر شاه عوف از بدخشان قوم افغان



Shahin Shah Afghani

سلیم شاہ عرف جلال خان قوم افغان ابن شیر شاہ آٹھ برس دو مہینے
 سلطنت کی حضرت سلطان ہمایوں سے اکثر لڑائیاں رہیں اور انھیں سے
 شکست کھا کر حضرت ہمایوں ایران گئے اور وہاں سے مدد لے کر پھر سندھ و تپان
 قبضہ کیا۔



سلیم شاه عت جلال خان قوم افغان



Salim Khan Afghani

اس نقشہ میں گرامر حضرت صفی اللہ علیہ السلام تا بنام چوبہ بزرگوار
 حضرت تیمور گور

حضرت صفی اللہ	حضرت شیت	حضرت قینان	حضرت ہمایل
علی بنینا و علیہ السلام	علیہ السلام	علیہ السلام	علیہ السلام
حضرت بیارو	حضرت اخنوخ	حضرت بنو شلح	حضرت لامک
علیہ السلام	علیہ السلام	علیہ السلام	علیہ السلام
حضرت نوح علیہ السلام	حضرت یافث علیہ السلام	حضرت ترک خان	الچہ خان
دیت ناقوسی خان	کنوگ حسان	الچہ خان	مغل خان
بسکون القات	قراخان	آغورخان	کسب خان
آئے خان	یلدورخان	منگلے خان	—

سلطان چنگیز خان بہادر ولد بسو کے خان ۱۱۹۵ھ ہجری جلوس میں
 سلطنت پیش برس سال وفات چھ سو چوبیس ۱۲۲۵ھ بادشاہ طالع میرزا بایں پیدا
 ہوئے تھے مشہور بات ہے کہ اسخون نے اپنی حکومت میں ایک جہان عزیز برکھا
 اور خلقت کو تکلیفیں بھی دین ایک دفعہ حاکم ازبائیس بارہ لاکھ فوج سے
 مقابل ہوا نہ ٹھہر سکا شکست کھائی لکھا ہے کہ ایک لاکھ آدمی قابض اس لڑائی میں
 اسخون نے ہلاک کیے اسی سبب سے انکا لقب ہلاکو مشہور ہوا۔

سلطان اوگتائی خان بہادر ولد چنگیز خان ہلاکو ۱۲۲۵ھ جلوس میں سلطنت
 چودہ برس سال وفات چھ سو پچاس ۱۲۶۵ھ بادشاہ بہت سخی تھے اور اپنے باپ کے
 بدرجہا مطیع و فرمان بردار تھے۔

سلطان ہلاکو خان بہادر شانی برادر مشکو خان ولد توٹے خان ششم مدت
سلطنت آٹھ برس سال وفات چھ سو ترستھہ ان بادشاہ نے مملکت ایران و غیر کو
اپنی حیات میں اپنے بیٹوں تقسیم کیا اور اس جہان فانی سے طرف ملک جاوید اکی
ٹھہ کیا نصیر الدین طوسی جنھوں نے اخلاق ناصر صنیعت کی جو وہ انھیں کے عہد
دولت میں تھے۔

سلطان آیاقان بہادر ولد ہلاکو خان یہ بادشاہ ملک تبریز میں تخت نشین ہو
بہت عادل تھے اور رعایا پرور بھی تھے ستھہ میں رحلت کی۔
سلطان نکو دار خان بہادر ولد ہلاکو خان انکا انتقال دغا کے ساتھ ہوا یہ کھل
دو برس تخت نشین ہے۔

سلطان آغور خان بہادر ولد آیاقان بہادر ان بادشاہ نے ستھہ میں انتقال فرمایا
اور سات برس تخت نشینی کی۔

سلطان قویلا خان بہادر ولد توٹے خان ستھہ میں سفری ہوئے دو برس
تخت نشین ہے۔

سلطان کینخانو خان بہادر ولد توٹے خان یہ بادشاہ امیر بایق خان کے ہاتھ قتل ہوئے
سلطان بایق خان بہادر عرف امیر طراغاتی بہادر ولد ہلاکو خان بایق کو کیفیت معلوم ہوئی
سلطان غازان خان بہادر ولد ارغون خان ان بادشاہ کا پہلے عقیدہ سبت
نہیں تھا وقت تخت نشینی کے عقائد درست کر لیے آٹھ برس نوہ مہینے تخت
نشین رہے۔

سلطان الیجا بہ خان بہادر ولد ارغون خان انکا لقب سلطان خدا بندہ تھا کہیں

کہ بڑے داد گستر تھے بارہ برس تخت نشین رہے۔

سلطان ابو سعید بہادر ولد محمد سلطان ان کا انتقال عین جوانی میں ہوا ان کے
تعمیدین بد انتظامی کے سبب بہت گشت و خون ہو کر تاتھار بعد ان کے چند صاحبزادے
اور بھی تقوڑے تقوڑے عرصہ تک حکمرانی کی۔

اب یہاں سے سلسلہ دار سلطنتوں کا بیان ہو حضرت سلطان امیر تموری صاحب
حضرت سلطان محمد بہادر شاہ ظفر تک۔



ذکر حضرت سلطان امیر تیمور صاحب قرآن گورکان مع مرقع



Sultan Amir Taimur Gorgaan

الکھنڈ بعد مردان علیہ السلام مکانی ہوا۔ اور جاسے مدفن سہر قند۔ سکائی میں ایک طرف
 کلہ شریف دوسری طرف نام مبارک۔ شمار اولاد و محمد ابو الکھنڈ رحم علیہ ال بدین
 میران شاد و سلطان قراخان۔ سلطان ابرہیم سلطان خلیل و میرزا شاہ
 میرزا الٰہ بیگ و سلطان بالقوہ باور و میرزا شاہ جہان و سلطان سہو غمش۔
 میرزا تنگر علی بہادر و میرزا خولے بہادر و معنی لفظ گورگان کے یہ کہ گورگان
 ترکی زبان میں بمعنی عروس ہوا و یہ لفظ بولا جاتا ہوا و پر زور و جہت یعنی داماد کے
 اور یہ لقب حضرت امیر طرٹھا و امیر سلطان امیر تیمور کا تھا کہ انکی شاہی
 سلطان امیر حسن کی صاحبزادی سے ہوتی تھی ایسا ہی لکھا ہوا عجائب المقدور فی
 حبس الریقہ میں اور یہ مولانا معصوم بلجی نے بھی شرح مخلص کے حاشیہ
 پر لکھا ہے اور اسباب تاریخ سے بھی تحقیق سنا ہے اور میر سے بھائی صاحب جوم
 و مغور میرزا محمد کریم شجاع بہادر بھی اکثر فرماتے تھے کہ معنی گورگان کے ترکی
 زبان میں یہ ہیں کہ جس شخص کی امارت اور سلطنت بی بی کی طرف سے ہو اسکو
 گورگان کہتے ہیں۔

تنگ ترک تیموریہ میں حضرت تیمور مرقوم فرماتے ہیں کہ جب میں کسی لڑائی پر تاخت کرتا
 تو میری مدد کو فوج غیبی آجاتی تھی وہ کام مجھے ہوتے تھے جو کہ قوت بشر سے
 باہر ہیں اور میں نے اپنی زندگانی میں اپنی شجاعت کے موافق ڈھائی بہادری
 کی ہے ایک بہادر می تو یہ کہ ایک مرتبہ میرا کسی جنگل میں جانے کا اتفاق ہوا وہاں پہر کا
 وقت تھا باعث غلبہ نیند کے گھوڑے کو درخت سے باندھ کر غشیہ بچھا کر سو رہا
 جب نیند بخوبی آئی اسوقت سینہ پر ایک بوجھ سا معلوم ہوا آنکھ کھل گئی دیکھا

کہ ایک ماریاہ سینہ پر بٹھایا ہوا اور چھل اسکا میرے منہ کی طرف ہو سو پا کہ اس بلال کو
 کیونکر دف کر دے اگر ذرا بھی خنیش کی تو یہ مودی چھن پا لگیا فوراً آنکھیں بند کر
 تجویز کامل سوچ کر عمل کیا خدا پرستین کے منہ کو لا اور زبان در میان رہنے کے
 بدائی اسنے موافق اپنی عادت تھپن مارا جسوقت اسکا چھن میرے منہ میں
 آیا میں نے منہ بند کر کے دانتوں سے دبا لیا اور سپر ماتھ سے چھن کو پکڑا اور
 دوسرے ماتھ سے اسکی کمر پکڑی اور سر کا زیدین میں گھسکر جنم واصل کیا۔
 دوسری بہادری یہ کہ لیا رہ نینے دربار میں ٹھیکر بدن کو کھجلا یا نہیں اور اس میں
 امراض بھی ہوئے مگر نہ بڑا لیا اور نہ بہت بہادری یہ کہ ایک قادیانہ کا محاصرہ کئے
 میرا لشکر بڑا تھا اور وہ قلعہ پیاڑ پر تھا تنہا ایک شب میں خدا پر نظر کر کے
 گھوڑے پر سوار ہوا اور چلا اس شب بارش آئی تھی اور اندھیری بھی تھی
 کئی گھنٹے کی وقت راستہ کو اترے قہم گورے کا گھوڑا تھا اور نہ چپکا کھڑا ہو رہا تھا
 باوجود اس حالت کے راستہ بھی بہت تنگ تھا اور یہ بھی خیال تھا کہ کہیں
 مع مرکب کے گرنے پر دن اسی سبب سے جب بجلی چمکتی تھی تو اسکی روشنی میں
 چلتا تھا عنایت الہی شامل حال تھی فطرت ایزدی در بانوں کو مار کر فوج کو
 طلب کیا اندر قلعہ کے داخل ہوا۔

شب سہ شنبہ تہائون تاسیخ ماہ شعبان ششمین پید آہوا در لاکس بلخ میں روز
 چہار شنبہ بارہویں رمضان المبارک کو قبضہ شہر کرپا اور روز جمعہ ماہ محرم ششمین قدم
 لہذا فرمایا نذر شریف نر سال گیارہ حسد مدت مملکت جتیل میں سال وفات شہ
 چہار شنبہ ساتویں شہر ماہ ششمین سال ۱۰۰۰

ذکر حضرت ابو الکلام جلال الدین محمد میران شاه بادشاه مع مرقع



Sultan Miran Shah Gorgan

انکی نیک نیتی مشہور ہو + شمار اولاد + سلطان محمد میرزا + سلطان جہان شاہ - سلطان
غیاث الدین - میرزا جہانگیر سہادر + چودھویں ماہ ربیع الثانی ۸۷۷ھ کو شہر سمرقند میں
تولد ہوئے اور سترھویں ماہ شعبان ۸۷۷ھ مضافات ایران میں تخت پر جلوہ گر ہوئے
دو برس چند مہینے سلطنت کی چوتھی ماہ ذیقعد ۸۷۷ھ میں ملک عدم کو سدھار
عمر انکی چالیس برس کی کچھ مہینے اور پرتھی یہ بادشاہ بہت عاقل تھے۔



ذکر حضرت ابوالمظفر سلطان محمد میرزا بادرشاه مع مرتع



Sultan Muhammad Mirza Gorgani

بہشت نشینان میں چھ تہیں۔ شمار اولاد۔ سلطان ابوسعید میرزا سلطان ابابکر
 میرزا محمد عمر۔ میرزا محمد قاسم۔ سلطان سنغوش بہادر۔ سلطان محمد خلیل۔ بہرہ فقید
 ۱۱۰۔ نو سو قندین تخت نشین ہوئے پچیس برس سلطنت کی ۵۵۰ھ میں انتقال
 ہوا پچیس برس کی عمر تھی بہرزمین دفن ہوئے۔



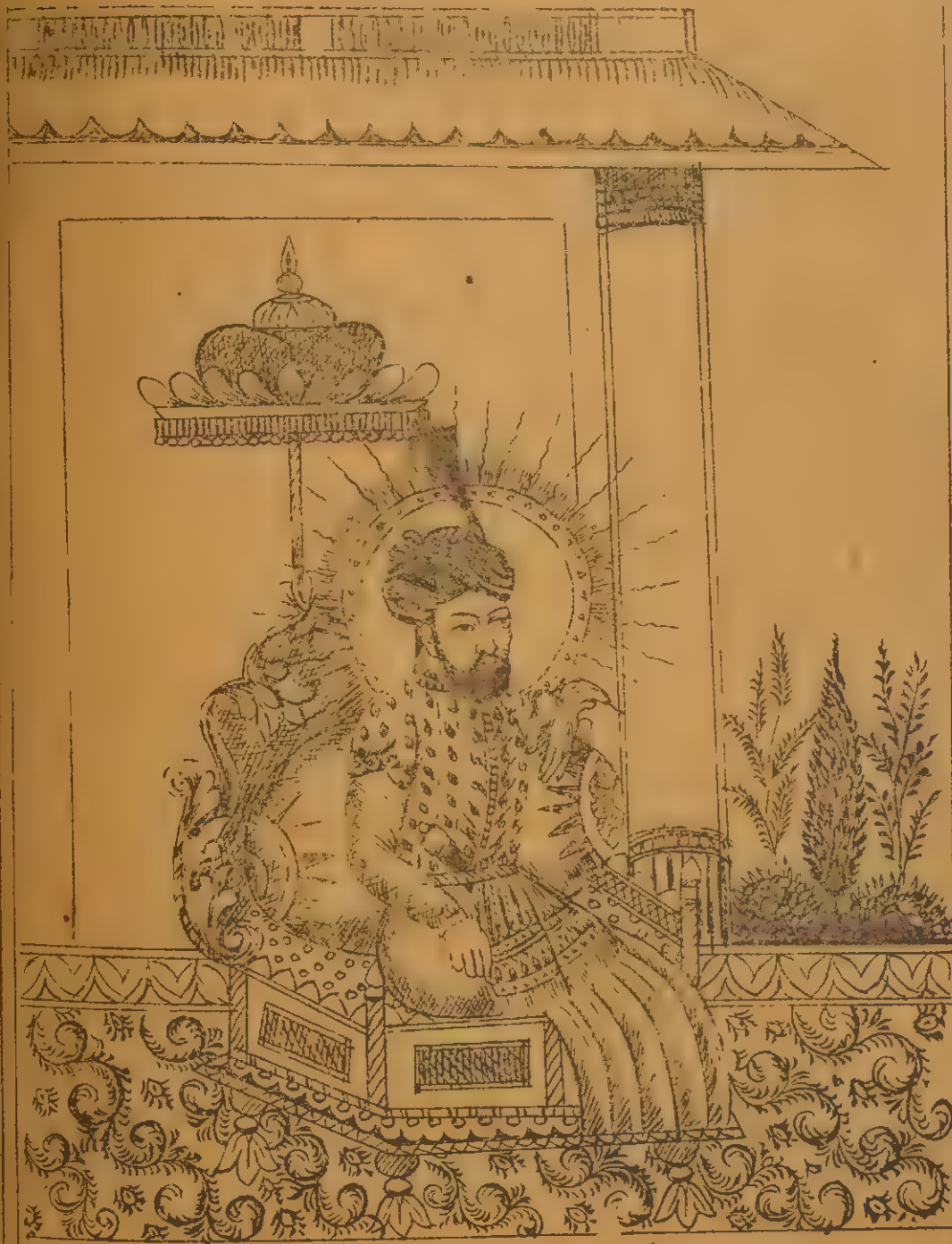
ذکر حضرت کمال الدین سلطان ابوسعید میرزا مع مرتع



Sultan Abosayid Mirza Gorgan

بخوبی انکسار معصوم نہیں ہوا، شمار اولاد، سلطان عمر شیخ میرزا منوچہر
 شہ دوم میاں جٹ کے بیٹے میں سمرقند میں یا بخارا میں پیدا ہوئے اور شہنشاہین
 ملک غزنویں میں تخت نشین ہو کر انتظام سلطنت کیا، اٹھارہ برس بخوبی حکمرانی کی
 بائیسویں رحیب کو وفات پائی سمرقند میں دفن ہوئے تینتالیس برس زندہ رہے

ذکر حضرت سلطان ابوالنصر عمر شیخ بهادر مع مرتبه



Sultan Umar Shaikh Gorgan

انکے مزاج میں شر بہت تھا لوگ بھی ان سے بد ہشتہ خاطر تھے شمار اولاد سلطان
حضرت بابر شاہ خطہ سمرقند میں ۳۶۷ھ میں پیدا ہوا ۳۷۰ھ میں شہر سمرقند میں
تحت سلطنت پر بیٹھے چھپیس برس حکمرانی فرما کر ۱۴ رمضان المبارک یومِ شنبہ
۳۹۹ھ میں قضا کی عمر انکی انتالیس برس کی تھی۔



ذکر حضرت ظہیر الدین محمد بابر بادشاہ معرق



Sultan Babur Gorgan

ہندوستان میں انکا آنا پانچویں ماہ رمضان المبارک سن ۱۸۵۷ء میں تخت نشین ہوا
 اول تخت نشینی انکی انڈ جان ہمرقند اور وقت تخت نشینی عمر انکی بائیس برس کی تھی
 اور جب ہندوستان میں تشریف لائے تو عمر چھپتر برس کی تھی تینا لیس برس سلطنت کی
 بعد انتقال کے لقب انکا فردوس آرا بگاہ ہوا چاہے رفیق باغ نور نشان
 نواح کابل -



ذکر حضرت نصیر الدین محمد بایون بادشاه معمر



Sultan Humayun Gorgan

لقب لنگا بعد مردن جنت آشیانی ہوا۔ جاے مدفن دہلی سکھ میں ایک ٹکٹ نام
 دوسری جانب کلمہ شریف۔ شمار اولاد۔ سلطان اکبر۔ سلطان احمد حکیم سلطان
 دانیال۔ نواب نجیب الدین حکیم صاحبہ انکو علم نجوم سے بہت شوق تھا۔ ۹۹ھ
 میں انتقال ہوا مدت سلطنت پہلی مرتبہ دس برس دوسری مرتبہ دس مہینے
 عمر انکی انچائس برس چار مہینے کی تھی۔



ذکر حضرت ابو الفتح جلال الدین محمد اکبر شاه بادشاه مع مرتع



Sultan Akbar Gorgan

نقشب النکاح بعد مردن عرش شانی ہوا۔ جاے مدفن جنبت الماوا المعروف سکندر
 سکے میں اول ایک طرف تمام دوسری طرف کلمہ آخر سلطنت میں سکے میں فقط اللہ
 شمار اولاد + سلطان جہانگیر سلطان محمد براہیم۔ ربیع الثانی کی تیسری تاریخ
 ۹۶۳ھ میں تیرہ برس آٹھ مہینے اٹھائیس دن کی عمر میں تخت سلطنت چڑوس
 کیا ابو الفضل شیخ مبارک کے بیٹے نے ایک کتاب منقسم تین دفتر کی ان بادشاہ کے
 حال میں لکھ کر اسکا نام اکبر نامہ رکھا اول دفتر میں حضرت اکبر کے بزرگوں کا حال
 اور کیفیت تخت نشینی کی اور لڑائیاں نوکرون کی۔ دوسرے دفتر میں تسخیر ملک بلوچ
 اور ملک گجرات اور پٹنہ اور ملک بنگالہ اور آڑیسہ اور ملک کشمیر اور بھکر اور ملک
 ٹھٹھہ اور ملک قندھار اور برہا پور اور ملک خاندیس وغیرہ تیسرے دفتر
 میں بندوبست اور بادشاہی قاعدے اور صوبوں اور ہندوستان کے شہروں کی
 حقیقت مع حدود اراضی اور جمع بندی کا حال سنہ ۹۶۳ھ میں بادشاہ سال جلوس
 میں اکبر آباد میں پچیس برس کی عمر میں وفات پائی اکا دن برس دو مہینے
 نو دن سلطنت کی۔

ذکر حضرت ابوالمظفر نورالدین محمد جهانگیر بادشاه مع مرتبه



Sultan Jahangir Gorgan

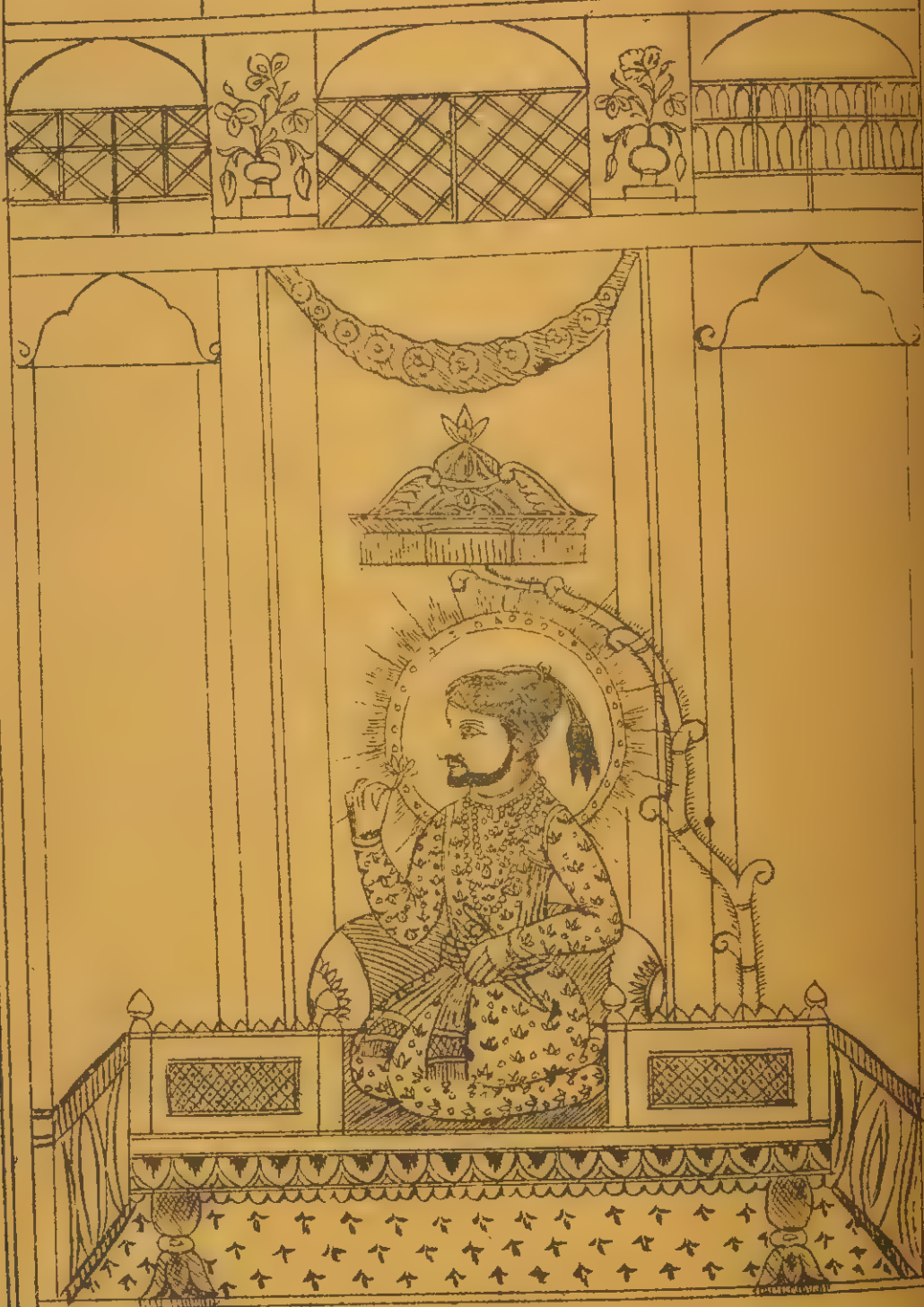
بعد انتقال لقب لکنا جنت مکانی ہوا۔ جاسے مدفن شاہدہ واقع لاہور باغ
 بنا کردہ نور جہان سکیم صاحبہ شمار اولاد سلطان خسرو یعنی شاہ جہان۔ سلطان
 پرویز۔ سلطان شہریار۔ میرزا جہان دار ہمارے خاندان میں یہ بادشاہ
 بہت رحیم دل اور رعایا پرور ہوئے ہیں اور انھوں نے اپنی سلطنت میں اکثر
 احکامات ایسے جاری کیے کہ جس سے خلق اللہ کو بہت آرام رہا چنانچہ وہ حکام
 جو کہ اول سال ہلوس میں جاری کیے گئے وہ یہ تھے کہ لکنا نرنجیر عدالت کا
 بایں نظر کہ مظلوم لوگ اس نرنجیر کو ہلا کر بادشاہ کو مطلع کریں اور اپنی داد کو
 پہونچیں نرنجیر معے تیس گز لانی تھی اور ساٹھ گھنٹے اسمیں وزیران تھے
 نرنجیر عدالت چار من ہونے سے حساب ہندی تیار ہوتی تھی ایک سراسر اسکا
 گنگورہ قلعہ شاہ برج سے باندھا گیا تھا اور دوسرا سراسر اسکا دریا کے کنارے ایک
 ستون چھتر کا کھڑا کر کے باندھا گیا۔ پہلا حکم میں نے ممانعت کی کہ محصول
 رہتوں کا دریاؤں پر کسی چیز کا نہ لیا جائے اور چنگی جو کہ جاگیر داروں نے اپنے
 علاقوں میں مقرر کر رکھی ہو ترک کریں۔ دوسرا حکم جن راہوں میں ہرنی ہوتی
 اور وہ جگہ بستی سے دور ہو تو اسکی حفاظت کے واسطے جاگیر دار میراہن اور
 مسجدین اور کھوتین بنوا کر کچھ آدمی رکھیں اور اگر ایسا مقام پر گنہ خالصہ میں
 تو عامل وہاں کا بھی یہی کام کرے اور راستوں میں سودا گروں کا مال بچھڑا
 انکی نہ کھولا جائے تیسرا حکم تمام ممالک محروسہ میں مسلمان یا ہندیا کوئی مذہب
 والا مر جائے تو مال واسباب اسکا اسکے وارثوں کو دیدین کوئی سرکاری
 آدمی دخل نہ دیوے اگر اس متونی کا کوئی وارث نہ تو اسکے واسطے ایک عامل

مشرف اور تحویلدار علیحدہ کیا جائے کہ حفاظت مال کرے اور کاروبار میں
 خرچ کریں مثل مسجد و تالاب و سر اس مال سے نہیں چوتھا حکم شراب اور
 دل بہا اور تمام نشہ کی چیزیں جو کہ شریعت میں منع ہیں کوئی بناوے اور کوئی
 بیچنے پاوے۔ پانچواں حکم کسی شخص کے گھر کو نزولی نہ کریں اگرچہ حرج بکری
 ہو کیونکہ مخلوق کو سب گھر اور بے در کرنا اچھا نہیں ہے۔ چھٹا حکم کوئی شخص کسی کے
 ناک اور کان کسی گناہ میں نہ کاٹے اور میں نے بھی اللہ تعالیٰ سے نذر کی ہو کہ
 ایسی سیاست نہ کرے بلکہ تغیر اس پر شریعت کے موافق کرے۔ ساتواں حکم عامل
 خالصہ یا جاگیردار زمین رعایا کی جبر سے نہیں اور اپنے تصرف میں نہ لائیں۔ اٹھواں
 حکم عامل خالصہ اور جاگیردار جہاں کہیں ہوں بے اجازت بادشاہی نسبت نہیں
 نہ کیا کریں نواں حکم یہ کہ بڑے بڑے شہروں میں شفا خانہ بنوائے جاوے اور طبیب
 نوکر رکھ کر بیماروں کا علاج کما حقہ کیا کریں اور خرچ دوا وغیرہ کا حاصلات کر سکیں
 بلا کرے۔ دسواں حکم ماہ ربیع الاول کی اسٹاروین تاریخ کو کہ میری ولادت کا
 دن ہو بعد ہر سال کے اور ہر جمعرات کو کہ روز میری تخت نشینی کا ہو اور ہر سال میں
 ایک اتوار کو کہ پیدائش کا دن میرے باپ کا ہو تمام عملداری محروسہ میں اندون
 میں جانور ذبح نہوا کریں کیا رہو ان حکم عموماً حکم دیا کہ عمدہ دار اور جاگیردار
 میرے باپ کے وقت کے عطایا جو ہیں وہ سب برقرار رہیں بلکہ بقید حال موافق رہیں
 منصب دار جاگیردار زیادہ زمین اور اضافے دےں بارہ ہزاری سے لیکر تیس چالیس
 ہزاری تک عنایت کیے اور واسطے بیگمات اور حرمت والدہ بزرگوار کے موافق
 انکے حال کے رکھے اور علما اور فضلا و فقرا کی مدد بجالا رکھی اور اہل حاجات کی خدمت

میر صدر جہان کو تفویض کی کہ چیر کچھ تکلیف ہو اسکی مدد بادشاہی مال سے کیجاوے
 بارہواں حکم جو کہ قیدی بہت دنوں کے چن انکو رہا کر داور سکھ میرے نام کا ست
 نیکسین جاری ہو پہلے اشرفی پر سکھ جاری کیا ستو تولہ کی مہر کا نام نور شاہی
 پچاس تولہ والی کا نام نور سلطانی بیس تولہ والی کا نام نور دولت دس
 تولہ والی کا نام نور کرم پانچ تولہ والی کا نام نور مہر ایک تولہ والی کا
 نام نور جہان چھ ماشہ والی کا نام نورانی تین ماشہ والی کا نام رواجی۔
 بعد اسکے اقسام روپیہ کے اس طرح مقرر ہوئے یعنی
 ستو تولہ والے کا نام کوب طالع پچاس تولہ والے کا نام کوب قبال
 بیس تولہ والے کا نام کوب مراد دس تولہ والے کا نام کوب بخت پانچ
 تولہ والے کا نام کوب سعد ایک تولہ والے کا نام جہان گیری چھ ماشہ
 والے کا نام سلطانی تین ماشہ والے کا نام شاری تولہ کے دسویں حصہ کلینر
 قبول نام رکھا اور پیسے بھی تانبے کے اسی حساب سے سکھ لگا کر نونو نام سے
 مشہور کیے ستو تولہ و پچاس تولہ اور بیس تولہ اور دس تولے تک اشرفی پر یہ
 ابیات آصف خان سے فرمایا کہ کندہ کرادے اور دوسری طرف یہ بیت کہ
 جس سے تاریخ سکھ کی نکلتی ہے۔ سجنط نور بزر کلک تقدیرہ پارسہ
 شاہ نور الدین جہانگیر اور درمیان ان دونوں مصرعون کے کلمہ تحریر کیا دوسری
 طرف یہ شعر تاریخی رشتہ جو خورزین سکھ نورانی جہان پادشاہ مملکت
 تاریخ آن کا اور درمیان ان دونوں مصرعون کے ضرب مقام اور سنہ اور
 سنہ جلوس لکھوایا اور سکھ نور جہانی کا کہ سجاے اشرفی معمولی کے مروج ہی

اسپر امیر الامرا کا پیشکش لکھو لیا برو سے زر راسا نخت نورانی برنگ بامرو ماہ
 شاہ نور الدین جہانگیر ابن اکبر بادشاہ کے بعد انتقال حضرت جہانگیر کے وقت
 ارادت خان سے مشورہ کی کہ میرزا داود بخش فرزند سلطان خسرو کو قید سے نکال کر
 دونوں کے واسطے بادشاہ کیا جاوے اور بنارس نام ہندو کے ماتھے ایک عرضی
 مع حالات خدمت میں حضرت ظل سبحانی خلیفۃ الرحمانی شہاب الدین محمد شاہ جہان کے
 چیمچی مقام خیر میں چودھویں سنہ جلوس ہوئے تھے جہاں سے جہاں پھل کی مٹی کے پیٹ
 یہ پیدا ہوئے اور شاہنشاہ کی مین انکا نام سلطان سلیم تھا اول شادی انکی راجہ
 سبکوٹ کچھوالی کی لڑکی سے ہوئی دوسری دفعہ راجہ مال دیو کی لڑکی نکاح میں
 آئی یہ راجہ جو دھپور کے مقام میرٹھ میں رہتے تھے ان راجہ نے اپنی آبرو زیادہ
 کرنے کے لیے بادشاہ کو اپنے یہاں بلایا اور بہت سادان و جہیز دیکر خدمت کیا
 ان راجہ مونہ والی جو دھپور کی لڑکی کے پیٹ سے سلطان خسرو یعنی شاہ جہان
 پیدا ہوئے سینتیس برس کی عمر میں چودھویں جمادی الاخریٰ روز چہینہ ۱۶۲۷
 ایک ہزار چودہ ہجری میں اکبر آباد کے قلعہ میں تخت نشین ہوئے اٹھائیس تاریخ ماہ
 ۶۹ سنہ ایک ہزار چھیانوے ہجری میں بائیس برس کی عمر میں اس دنیا سے کوچ کیا
 بائیس برس کچھ روز سلطنت کی۔

ذکر حضرت ابوالمظفر شهاب الدین محمد شاهجهان بادشاه معمرق



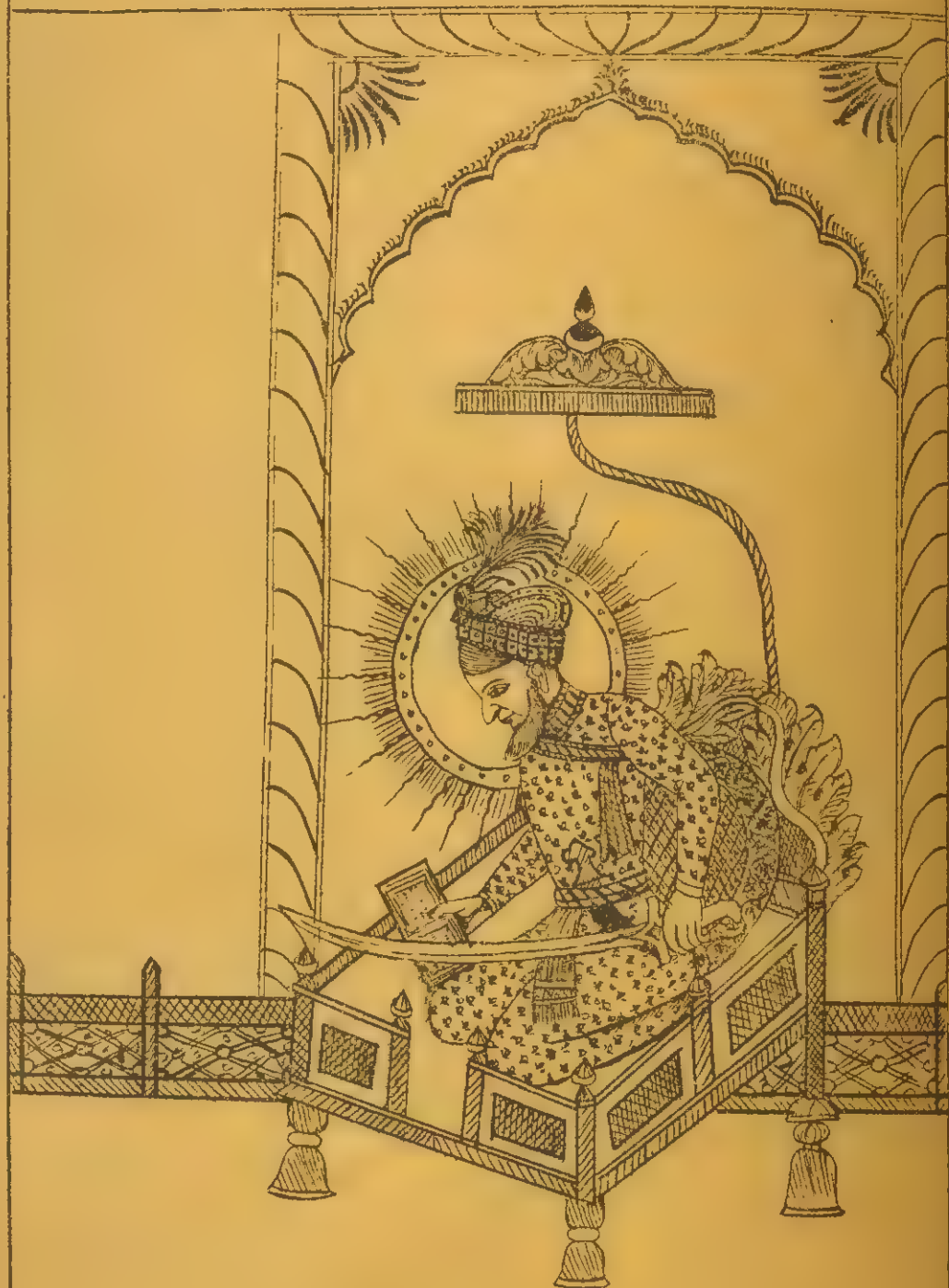
Sultan Shah Jahan Gorgan

لقب لیکا بعد مردن فردوس آیشانی ہوا۔ جاے دفن روضۂ تنج گنج بمقام گرہ
متصل قبر جنابہ نواب ممتاز محل صاحبہ المعروف ممتاز الزمانی بیگم سکہ میں ایک
طرف نام دوسری طرف کلمہ شمار اولاد محمد داراشکوہ میرزا مراد بخش
شاہ شجاع۔ سلطان عالمگیر۔ رحیمی و کریمی انکی مشہور ہے اور یہ مقلد و فاتح
بہت تھے معمول اپنا مقرر کیا تھا کہ چار گھنٹہ رات بچھلی سے خواب سے بیدار
ہو کر وضو کرتے اور صبح صادق تک ورد و طیفہ میں مصروف رہتے اذان کے
بعد فاضلوں کی جماعت کے ساتھ نماز ادا کرتے پھر حجر و کون میں یعنی ثمن برج
میں تشریف لاتے اور اپنے دیدار فیض آثار سے سب کو مشرف فرماتے
چار گھنٹہ دن چڑھے دیوان عام میں دنق افزہ ہو کر دربار عام فرماتے اور
اس مجلس میں جزو کل خدمات کی تجویز اور ناظموں اور فوجدار دن اور امینوں اور
کر وریان صوبی کے حسن تردد اور جانفشانی کی حقیقت سنکر دامن امید حصول
مقصد سے پر کرتے اور ہر ایک کا دل بڑھاتے بعد خاصہ گھوڑوں اور تھیلوں
راتب ملاحظہ کر کے سواپہر دن چڑھے دیوان خاص میں جلوہ گر ہوتے وہاں بخیان
عظمیٰ نے منصب داروں کا حال عرض کر کے حکم دوبارہ حاضر لانے اور
لظرفانی کا حاصل کرتے تھے اور ہر صوبہ کے اخبارات و حالات کا خلاصہ عرض
کرتے اور ہر مقدمہ کے لائق حکم اور فرمان صادر کرنیکا ناطق حکم لیتے تھے۔
دوپہر تک یہی معاملات درپیش رہتے تھے بعد خاصہ جو کہ وجہ حلال سے طیار
ہوتا تھا برائے نام تقویت تن و قوت عبادت و ادگستری کے لیے بعد رسد برق نوش فرماتے
اور و طیفہ خواہ و راتبہ دار کہ انہیں اکثر علما اور فضلا اور طالب علم اور مساکین

و مسافر و تہیم و بیکس اور میاں رہتے تھے انہیں سے بہتوں کو نظر کیا اس سے
 پہچانتے تھے اور ان کے کھانے اور پینے کی خبر پوچھ کر خواب گاہ میں تشریف لیجا کر
 ایک ساعت بادل بیدار استراحت کر کے ڈیڑھ پہر دن رہے بیدار ہو کر وضو کرتے
 اور تسبیح خانہ کے اندر تلاوت قرآن مجید میں مشغول ہوتے اور نماز ظہر کے بعد وہ یہ
 پڑھتے ہوئے تسبیح دست مبارک میں لیے ہوئے اسد برج میں آکر تشریف
 رکھتے تھے یہ اسد برج وہ ہے کہ جہان میرے چچا صاحب میرزا محمد فتح الملک
 بہادر عرف میرزا فخر الدین مرحوم مدفون رہا کرتے تھے آئندہ کا کہ وہاں دیوان
 اعلیٰ حاضر ہو کر مالی و ملکی مطالب عرض کر کے اکثر کاغذوں پر دستخط کیا کرتے
 بعد چار گھنٹی دن رہے پھر دیوان عام میں تشریف ارزانی فرماتے اس وقت
 بخشی اور تنخواہ کا دیوان نئے نئے منصب داروں اور جاگیر کے طالبوں کو پیش کرتے
 حضرت ظل سبحانی بغور تمام ہر ایک کو ملاحظہ فرما کر حسب نسب اور جوہر ذاتی اور
 کارگزاری کا حال پوچھ کر منصب و جاگیر تجویز کر نیک حکم دیتے تھے وقت شام دربار
 برخاست کر کے اور نماز مغرب پڑھ کر خاص خلوت خانہ میں تشریف لیجاتے وہاں آج
 اچھے تاریخ دان اور شیریں بیان و قصہ گو و خوش آواز کلاموت اور جہان دیدہ
 مسافر حاضر ہوتے پردہ کے اندر عورتیں اور باہر مرد ہر ایک آدمی مزاج والا کی
 رغبت کے موافق اگلے بزرگون اور بادشاہوں کا حال اور ملک ملک کے
 عجائب و غرائب عرض کرتے تھے آدمی رات تک یہی صحبت رہتی تھی اور جو کہ
 عمارتیں انکی بنوائی ہوئی ہیں بہترین عمارت و بناہیں انکے عہد دولت میں کسی طرح کا
 جھگڑا اور پیش نہیں آیا سخاوت انکی مشہور ہے خبر پانے کے بعد حضرت جہانگیر کے سلطان

شاہجہان نے آصف خان کو لاہور میں ایک فرمان بھیجا مع خدمت پرست خان کے
 اس مضمون کا کہ میرزا داد بخش سلطان خسرو کے بیٹے اور شہریار میرے چچا زاد بھائی
 اور شاہزادہ دانیال کے دونوں بیٹے مہمورث اور ہوشنگ جو بہن انکو مارڈالو
 اور ایسا ہی ہوا حضرت شاہجہان سپہ سالار مہابت خان کو اپنے ہمراہ لیکر اپنے
 راستہ سے جلدی منزلین طو کر کے اکبر آباد میں پہونچ کر نور باغ میں ٹھہرے بعدہ
 اکبر آباد کے قلعہ میں تخت نشین ہوئے اول حکم یہ جاری کیا کہ سبکو کوئی بحدہ کرے
 کیونکہ اسطرح کی تعظیم لائق رہا عزت ہو مہابت خان نے عرض کی کہ زمین بوسی
 جاری کیجاسے تو البتہ خادم اور مخدوم کی شناخت ہو عرض قبول ہوئی مگر سید
 اور عالم اور بزرگ اور فقرا کو اس سے بھی امتناع کیا ملاقات کے وقت سلام کر
 وقت فاتحہ پڑھنے سے روز کے بعد زمین بوسی بھی موقوف ہو کر اسکی جگہ لفظ تسلیم
 مقرر ہوا چھٹے سال جلوس میں شاہزادہ اورنگ زیب بہادر پندرہ برس کی عمر
 ہاتھی سے لڑے اور پانچزار شرفی بادشاہ نے آپر سے تصدق کیں اس حال کو
 مرزا ابوطالب کلیم نے بڑی خوش بیانی سے نظم کیا ہے انکو فقر اسے ملنے کا بہت شوق
 تھا آخر سلطنت میں حضرت عالمگیر نے انکو نظر بند کیا اور خود تخت نشین ہوئے آٹھون
 تاریخ جمادی الاخری کو پیر کے دن ۳۰ سالہ ایک ہزار ستیستین ہجری میں کہ بادشاہ کی عمر
 شریف ستیستین برس دو مہینے کی تھی اکبر آباد کے قلعہ میں تخت اکبر پر جلوس فرمایا
 ۴۰ سالہ ایک ہزار ستر ہجری میں انتقال ہوا اکتیس برس سلطنت کی اور اسی
 سال میں شاہزادہ داراشکوہ اور حضرت عالمگیر سے فساد ہوا اور آٹھ برس حضرت
 شاہجہان سلطان عالمگیر کی قید میں رہے ۔

ذکر حضرت محی الدین محمد اور نگاہ زیب عالمگیر بادشاہ مع مرتفع



Sultan Aurangzeb Alamgir Goryan

انکا لقب بعد انتقال خلد مکانی ہوا۔ جاے مدفن اورنگ آباد شہر دکن میں ہوا
 اور انکا آباد کیا ہوا ہی۔ سکے۔ سکے زور در جہان چو مہر شیر شاہ اورنگ زیب
 عالمگیرؒ اور اشرفی میں لفظ ماہ سنیر کی ضرب ہوئی۔ شمار اولاد۔ سلطان محمد
 بہادر۔ میرزا محمد عظیم الشان محمد اکبر سلطان۔ میرزا کام بخش۔ یہ بادشاہ پابند
 شریعت اور مستعد کار سلطنت میں بہت اچھے تھے اور حرص دنیا کی بہت کچھ تھے
 اور تعصب مذہب بھی تھا قید کرنا باب کا اور قتل کرنا بھائیوں کا مشہور ہی
 جمعہ کے دن پہلی تاریخ ماہ ذیقعد ۱۰۶۰ھ ایک ہزار اڑسٹھ ہجری میں اعز آباد
 میں بہت عالی حشون ترتیب دیکر تخت سلطنت پر جلوہ گر ہوئے شاہزادہ داراشکوہ
 و شاہزادہ محمد شجاع سے خوف تھا بعد بچانے اس خوف کے ماہ رمضان کی
 چوبیسویں تاریخ اتوار کے دن ۱۰۶۱ھ ایک ہزار اوختہ ہجری میں بار دیگر باطنی
 تخت سلطنت پر جلوس کیا اور لقب اپنا عالمگیر مقرر کیا اس وقت انکی عمر اکتالیس سال
 دو مہینے دس دن کی تھی اکا دن برس سلطنت کی ۲۸ تاریخ ماہ ذیقعد
 جمعہ کے دن ایک ہزار و چڑھے اس دنیا سے ۱۰۶۱ھ میں سدھا۔

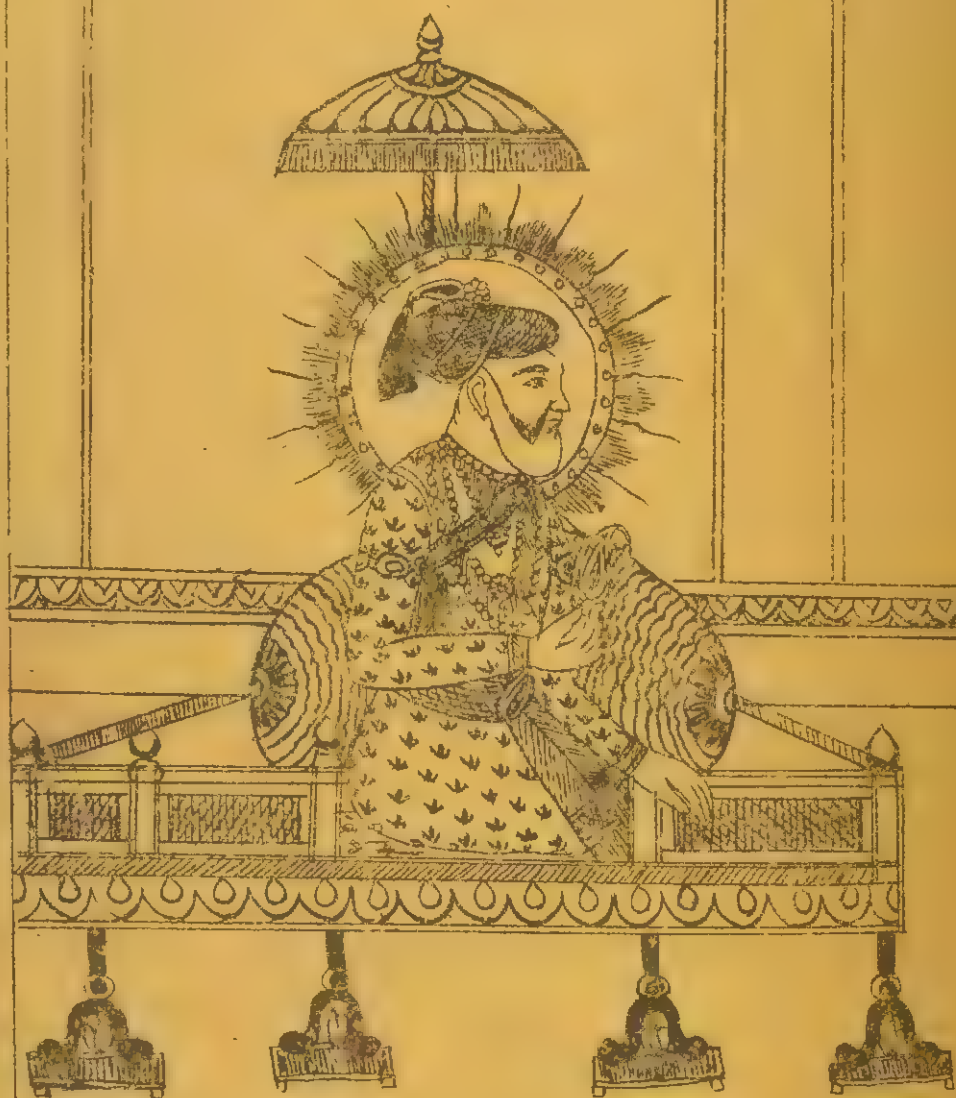
ذکر حضرت ابوالمظفر قطب الدین محمد معظم الملک به شاه عالم بهادر شاه بادشاه مع مرتع



Sultan Muazzam Bahadur Shah
Gurgora

انکا لقب بعد مردن خلد منزل ہوا۔ جگہ بدفن موضع مہرولی درگاہ خواب
 قطب صاحب واقع دہلی سکہ میں ایک طرف کلمہ شریف دوسری طرف نام
 شمار اولاد میرزا جہاندار شاہ نجمۃ اختر۔ میرزا خیر الدین۔ میرزا رفیع الشان سکات ڈیہ اور
 عظیم آباد کے صوبہ بنگالہ کے شاہزادہ عظیم الشان کے سپرد ہوئے باعث نا اتفاقی
 نالہمان سلطنت کے بعد انکے انکے تین پوتے تخت نشین ہوئے ذکر انکا آئینہ
 بعد رحلت حضرت عالمگیر کے کابل سے دواودی کر کے اکبر آباد میں پہونچے منگل
 روز پہلی تاریخ محرم الحرام ۱۰۹۱ھ کو دوپہر کے وقت تخت سلطنت پر جلوہ
 افروز ہوئے یہ بادشاہ بزرگ فاضل اور حدیث دان تھے اور فاضلون کی صحبت سے
 شوق تھا اور خاندان تیمور کے سب سلاطینان میں انکو علم فقہ میں بہت دخل تھا
 بعد میں اہل تشیع کی صحبت سے تبدیل مذہب کا خیال کرتے تھے جب لاہور میں
 پہونچے تو قصد کیا کہ خطبہ میں یہ کلمہ۔ علی ولی اللہ وصی رسول اللہ جاری کریں
 اور ایک دفعہ خطیب نے بہ اجازت بادشاہ کے یہ کلمہ پڑھا اور شاہزادہ جہاندار
 نجمۃ اختر کے ہاتھ سے قتل ہوا پھر بادشاہ کا منصوبہ برہنہ آیا چونکہ یہ بات خفی
 مذہب کے خلاف اور سلاطین میں خصوصاً خاندان تیمور کے طریقہ کے منافی تھی
 پانچ برس سلطنت کی۔

ذکر حضرت ابوالفتح معز الدین محمد جهاندار شاه بادشاه معمر



Sultan Jahandar Shah Gorgan

لقب اٹکانا معلوم۔ جاے مدفن مقبرہ حضرت ہمایون بادشاہ سکہ۔ ہرزو
 سکہ در ملک چون مہر و ماہ پشہنشاہ غازی جہاندار شاہ پشہر اولاد
 میر عزیز الدین ۲۲۷ھ ہجری میں شاہزادہ محمد فرخ سیر وقت مقویہ علیہ السلام
 پہنچے اول شکست کھائی بعد ہمدو سے حسین علی خان کی جو دارالین سلطنت
 تھے شکست دیکر تخت نشین ہو باقی مال بہت ہر چہ شبینہ کے دن بادشاہ
 ۱۰۱۷ھ تاریخ ۲۲۷ھ ھرمین دوپہر سے پہلے قلعہ شاہجان آباد میں تخت نشین ہوا
 اور تخت نشینی کے کئی مہینے کے بعد چودھویں تاریخ ذی الحجہ ۲۲۷ھ ھرمین شاہزادہ
 فرخ سیر سے لڑائی شروع ہوئی۔

ذکر حضرت ابوالفضل علی بن محمد عالمگیر ثانی مع سہ قہ



Sultan Alamgir Second Gorgan

بعد انتقال کے لقب ایک عشر ایشیائی ہوا۔ سب سے مدفن مقبرہ حضرت ہمایون۔
 سکیمین ایک طرف نام ایک طرف منہ کلہ لپیٹ۔ شمار اولاد۔ سلطان عالی گوہر بہادر۔
 میرزا معز الدین۔ عالیجاہ صاحب میرزا حسین الدین بہادر۔ نواب منجم علی گڑھی صاحبہ
 یہ عماد الملوک روسیاد کے ماتحتوں بسیم و حاکم۔ سینیہ ہمدی علی خان کے فیروز شاہ
 کریمین قتل ہوئے روز شنبہ و سیرین تاریخ ماہ شہبان ۱۰۸۸ھ میں تخت نشین
 ہوئے پانچ برس سلطنت کی۔

و حضرت ابوالفضل بن علی علیه السلام و حضرت علی بن ابی طالب علیه السلام و حضرت محمد شاه عالم باو شاه مع مرتع



Sultan Aliqouhar Shah Alam Gorgan

مقبض الکا بعد مردن فردوس آشیانی ہوا۔ جاس مدفن درگاہ قطب صاحب واقع
 دہلی۔ سکہ انکا مشہور ہے۔ سکہ فرو پر ہفت کشور سایہ فضل الہی حامی دین محمد
 شاہ عالم بادشاہ کا شمار اولاد شاہزادہ معین الدین اکبر میرزا اسکندر بخت
 میرزا سلیمان شکوہ۔ میرزا مراد بخش۔ میرزا حسن بخت۔ میرزا فیروز بخت۔ میرزا
 بخت بخت۔ شاہزادہ بہرام شاہ۔ سلطان فرخندہ بخت۔ میرزا کوچک سلطان
 میرزا جوان بخت۔ انکی اولاد میں سے آج تک بنارس میں شہزادگان سے اتنا
 موجود ہیں اور سرکار گورنمنٹ سے پنشن پاتے ہیں۔ میرزا طالع مراد شاہ۔ میرزا جمعیۃ
 میرزا محمد فرخ بخت۔ میرزا بہت شاہ۔ سلطان قیام الدین۔ میرزا شمس الدین
 میرزا فرخ مراد بہادر۔ میرزا منصور بخت۔ محمد معز الدین۔ میرزا فریدون بخت۔
 میرزا میدار بخت۔ میرزا معظم بخت۔ میرزا منعم بخت۔ میرزا الطیف بخت۔
 میرزا ذاکر الدین۔ میرزا اقتدار بخت۔ میرزا زاد الدین۔ میرزا غورث بخت۔
 میرزا ایزد بخت عرف میرزا نیلے صاحب۔ نواب حیات الدینا بیگم صاحبہ۔ نواب
 اکبر آبادی بیگم صاحبہ۔ نواب دل افروز بانو بیگم صاحبہ۔ یہ جنابہ میری زوجہ کی
 خاص دادی صاحبہ تھیں۔ نواب مداری بیگم صاحبہ۔

حضرت عالمگیر ثانی نے باعث تخیل اراکین سلطنت کے حضرت شاہ عالم کو اجازت
 ملک گیری کی دی موافق ارشاد کے حضرت شاہ عالم نے باغ تالکٹور سے مین
 خیمہ زن ہو کر فوج جمع کرنی شروع کی اعظم علیخان اور امیر الامرا حسین علی خان کو
 ساتھ لیکر ہانسی کی طرف روانہ ہوئے بعد روانگی کے اعتماد الملک روسیہ نے
 بادشاہ سے ایک شقہ لکھوا کر مع دس ہزار سوار کے بطلب شاہزادہ والا تبار بھیجا

ایٹل راؤ نے خلاصہ اس طلب و دریافت کر کے بادشاہ سے راستہ میں حاضر ہو کر
 عرض کی کہ اس وقت فدوی دہلی جانا اچھا مناسب نہیں جانتا اس عرض کو سن کر
 حضرت بادشاہ بھی فکر میں گئے عماد الملک بدبخت نے جھٹ پٹ ایٹل راؤ کو کچھ لالچ
 دیکر بادشاہ کی رفاقت سے برکتہ کیا مجبوراً بادشاہ دہلی میں داخل ہوئے اور
 علی مردان خان کی حویلی میں اترے اور بعض معتمدوں کو شہر میں رکھا اور
 باقیوں کو انکی جاگیروں پر روانہ کیا اعتماد الملک تو اسی کمینگاہ میں لگا ہوا تھا ایک روز
 غافل پاکر اپنا جانا درگاہ نظام الدین اولیا میں اسطے زیارت کے مشہور کر کے بارہ
 ہزار سوار سے علی مردان خان کی حویلی کو جا کر گھیر لیا کچھ لڑائی بھی ہوئی بادشاہ نظر
 ہوئے لبضل یزدی جس مکان میں بادشاہ نظر بند تھے باتفاق میر حفیظ علیخان
 اور اعظم علی خان کے دریا کی طرف کی دیوار توڑ کر باہر نکلے اور جو کہ فوج بادشاہی
 پر آگندہ ہو گئی تھی ان میں سے جو نظر پڑا بادشاہ نے اپنے ساتھ لیکر دشمنوں سے
 لڑا کر بہتوں کو جہنم واصل کیا بہرچند کہ دشمن اکٹھے ہو ہو کر آتے تھے اور مقابلہ کرتے
 مگر شاہ عالم واد شجاعت دیکر ان رو باہ دیوں میں مثل شیر غراں کو در دماغ سن
 بینیں میں آدمیوں کو گر کر باقیوں کا منہ پھیر دیتے تھے اور ادھر اٹل راؤ بھی
 اعتماد الملک کی بد وضعی دیکھ کر منتظر شکر بادشاہی کا تھا بادشاہ کے بسببم قوتی کے
 پیر ختہ تھے جس تہدیر ہتھے ہتھے ایٹل راؤ مرہٹہ کے شکر تک پہنچے اس وقت
 ایٹل راؤ کا لشکر مخینوں کے ٹیلہ پر پڑا تھا ایٹل راؤ نے بادشاہ کا استقبال کر کے
 خیمہ میں اتر واکر بہت دلداری کی باتیں کہیں اور تسلی دی اور رفیقوں میں سے
 جو زخمی تھے انکے علاج کا حکم دیا اعظم علیخان نے بادشاہ سے عرض کی کہ آپ

میان سے چلے جاتے مبادا پھر دغا نویس اس جگہ موجود ہوں آخر کار وقت جنگ
 مارا گیا بادشاہ گنج پورہ ہو کر سہارن پور میں نجیب الدولہ کے پاس گئے اور آٹھ مہینے
 رہ کر کچھ فوج لیکر مراد آباد اور بریلی ہوتے ہوئے صوبہ اودھ کو چلے لکھنؤ سے ساٹھ
 کوہس قصبہ مہمان پور میں آئے تھیں یہاں پہنچے نوین جمادی الاولیٰ کو شجاع الدولہ
 استقبال کر کے ایک سو ایک اشرفی لاکھ روپیہ نقد دیا تھی مع عماری ساٹھ گھوڑے
 چند کشتیاں جو اہر و کپڑے کی اور تھپیار و خیمے و برتن اور بار برداری یہ سب سامان
 نذر کیا اور بادشاہ سے پانچ چھ گھڑی تک ہم کلام رہے بعد ازاں بادشاہ نے
 پالکی خاص سواری کی کہ جس کی بنی ہوئی تھی مع سرپیچ کے عنایت کی اور آلہ آباد
 روانہ ہوئے عماد الملک نے کہ نجیب الدولہ سے عداوت قلبی رکھتا تھا مرہٹوں
 سمجھا کر اس کے تباہ کرنے کا ارادہ کیا مگر نجیب الدولہ نے لڑائی کی تاب نہ لا کر کابل
 میں جا کر مورچے لگائے شجاع الدولہ بھی لکھنؤ سے نکلا شاہجہان آباد میں آ کر چند
 مہینے ٹھہرے کیونکہ موسم برسات تھا سکر تال تک پہنچنا دشوار تھا مرہٹوں نے
 ایک اپنے سردار ونہین سے گوبند پٹت کو مع بیس ہزار سوار کے لنگا سے پار
 اوتار کے روہیلہ کے ملک میں فساد مچانے کے واسطے بھیجا انقض گوبند پٹت کو
 شکست ہوئی اور شجاع الدولہ نے فتح پائی اور انھیں نوین احمد شاہ دہلی
 آنے کی خبر گرما گرم ہو رہی تھی تہہ ہجری میں احمد شاہ ابدالی نے دہلی میں آ کر
 لوٹ کی اور اپنے بیٹے تیمور شاہ کو لاہور میں چھوڑ کر آپ کابل کو چلے گئے بعد
 مرہٹوں کا عمل ملتان اور ڈیرہ غازی خان تک ہو گیا تہہ کے شروع میں
 احمد شاہ ابدالی پھر اسک دریا سے پار ہو کر تھوڑی فوج ہمراہ لیے ہوئے جہون

راجہ سے نذرانہ لیتے ہوئے شاہجہان آباد کی جانب متوجہ ہوئے اور راجہ جرج مل
 جاٹ ہلکر ملہار راؤ کے ذریعہ سے بھاؤ کی ملاقات کو آتے آسوقت اعتماد الملک
 روسیہ بھی متھرا کے جواریں آکر بھاؤ سے ملا جو کہ ایک مدت سے شاہجہان آباد کے
 لینے کی فکر میں تھا الغرض داخل شہر ہو کر متصل حویلی اسد اللہ خان کے ٹھہرا
 یعقوب علی خان احمد شاہ ابدالی کا وزیر تھوڑی فوج اسکی مدافعت کو لایا مرہٹہ کی فوج نے
 حملہ کیا اور سلیم گڈھی سے جو توپ چل رہی تھی اسکا گولہ کام نہ کرتا تھا باغی لوگ
 بڑھتے بڑھتے بادشاہی محل تک پہنچے اور لوٹ کرنے لگے اتفاقاً بیس مغلوں نے
 سلیم گڈھی کی طرف سے آکر بندھتوں سے مار کر مرہٹوں کی فوج کے لوگوں کو
 منتشر کیا مرہٹوں کے دلونہین ایسی ہیبت سمانی کہ قلعہ کے فصیل پر سے زمین پر کوڑ
 کو دپڑے اور مرہٹوں کے سرداروں نے سعد اللہ خان کی حویلی میں جمع ہو کر مور
 باندھے سورج مل جاٹ و اعتماد الملک بدبخت بھی تماشا دیکھ رہے تھے ابراہیم
 کاروی ایک شخص نے قلعہ کے نیچے تین توپیں لگا کر اسد برج اور شمن برج پر گولے
 مثل اوسلے کے برساتے شروع کیے دیوان خاص اور رنگ محل اور موتی محل اور شاہجہان
 عمارتیں اس ہنگامہ سے شکست ہوئیں شجاع الدولہ نے باوشاہ کی ملازمت
 حاصل کی اور مرہٹوں سے رٹ بھڑ کر دہلی سے انکا عمل دخل اوشٹا دیا اور ہر جگہ بادشاہی
 عامل مقرر ہوئے بعدہ جھانسی کو بھی مرہٹوں سے لیا شجاع الدولہ نے باوشاہ نے
 سات پارچے کا خلعت مع پیرقب اور موتی کا مالہ اور قلمدان جڑ او عنایت کر کے
 وزارت کے عہد سے پورسفر کر کیا بعد چن روز کے شجاع الدولہ نے مرزا امالی اپنے بیٹے
 دیوان خاص کی اور دروغانی مقرر کرانی اور آپ کبھی کبھی دربار میں حاضر ہوا کرتے تیرانی

کتا بولن سے مرہٹوں کا حال اس طرح معلوم ہوا ہے کہ اگلے بادشاہ ہند کے کوٹھنوں پر
غالب رہے مگر بعد حضرت محمد شاہ کے امیرون کی برائیوں سے مرہٹوں نے اکثر
شہر اور صوبہ دہلیہ آخر سلطنت حضرت سلطان عالمگیر ثانی میں یہ بات ٹھہری کہ
مرہٹوں سے صلح اسطور کچا دے کہ محصول سے کچھ حصہ مقرر کر کے حلقہ گوبشی میں
رہیں اور صوبہ داری دکن کی امیر الامرا نواب ذوالفقار خان بہادر کو ملی پھر کچھ
امن ہوا شجاع الدولہ مع بادشاہ کے جہانسی کو فتح کر کے صوبہ آلہ آباد میں آئے
اور اس فکر میں تھے کہ ہندو کیسٹ کا بخوبی بندوبست کر دینا
میر محمد قاسم علی خان نے سکرا انگریزی سے شکست کھائی اور جاکر شجاع الدولہ کے
پاس آیا شجاع الدولہ بادشاہ کو لیکر انگریزوں سے لڑنے چلے آخر مغلوب ہوئے
صلح کی ٹھہرائی صوبہ اودھ شجاع الدولہ کو اور آلہ آباد بادشاہ کے متعلق ہوا سو اس کے
انگریزی فوج بھی بادشاہ کی مدد کے واسطے حاضر رہی تھی انگریزوں نے ازراہ
مہربانی لاکھ روپیہ سیرانجیف خان کے مقرر کیے اور بنگالہ کے معاملہ میں انگریز بہادر
جو میس لاکھ روپیہ کی مالگاری بادشاہ کے حضور میں دینی قبول کی نجف خان بادشاہ کی
زلفت میں رہا کرتے تھے اور کوڑھ جہان آباد کی حکومت بھی مقرر ہوئی اور مین الدولہ کو
شاہ سمانی کی خدمت سرکار بادشاہ کو یزدہ مقرر ہوئی اور سالانہ ۱۰۰۰ روپیہ کی دہانی
اور سجائی کا اختیار بھی ہوا اور چونکہ جواب سوال انگریزوں اور بادشاہ میں ہوا کرتے تھے
وہ یہی انجام کیا کرتے تھے اور کبھی کبھی بطور ایچی کے کلمہ بھی جاتے شجاع الدولہ
اپنے بیٹے سیرانجیف علی خان کو صوبہ کنہسوتی وزارت تھانہ تیب کر اگر آپ بیٹے
اور بیان نجیب الدولہ نے سیرانجیف جہان نجف بہادر کو تخت دہلی پر بٹھارے امیر الامرا کا

حاصل کیا اور کام ریاست میں مشغول ہوئے جو اہل جہالت و مہر کے جسے
 بیٹے نے گدی پر بیٹھتے ہی مزدوری اختیار کی اور کچھ مرہٹوں کو جمع کر کے شاہجہان آباد
 تاخت کر کے قلعہ کامیابہ کیا نجیب الدولہ ڈیڑھ مہینے تک تو اس سے لڑا کیے آخر
 راجہ دہر سنگھ مرہٹہ نے فیصلہ کر دیا نجیب الدولہ گرچہ روہیلے تھے مگر نصف مزن تھے
 انکے ساتھیوں نے شاہجہان آباد کی رہایا اور امراتوں کو بہت نکلیں دے کھی تھی
 اور حضرت شاہ عالم کو شاہجہان آباد میں آنے کی بہت خوشی تھی نجیب الدولہ کے سر بھی
 اس فکیر میں تھے کہ ایسی تدبیر کیا جائے کہ دہلی تک پہنچوں اور یہاں افغانوں کے
 غلبہ سے شہر کے لوگ بھی عاجز ہو رہے تھے اور بادشاہ کے آنے کی امید و لون میں رزو
 رکھتے تھے باعث و فور شوق بادشاہ نے آہ آباد سے کوچ کیا ہر چند سنیر الدولہ اور
 انگریزوں نے اور شجاع الدولہ نے منع کیا اور نقصانوں کو بجا کر بہت افسوس کیا مگر
 بادشاہ نے نہ مانا پھر ان لوگوں نے ہر اہی بادشاہ کی کرنا مناسب بنانا الامین و غلبہ
 بادشاہ کی رفاقت ترک نہ کی بادشاہ فرخ آباد کے قریب پہنچا اور چند روز ٹھہر کر دہلی
 روانہ ہوئے اور ضابطہ خان باعث عداوت مرہٹوں کے شاہجہان پور کو چھوڑ کر تخت
 میں جارا اور قوم مرہٹے نے شاہجہان آباد کے اطراف میں دست اندازی کرنی شروع کی
 اور بادشاہ قلعہ کے اندر داخل ہو گئے میرزا خجست خان کہ جوان مروت تھے اچھے لوگ
 جمع کر کے مرہٹوں کے خواتین جو سے اور بروقت آنے مرہٹوں کے میرزا خجست خان نے
 دہلی میں آکر شکر آراستہ کر کے مقابلہ کیا اور مرہٹوں پر غالب آئے عبداللہ خان اور
 حسام الدین خان اور بہادر علی خان سبب جزوی کے میرزا خجست خان سے شوق کیا کہ
 مرہٹے سے مل گئے اور بادشاہ کو بھی بھگا دیا اور بادشاہ ہی دروازہ کو لکڑیوں کو

شہر کے اندر لے لیا نجف خان یہ حال سن کر بہت پریشان ہوئے اور وہ رہے کہ جو بادشاہ نے مرہٹوں کو دینا کہا تھا مصلحت حسام الدین خان کے حکم کیا کہ نجف خان سے تم لے لو نجف خان تو اپنی زندگی سے برداشتہ خاطر ہو ہی رہے تھے اور چپ چاپ اپنی عویلیٰ میں بیٹھے ہوئے تھے آخر کار بہت تکرار بھی پھر مرہٹوں نے نجف خان سے ملاقات کرنی چاہی جب نجف خان اپنے رفیقوں سمیت تھیں باز مرہٹے کے لشکر میں گئے تو ٹکوجی سردار اپنے خیمہ سے باہر نکلا استقبال کر کے خیمہ میں لے گئے اور بہت اعزاز کے ساتھ پیش آئے اور میر محمد قاسم علی خان نے روہیلے اور افغانوں کے پاس جا کر اپنی زندگی بسر کرنی شروع کی مگر ایذا رسانی جو انکی عادت جلتی تھی اُس سے باز نہ آئے جب میرزا نجف خان اور مرہٹے میں ہم آشتی ہو گئی تو بحکم بادشاہ میرزا نجف خان اور مرہٹے نے ضابطہ خان پر لشکر کشی کی بادشاہ کو دو منزل پیچھے چھوڑ کر آپ آگے بڑھے ضابطہ خان کہ سکر تال میں رہتے تھے انکو گھیر لیا اور لڑائی شروع ہوئی پہلے ہی وار میں تین سردار افغانو مارے گئے اور روہیلے بھی بھاگ نکلے بعد اس وقتہ فساد کے کچھ لشکر میں نا اتفاقی پڑی میرزا نجف خان نے دہلی میں آکر اپنا اقتدار زیادہ کرنے کے لیے جو ار اگرہ کی اور اکثر جنگوں کی سندین بادشاہ سے حاصل کیں اور سورج مل جاٹ پر بھی اسی زمانہ میں فتح پائی اور حسب طلب میرزا نجف خان کئی فرمان بادشاہ نے صوبہ دار کیے مہمت کیے جب شجاع الدولہ کا انگریزی سردار دن سے غلط ملط زیادہ ہو گیا تو اسوقت یہ عہدہ بیان ٹھہرا کہ ایک دوسرے کا مددگار رہے فلاطون زمان حاکم دوران گورنر ہسٹنگ صاحب بہادر سے کہا کہ میرا ارادہ

افغانوں پر تاخت کر نیکا ہی کیا حکم ہوتا ہے اور گورنر بہادر مدوح کو کمپنی کی طرف سے
 یہ حکم نہیں تھا کہ انگریزی فوج کرم ناتھ اور صوبہ اودھ اور آلہ آباد کی حدود
 میں بغیر ورت کسی کا ملک لینے کے واسطے بھیجی جائے اگر شجاع الدولہ کے ملک پر
 کوئی چڑھ آوے تو اسکی اعانت کیجاوے الا گورنر صاحب نے بعض فائدے
 مد نظر کر کے حکم دیا اور کچھ فوج بھی مدد کو دی حافظ رحمت خان کہ بڑے عقلمند اور
 دور اندیش تھے فیض اللہ خان اور علی محمد خان روہیلہ کے بیٹوں کو جمع کر کے
 کہا کہ شجاع الدولہ نے انگریزوں کی مدد سے ہمارے ملک چھیننے کا ارادہ کیا ہے اور
 ادھر شجاع الدولہ نے دوندے خان کو یہ دم دیا کہ مجھے تمہارے ملک سے کچھ
 سروکار نہیں ہے تم کبھی انگریزی فوج سے مقابلہ کا ارادہ نہ کرنا کیونکہ انکے مقابلے کی
 تاب نہ لاؤ گے اور عہدہ برآ نہو سکو گے مفت میدان میں آبرو و برباد ہوگی جسوقت
 افغانوں سے لڑائی ہوئی تو افغان مع حافظ رحمت خان کے بھاگے اور حافظ رحمت خان
 مارے گئے فوج کے پانوں نے جبے شجاع الدولہ کی فتح ہوئی بعد فتح کے شجاع الدولہ
 حکم دیا کہ جو تابعداری اختیار کرے اسے حاضر کرو اور جو خود سری کرے اسکو
 قتل کر کے پیش کر دو آخر کار جتنے مفید تھے وہ تنگ ہو ہو کر حاضر ہوے
 بعد اس فتح کے ولایت کے کونسل والوں کی گورنر سٹنگ صاحب پر ایک
 عرصہ تک خفگی رہی صاحب مدوح نے بحسن تدبیر کچھ ایسا لکھا کہ رفع خیال
 کونسلین ہوا اور اعزاز زیادہ ہوا جب شجاع الدولہ کا اللہ ہمدین انتقال ہوا
 جنازہ کو بڑی دھوم دھام سے اٹھایا اور گللابی باغ میں دفن کرایا میرزا
 امانی آصف الدولہ بن شجاع الدولہ نے چند اندیشے دل میں رکھ کر میرزا علی خان

و سپہ سالار جنگ خان کو کہ انکے خاوند تھے بتا کہ ہمراہ جنازہ سے بلوایا اور کرنیل گلکس صاحبیلہ در اور اور انگریز ان کو بھی بلو کر کہا کہ باپ کی جگہ میری ہی کیا راے عالی ہو سبھون نے بہت تسلی دیکر کہا کہ جلدی مناسب نہیں مگر انکو بتیانی تھی گھبراہٹ سے کچھ اقرار روپیہ بچو کا کیا ان لوگوں نے بھی جانا کہ حق دار گدی کا تو یہی ہوا سوقت روپیہ ملتا ہی مفت راچہ گفت کیون چھوڑو آخر الامر باپ کی گڑی انکے سر پر باندھی اور مسند وزارت پر بیٹھے ایرج خان تو رخصت لیکر بادشاہ حضور میں حاضر ہوئے اور آصف الدولہ فیض آباد سے جانب لکھنؤ چلے گئے غرض کہ انکے عہد میں بہت خرابیاں رہیں جہاں تک انکے رفقا اور مصاحب تھے سب کہینے اور اجلان تھے حضرت شاہ عالم نے بار دیگر عظیم آباد کا قصبہ کیا اور وقت پارا ترنے کرم ناتھ ندی کے خبر آئی کہ حضرت عالمگیر اعماؤ الملک روپاہ فریب سے قتل ہوئے اور محی الدین میرزا کام بخش کے بیٹے کو تخت پر بٹھا کر لقب شاہجہان سے مشہور کیا سوقت حضرت شاہ عالم نے اپنے دولت خواہوں کی صلاح سے ۱۷۳۳ء میں موضع کھولی میں تخت سلطنت پر جلوہ گری فرمائی اور منیر الدولہ کو سفیر گردانکر احمد شاہ ابدالی کے پاس بھیجا دلیر خان افغان ہم اصالت اس خبر کے سنتے ہی اپنی فوج لیکر بادشاہ کی ملازمت میں حاضر ہوئے خادم حسین بادشاہ کی امداد کے واسطے اور نکال دینے میرن اور جعفر علی خان کے لیے چھ ہزار سوار سے نکلے اور حاجی پور کے قریب پہونچے مگر اسپیس صاحب نے تھوڑی فوج سے انکو شکست دی پھر بر دو ان سے رام نرائن بھی بہر امداد شاہی مع کارخانہ لکھاری کے نواح میں ٹھہرا میرن نے امینہ بیگم اور گھسیٹی بیگم مہابت جنگ کی

بیٹوں کو دغا سے بلوا کر دریا بُرہ درنیکا حکم دیا کہتے ہیں کہ اُس شب پھر بجلی گری
 اور وہ نیک بختین تو از خود دریا میں کود پڑیں بعد ازاں راج محل میں آنکھ لاکر دفن کیا
 میرن پر غضب آئی نازل ہونے سے پہلے بادشاہ داؤد نگر سے جواہر ہارس کی
 سیر کر رہے تھے اب کلکتہ میں کلیف صاحب کے بعد ہلہل صاحب کلکتہ
 بڑے صاحب ہوئے اور مسٹر ونسٹر صاحب گورنر ہوئے اور امیٹ صاحب
 اور کرنل کلیو سیف صاحب مع میجر کرنل صاحب اور لسنیٹن صاحب
 وبعض سرداران کے عظیم آباد کی جانب واسطے مقابلہ بادشاہ کے لئے وقت
 رزم ناب نہ لاکر مع بادشاہ فرار ہوئے الا مو شیر لاش زندگی سے مرنا بہتر جانکر
 ایک توپ پر ہو بیٹھے میجر صاحب انکی جو انردمی دیکھ کر بہت خوش ہو گئے
 انگریزوں نے بادشاہ کے پاس صلح کا پیغام بھیجا آخر دولت خواہوں کی
 مصلحت سے بادشاہ نے صلح کی میجر کرنل صاحب نے مع سرداران ^{انگریز}
 انگریزان کے موضع سچاپن میں آکر بادشاہ کی ملازمت حاصل کی قاسم علی خان
 یہ خبر سنکر یہ بھوم اور کھڑک پور سے دوا دوی کر کے آئے اور سرداران انگریزی
 وساطت سے بادشاہ کی ملازمت سے مشرف ہوئے اور ایکہزار اشرفی تذر گزرائی
 بادشاہ کی طرف سے چھ پارچہ کا خلعت اور موتی مالا اور سر تیج عنایت ہوا
 اور کلنی لگانیکا بھی حکم ہوا آنحضرت سے جھگڑے اس عرصہ میں ایسے
 ہوئے کہ اگر اکامن وعن حال لکھا جائے تو کتاب طول پکڑ جائے اسلئے مختصر
 مضمون پر اختصار کیا۔

ذکر حضرت معین الدین محمد اکبر شاه باده شاه ثمانی مع مرتع



Sultan Mohommad Akbar Second Gorgan

لقب انکا بعد وفات عرش آشیانی ہوا۔ جانتے مدفن قلب الاقطاب و رقم دہلی
 سکے۔ سکے مبارک صاحب قرآن ثانی پاشا ہی محمد اکبر بس خلیفہ خانی
 شمار اولاد۔ سلطان ابو ظفر۔ سلطان بابر۔ میرزا سلیم بہادر۔ میرزا جہان شاہ
 میرزا بلند بخت۔ میرزا جہان خسرو۔ شاہزادہ محمد جاگیر۔ حافظ شجاع شاہ۔ میرزا
 قیقاہ بہادر۔ میرزا محمد نظام شاہ۔ نواب موتی بیگم صاحبہ۔ نواب قمر النساء بیگم صاحبہ
 نواب حسینی بیگم صاحبہ۔ یہ بادشاہ کم گو بڑے عابد غریب پرور فقیر دوست ستمے روز
 پہار شنبہ وقت صبح ماہ رمضان ۱۲۲۱ھ میں شاہ جہان آباد یعنی دہلی میں تخت نشین
 ہوئے کچھ کم تبیں بس سلطنت کی عمر انکی اُناسی برس کی تھی اور تخت نشینی کے وقت
 عمر اڑتالیس برس کی تھی۔



ذکر حضرت ابو ظفر سراج الدین محمد با در شاد ثانی مع مر قع



Sultan Mohammed Bahadour Shah 2^d Gorgan

جائے دفن جزیرہ رنگون ملک برہما سکے۔ بنر زرد سکے صاحب قطری و
 سراج الدین بہادر شاہ ثانی و شمار اولاد۔ حضرت میران شاہ محمد زار
 ولیعہد بہادر۔ حضرت میرزا شاہ رخ بہادر۔ حضرت میرزا فتح الملک عرف
 سلطان مخدوم الدین بہادر۔ حضرت میرزا محمد قویش۔ حضرت میرزا عبد اللہ۔ حضرت
 میرزا محمد طہیر الدین عرف میرزا مغل صاحب۔ حضرت سہاب ہندی عرف
 میرا میدھو۔ حضرت میرزا محمد بابا النصر۔ حضرت میرزا انجم در شاہ۔ حضرت محمد فرخندہ شاہ
 حضرت میرزا سلطان کیومرث۔ حضرت میرزا محمد خضر سلطان۔ حضرت میرزا محمد
 جوان بخت بہادر۔ حضرت میرزا کوچک سلطان۔ حضرت میرزا شاہ عباس صاحب
 جنابہ کاشفہ سلطان الزمانی میگیم صاحبہ وغیرہ۔ ان بادشاہ کو علم شاعری میں کمال
 تھا اور خط عربی اور خط مغربی میں لاشانی تھے اور زیارات مزارات اولیاء اللہ سے
 رغبت بہت تھی اور عمارات کے بنوانیکانہایت شوق تھا شب جمعہ بہت ہوشتم
 ماہ جمادی الثانی ۱۲۳۵ھ بمطابق ۱۲۴۹ھ میں تخت نشین ہوئے اور
 پانچ برس آٹھ مہینے سلطنت کی اور ۱۲۴۹ھ سے ۱۲۵۶ھ تک تاریخ ۱۷ جمادی الاول
 مقام جزیرہ رنگون میں پانچ برس بھر گیارہ تاریخ ستمبر ۱۲۶۲ھ میں اس دنیا
 ناپایدار سے منہ موڑا۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

اس نقشہ میں میرے بھائی اور چچا زاد بھائی اور بھوپچی
زاد بھائیوں کے نام مع ولدیت اور مادریت کے
ذکر ہیں

حضرت - میرزا محمد داراجنت میران شاہ ولیعہد بہادر - شمار
اولاد - محمد عدوانگن بخت عرف میرزا ابو صاحب مرحوم - شاہزادہ محمد کریم شجاع
صاحب عرف میرزا ابو مرحوم - محمد عمر شیخ بہادر عرف میرزا اجبوس صاحب مرحوم
محمد رئیس بخت عرف میرزا زبیر الدین گورگان در بنگہ - میرزا احمد اختر صاحب
میرزا گوہر سلطان مرحوم - محمد سکندر بخت عرف میرزا نصیر الملک معدوم
میرزا محمد فیروز شاہ دہلی میں ہیں - میرزا ضیاء الملک دہلی میں - میرزا اعظم شاہ
دہلی میں - میرزا محمود اختر مرحوم -

شہید مبارک حضرت میران شاہ محمد دارابخت ولیعہد بہادر -
انکا انتقال غدر سے آٹھ برس پہلے ہوا -



Prince Miran Shah Mohammad Dara Bakht Gorjan
Eldest son of Mohammad Bahadoor Shah second.

شبیہ مبارک حضرت میرزا محمد شاہ رخ بہادر



Prince Muhammad Shalauddin Gorgani 2nd son of
 Muhammad Bahadur Shah Second —

حضرت میرزا محمد شاہ رخ بہادر - میرزا حقیق چاچا تھے۔ شاہ
 اولاد - میرزا محمد عبدالقادر مرحوم - میرزا منظر مرحوم - میرزا محمد سکندر شاہ - محمد جوان خیر
 مرحوم - انکو شکار افگنی سے بہت شوق تھا اور شکار شیر کی طرف طبیعت
 بہت مالوم تھی اور شکار افگنی میں قبل از غدا انتقال ہوا یعنی نو برس پہلے غدر سے
 حضرت میرزا فتح الملک بہادر عرف سلطان نحر الدین ابو سعید دوم
 شمار اولاد - میرزا محمد نصرت الملک عرف میرزا ابو بکر مرحوم - میرزا محمد نور شید عالم دہلی میں
 ہیں - میرزا محمد فرخند جمال دہلی میں -

حضرت میرزا محمد قویش - شمار اولاد - میرزا نصیر الدین - میرزا ذاکر الدین -
 حضرت میرزا محمد سعید عبداللہ - شمار اولاد - میرزا محمد سلیمان -
 حضرت میرزا محمد ظہیر الدین - عرف میرزا مغل - شمار اولاد - میرزا
 قادر الدین - میرزا مجاہد الدین عرف میرزا کلن -

حضرت میرزا محمد خضر سلطان - شمار اولاد - میرزا محمد عثمان -
 حضرت میرزا محمد بختاور شاہ - شمار اولاد - میرزا مبارک شاہ مرحوم -
 حضرت میرزا محمد می - شمار اولاد - میرزا محمد سلیمان خستہ -
 حضرت میرزا محمد جوان بخت صاحب - شمار اولاد - میرزا
 ہالیون بخت - رنگون میں -

جنابہ کاشفہ سلطان مال زمانی بیگم صاحبہ - نام اولاد - بڑے میرزا مرحوم
 میرزا بختیار مرحوم - میرزا قادر بخش - دہلی میں -
 جنابہ آغا بیگم صاحبہ - نام اولاد - میرزا محمد ضیاء الدین - میرزا نصیر الدین -

میرزا محمد زکریا الدین -

جنابہ تنہی بیگم صاحبہ - نام اولاد - میرزا محمد یعقوب - میرزا محمد قائم الملک -

جنابہ پیاری بیگم صاحبہ - نام اولاد - میرزا داؤد شاہ مرحوم -

جنابہ قمر ایشہ سلطان بیگم صاحبہ - نام اولاد - میرزا بلاتی - میرزا منور بخت
میرزا منسل -

جنابہ صالح سلطان الزمانی بیگم صاحبہ - نام اولاد - میرزا محمد امین الدین
مرحوم - میرزا غلام حسین -

جنابہ حمید النساء بیگم - نام اولاد - میرزا اکبر الدین -

جنابہ سلطانی بیگم - نام اولاد - میرزا قادر سلطان - میرزا زکریا الدین -

جنابہ رابعہ بیگم - نام اولاد - میرزا البر آہم - میرزا احمق -

جنابہ میر بیگم زمانی بیگم - نام اولاد - میرزا انتظام الدین -

جنابہ قطب الزمانی بیگم - نام اولاد - میرزا امیر شاہ - میرزا داؤد شاہ -

جنابہ دیر الزمانی بیگم - نام اولاد - میرزا مصلح الدین درنگون -

جنابہ تنہیت آرا بیگم - نام اولاد - شادان بخت - میرزا منسل -

جنابہ حسن الزمانی بیگم - نام اولاد - میرزا محمد عثمان شاہ - میرزا منسل -

جنابہ خیر النساء بیگم - نام اولاد - میرزا محمد حاجی -

جنابہ تنہی بیگم خرو - نام اولاد - میرزا محمود شاہ -

اس نقش میں ان لوگوں کا ذکر ہے جو کہ ہمارے خاندان سے باعث انقلاب و سازش اراکین
سلطنت و امرا کے تخت نشین ہوئے۔

نوکر حضرت سلطان داور بخش مع مرتب

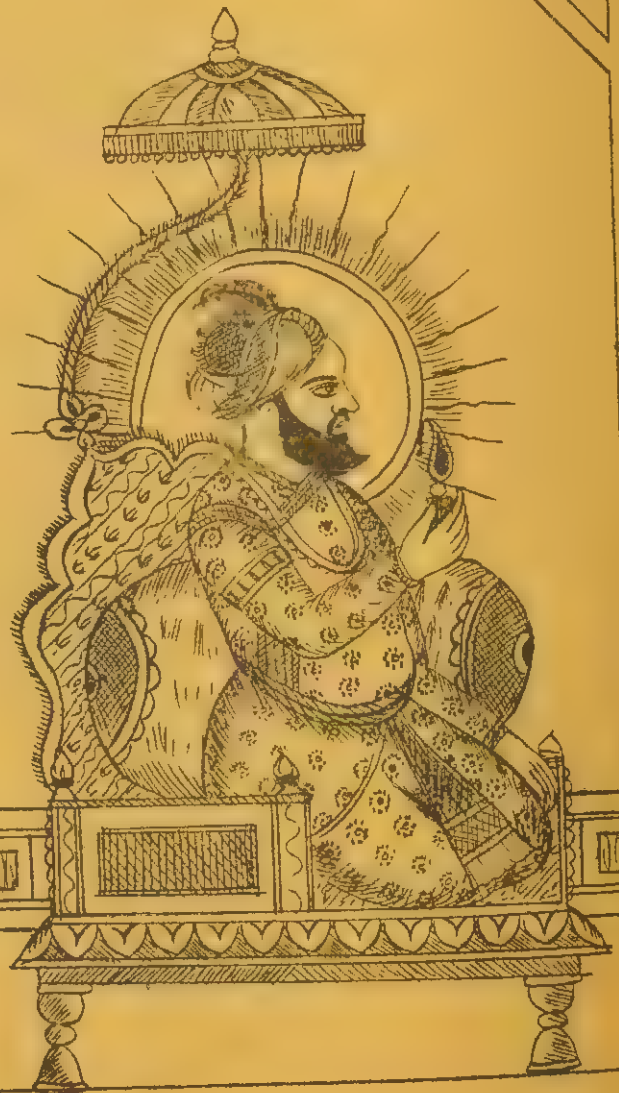


Sultan Dawar Baksh Gorgan

عرفت انکا میرزا بلاتی تھا یہ بیٹے شاہزادہ سلطان خسرو ابن حضرت جہانگیر
بادشاہ کے تھے جب حضرت جہانگیر کا انتقال ہوا تو آصف جاہ نے مصلحت وقت
جانکر انکو قید سے نکال کر تخت نشین کیا ایک برس دو مہینے تھوڑے روز تخت
نشین رہے۔



ذکر حضرت جلال الدین محمد سنخ سیر بادشاه مع رفیق



Sultan Farrukh-yar Gorgan

ابن عظیم الشان بن حضرت محمد بہادر شاہ تھوڑا سا حال انکے زمانہ کا لکھتا ہوں جب
 فرس نے ذوالفقار خان کو یہ پیغام بھیجا کہ جو دعویٰ اس سلطنت کے تھے وہ تو بھاگ گئے
 اب تم کیا چاہتے ہو اگر سلطنت کا حوصلہ ہو تو یہ امر آخر ہو اور اگر نسل عالمگیری چاہتے ہو
 تو مغز الدین نہ ہو سہم ہو سہ ذوالفقار خان ناچار ہوئے لڑائی سے ہاتھ اٹھایا اور
 دہلی کی راہ لی جب فرخ سیر اپنی آرزو کو پہنچے تو ماہ ذی الحجہ ۱۲۷۰ھ میں پندرہ
 تاریخ روز پنجشنبہ کو دربار عام کر کے سرداروں پر بہت سرفرازیان کر کے عہدے
 تقسیم کئے اور بعد الطینان کے مغز الدین ذوالفقار خان کو کہ ہر دم انکا دھڑکا تھا مار ڈالا اور تمام شہر
 میں تشہیر کرایا پھر امیرون پر جھوٹی جھوٹی تہمتیں لگا لگا کر تسکے کچھو کچھو کر مار ڈالے
 علاوہ اسکے اور بھی ظلم شروع کیے کل لوگ متفق ہوئے اور ان سے جھگڑا شروع ہوا
 اور تجویزین کرنے لگے کہ انکو قید کیا جائیے اور ایسا ہی ہوا سرداروں نے انکو بہت
 بے عزت کیا یہ بہت عیاش مزاج تھے ۶ تاریخ ماہ ذی الحجہ کو بادشاہ کی شادی راجہ
 اجیت سنگھ کی لڑکی سے بڑی دھوم دھام کے ساتھ ہوئی انکی والدہ بہت
 عقیل تھیں اور یہ کمال بے وقوف تھے مدت سلطنت انکی چھ برس تین مہینے
 تھوڑے روز۔

ذکر حضرت شمس الدین ابوالبرکات رفیع الدرجات مع مرثع



Sultan Rafiuddargat Gorgan

بعد فرخ سیر کی گرفتاری کے تو تاریخ ربیع الاول ۱۰۳۵ھ میں فرسج الدربجائی نے
 فرسج القدر کے چھوٹے بیٹے اور بہادر شاہ کے پوتے کو قید سے نکال کر جھکڑے فساد
 و بے کے لیے جو کپڑے وہ پہنے ہوئے تھے اسی ہمیت سے فقط ایک مالاس مراد
 گلہ میں ڈاکر تخت پر بٹھایا اور نقارہ بادشاہی پر چوب پڑنے لگی اور قطب الملک و
 حسین علی خان و دونوں بھائی ملکر نہایت کوشش کرنے لگے لیکن عارضہ سل کا تھا کہ سیویں تاریخ
 رجب المرجب ہفتہ کے دن مر گئے۔



ذکر حضرت رفیع الدوله ابن رفیع القدر خلف چهارم محمد معظم بهادر شاه مع مرقد



Sultan Rafiuddin Ghazan

بعد انتقال فرسید الدرجات کے قطب الملک اور حسین علی خان جھٹ پٹ انکو
تخت پر بٹھا کر آپ کا روزارت میں مشغول ہوئے اور آخر شوال یا ذیقعدہ کی اول
تاریخوں میں انتقال ہوا۔



نوکر الباقی فتح ناصر الدین محمد شاه مع مرقد



Sultan Muhammad Shah Gorgan

قطب الملک اور امیر اترانہ نجم الدین علی خان اور محمد امین علی خان اور سید خان
جس کا نام محمد گول لائی اللہ محمد شاہ اور محمد شاہ کے قید خانہ میں بھیجا اس وقت انکی
عمر اسیٹھ برس کی تھی پندرہویں تا سبچ ماہ ولقبعہ ۱۰۰۰ھ میں تخت پر بٹھایا اور
قطب الملک حسن علی خان انتظام ملکی و مالی کرنے لگے انکی مان بہت صاحب
شعور تھیں ان دونوں وزیراکی بہت خاطر کرتی تھیں بہت خان بادشاہ کی اتالیقی کو
مقرر ہوئے اور رتن چند قطب الملک کی طرف سے کام وزارت کا کرنے لگے اور
بادشاہ بھی ساتھ ہوشیاری کے کارروائی کرتے تھے یعنی کوئی کام بغیر صلاح ان
دونوں بھائیوں کے نہ کرتے تھے بعد تھوڑے زمانہ کے بادشاہ اور امین فساد
ہونے شروع ہوئے اور جو کہ بارہہ کے سیدوں سے نظام الملک اور حسین علی خان
بعض معاملوں میں نامنا گشت ہوئے لگی تھی اور سیدوں کی طرف سے بادشاہ کا
دل پھر گیا تھا نظام الملک یہ حال کھچ کر دکھن کی جانب چلے اور اکثر قلعوں کو بھی
داخل میں لائے اور چند صوبوں کو بھی قبضہ میں کیا آخر صلاح کاروں نے یہ صلاح
ٹھہرائی کہ قطب الملک تو بادشاہی مناسب مقرر ہو کر شاہجہان آباد میں رہیں اور
حسن علی خان مع بادشاہ کے واسطے تادیب فساد نظام الملک کے مع خیال کے
فوج و توپخانہ سے لشکر کشی کریں آخر الامر لوازمہ جنگ سمیت اکبر آباد سے کوچ کر
روانہ دکن کو ہوئے بادشاہ نے اعتماد الدولہ محمد امین خان کو اصل اٹافہ اور مفت
ہزار سے آٹھ ہزار سوار دو اسہ ایک اسہ مقرر کر کے ایک کروڑ پانچ لاکھ روپے
انعام دیے اور خدمت وزارت سے سرفراز کیا اور بخشی گری کی خدمت مصالحو
خان دوران خان بہادر منصور جنگ کو مرحمت ہو کر منصب آٹھ ہزاری ذات مع

خطاب میرالامرا کے سرفراز کیا اور قمر الدین خان محمد امین کے بیٹے کو داروغہ غم خان کا
 دوسرے بھائی کیا اور حیدر علی خان سات ہزار کی منصب پاکر مخاطب بہ ناصر جنگ ہو
 اور سعادت خان کو بہادری کا خطاب حاصل ہوا مع تقارہ کے اسی طرح نصر خان اور
 دولت خواہان سلطان کو جو کہ نئے پرانے کو کرتے تھے ہر ایک کی حیثیت کے لائق خدمات
 مرحمت ہوئیں جب اس عنایات بادشاہی کی خبریں مشہور ہوئیں اور رتن چند نے
 عرضی خیفہ عبداللہ خان کو بھیجی کہ میرالامرا نظام الملک مارے گئے عبداللہ خان اٹھ
 پھر کے مگر بادشاہ سے مقابلہ کرنا مناسب نہ جانا تجویز کی کہ اورنگ زیب کی اولاد سے
 ایک شاہزادہ کو ہمراہ لیکر بادشاہ سے مقابلہ کیا جائے چنانچہ شجاعت خان اور میر
 تقی خان کو نجم الدین علی خان صوبہ کے پاس بھیجا مع اپنے خط کے کہ مجرد پڑھنے خط کے
 شاہزادہ ظہیر الدین سلطان بہ اسیم کو روانہ کرو۔ بعد اس سلطنت اٹھائیس برس
 تین مہینے چودہ روز۔



نور حضرت ابوالفتح شاهزاده فخرالدین محمد سلطان ابراهیم مع مرتع



Sultan Ibrahim Gorgan

۳۲ھ میں شاہزادہ ابراہیم بن رفیع القدر خلف حضرت محمد بہادر شاہ کو تخت پر
 بٹھایا اور عبدالقد خان دربار میں حاضر ہو کر بادشاہی خدمتیں تقسیم کر کے سدراروں کو
 اپنے موافق کیا اور تاریخ ۱۱، ۱۲ ماہ ذی الحجہ کو قطب الملک شاہزادہ سلطان
 ابراہیم کو ساتھ لیکر بادشاہوں کی طرح بڑی دھوم سے شہر سے باہر نکل کر
 عید گاہ پر خیمہ زن ہوئے اور بارہویں محرم ۳۳ھ کو موضع شاہ پور کے متصل
 دونوں طرف کے لشکر آراستہ ہوئے اور مقابلہ شروع ہوا طرفین کے جو افراد
 سپاہیں نے بہادران و کھانا مین وقت ہنگامہ عظیم کے قطب الملک اپنے ہاتھی سے
 کو در دست قبضہ ہوئے جب سیف الدین علی خان وغیرہ سدراروں نے قطب الملک کا
 ہاتھی خالی دیکھا گمان کیا کہ قطب الملک شاید مارے گئے فوج کے پٹوؤں کھڑ گئے
 قطب الملک حیران ہو کر ہر سو تکتے لگے اور قبل اس معاملے کے قطب الملک ایک
 تیریشانی پر اور ایک خیم تلوار کا ہاتھ پر کھا چکے تھے حیدر علی خان قطب الملک
 اور خیم الدین خان کو جھٹ پٹ گرفتار کر کے بادشاہ یعنی محمد شاہ کے حضور میں لائے
 چونکہ محمد شاہ بہت رحم دل تھے عنایت کی نظر سے انکی طرف دیکھا اور حیدر علی خان
 سپرد کر کے فتح کے شادیانے بجنے کا حکم دیا اور شاہزادہ ابراہیم کو قیہ کیا
 بانیسویں تاریخ ۱۳ھ منگل کے دن اجیری دروازے سے محمد شاہ بڑے تحمل
 قلعہ شاہجہان آباد میں داخل ہوئے باقی تذکرات اور ایسے انکے وقت کے ہیں کہ وہ
 من مین اس میں تحریر نہیں ہو سکتے کہ مد نظر اختصار شاہزادہ مذکور نے کل پندرہ
 روز سلطنت کی۔

باعث عیاشی اور غفلت اور محبت اجلانان سے اقبال تیموریہ کا انکے عہد میں ختم ہوا۔

ذکر حضرت مجاهد الدین ابوالنصر احمد شاه بادر شاه مع مرقد



Sultan Akhund Shah Goorgan

جاوید خان اور اسحق خان نے بعد انتقال محمد شاہ کے انکے بیٹے احمد شاہ کو بصلح
 صفدر جنگ ماہ جمادی الاولیٰ کی پہلی تاریخ ۱۱۷۱ھ کو نیک ساعت میں تخت پر
 سالہ مار بے میں بٹھایا اور کل امرائے نذیرین گزرائین اور بادشاہ قلعہ شاہجہان آباد
 میں داخل ہوئے اور صفدر جنگ کو وزارت ملی بعد انتقال صفدر جنگ کے صاحب
 نے فکر ہوئے بادشاہ نے جلۃ الملک کو مدار المہام اور وزیر الملک اور برہان الملک
 اور ابو المنصور خان بہادر کو مختلف عہدے بخش کر صفدر جنگ کو سپہ سالاری کا خطاب دیا۔

ذکر حضرت محی الشیبه میرزا کام بخش مرث شاهجهان ثانی مع رفیع



Sultan Shahjehan II Gorgan

جب عماد الملک روسیہ نے حضرت عالمگیر ثانی کو قتل کیا تو اسی روز انکو تخت پر بٹھایا
تھایہ صاحب سلطان اورنگ بہادر کے پوتوں میں سے تھے کُل آٹھ عینہ تخت
نشین رہے بعد میں قید ہوئے۔



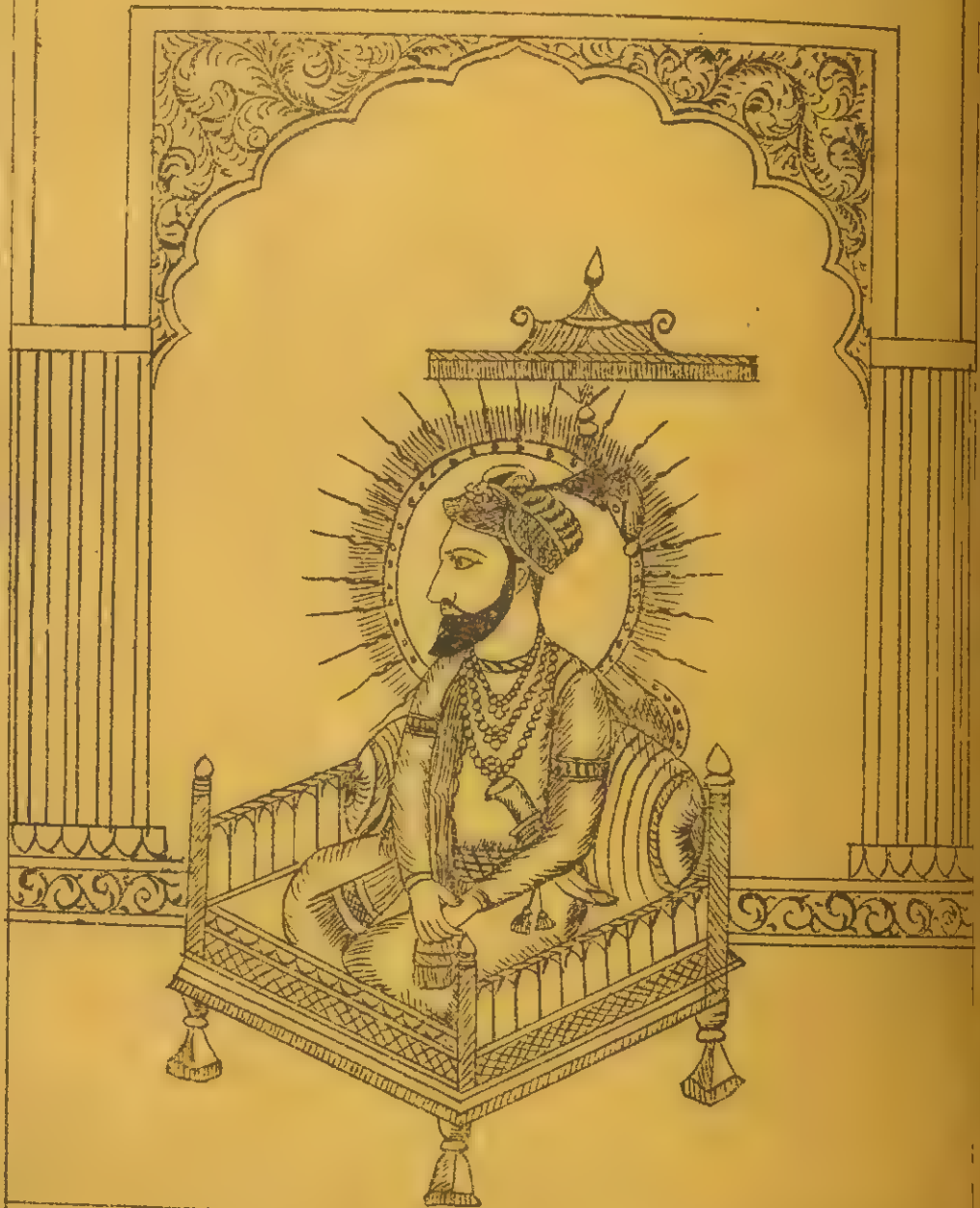
ذکر حضرت شاہزادہ میرزا محمد جوان بخت بہادر ابن حضرت شاہ عالم مع مرتع



شاہ عالم ابن کو شجاع الدولہ تخت پر بیجا کر خود وزیر مقرر ہوئے انکی اولاد کے گوگناہ میں جوہن

Prince Jawan Bakht Gorgan

ذکر حضرت بیدار شاہ بادشاہ مع مرتفع



از کمال سبب عدم دستیابی تاریخات کے کما فی قلمی نو سکا

Sultan Baidar Shah Gorgan

ذکر نادر شاہ ایرانی



اشدہ کی آٹھویں تاریخ ماہ ذی الحجہ کو بعد جنگ جہال کے نادر شاہ اور محمد شاہ قلعہ دہلی
میں داخل ہوئے اور ماہ صفر المظفر کی ساتویں تاریخ شب الہ مرین براہ کابل ایران کو

Sultan Nader Shah

فکر احمد شاہ درانی کا جلی مع مرتب



یہ ہندوستان میں سات مرتبہ آئے اول مرتبہ کے سنہ معلوم نہیں دوسری دفعہ ۱۱۵۱ھ
۱۱۵۲ھ چوتھی مرتبہ ۱۱۵۳ھ پنجم مرتبہ ۱۱۵۴ھ چھٹی مرتبہ ۱۱۵۵ھ ساتویں مرتبہ ۱۱۵۶ھ آئے تھے

Ahmad Shah Durrani

اس نقشہ میں شانان انگلستان کی کیفیت مختصر کر کے لکھا ہوں

William First Norman King

سلطان ولیم بہادر اول - خاندان نارمن بتسلیمین ملک انگلستان پر
حکمہ کر کے قبضہ کیا اور اپنے نارمنی خاندان کے لوگوں کو اس شرط پر جاگیرین عطا
فرمائیں کہ وقت پر ہر دکرین اور حضرت محمد اکبر شاہ کی طرح انگلستان کی پناہ
کراتی اور زمینداروں کی کھل کیفیت معاش اور ہر ایک کی مالگزاری کی تعداد اپنے
رجسٹر میں مندرج کی یہ بادشاہ بڑے بہادر اور اہل العزم تھے مگر سیلاب درمی کے
سنگدل اور پر غضب ہوتے تھے لیکر ۱۰۶۶ء تک حکمرانی کی۔

William II

سلطان ولیم بہادر ثانی انکا شوکار کا بڑا شوق تھا چنانچہ ایک جنگل بھی وہاں شوکار کے آ رہے
کیا تھا اور اسکا نام بنو فارسٹ رکھا تھا آخر کار جب جام عمر انکا لبر نہ ہو تو شوکار گاہ میں
انتقال کیا خستہ اع سے لیکر ۱۰۸۷ء تک حکمرانی کی۔

Henry I

سلطان ہنری بہادر درسیہ بحر عالم و فہل تھے اور عایا کو انھوں نے بہت اختیار و دولت عطا کی تھی
اور ایجا و نکس کا بھی بھیک عہد دولت میں ہو تا تھا لیکر ۱۱۰۱ء تک حکمرانی کی۔

Stephen

سلطان اسٹیفن بہادر سلطان ہنری کے مرنے کے بعد بیٹے بیلیڈ اور بھانجے
اسٹیفن سے باہم تخت کے لیے سخت لڑائی ہوئی اس میں باہم سے ملک میں بہت خون
پہل چل رہی آخر کار دونوں میں صلح ہوئی ۱۱۵۴ء سے لیکر ۱۱۵۵ء تک حکمرانی کی۔

House of Plantagenet Henry II

سلطان ہنری بہادر شامی۔ نامہ ان پلینٹجینٹ۔ یہ بیٹے ٹیلڈا کے تھے
انکو اپنی والدہ اور زوجہ کے حق میں سے کئی ملک ہاتھ لگے انھوں نے پادریوں کی
حکومت کم کرنے کے لیے آئین مقام کلازیدن جاری کیے کیونکہ انکے وقت میں
ٹامس سکیٹ ایک بڑے ذی اختیار پادری تھے ان میں اور پادری صاحب میں
پہلے بہت ملاپ تھا بعدہ دونوں میں بگاڑ پڑا تھے کہ سلطان نے پادری صاحب کو
مرواڈا لایا تھا اس سے لیکر وہ اس ملک حکم رانی کی اسوجہ سے انکا لقب پلینٹجینٹ ہوا کہ
انکے باپ ایک قسم کے درخت کا پتہ اپنی ٹوپلی میں رکھتے تھے۔

Richard Lion-hearted

سلطان ریچرڈ بہادر عرف شیردل۔ یہ بیت المقدس کے مسلمانوں سے کئی بار
لڑے کبھی فتح پائی اور کبھی شکست کھائی دلیر اور جنگ آزمائے تھا اس سے لیکر
۹۹ء تک حکم رانی کی۔

John

سلطان جان بہادر۔ انکے وقت میں جو ملک فرانس کے انگلستان میں
شامل تھے ہاتھ سے جاتے رہے اور شہر روم کے بڑے پادری مقام سٹیفنلین
میں درباب جنگ بڑی تقریر کی علاوہ اسکے اپنے امراء اور روسا کے ساتھ ایسا
ظلم کرنا شروع کیا کہ آخر کار ارکان دولت تنگ آکر آمادہ جنگ ہوئے اور سلطان
ایسٹ اپنے ارادہ کی سند جو گناہ کر کے مشہور ہی بادشاہ سے لکھوائی اسی سند کی
رو سے انگریزی رعیت کی آزادی کی بنیاد بنوڑی انکو مورخوں نے کم حوصلہ

جبرکہ کر کے لکھا ہوا اور نیز انھیں کی نسبت عیاش اور دغا باز بھی لقب کرتے ہیں ان کے
 ہم عصر سلطان قطب الدین التمش دہلی میں بادشاہ تھے ۱۱۹۹ء سے لیکر ۱۲۱۰ء تک
 حکمرانی کی۔

Henry II

دوم سلطان ہنری بہادر۔ جسوقت یہ تخت نشین ہوئے سن شریف انکا
 نو برس کا تھا اور انھیں کے زمانہ میں ایک ضلع سے ایک امیر نام سامنڈی
 مانڈ فرد کی کوشش سے دو وکیل واسطے بنائے آئین اور انکی آزادی اور خطے
 لیے شہر لندن میں بھیجے گئے اور اسی جاسے پہلے پہل ہوسٹ ف کامن کی بنیاد ہوئی
 اور ان بادشاہ نے مین بارگنا کا ٹاکا کی سند کو تصدیق کیا اور شہر کو فرس ڈا اور
 شہر کیمبرج میں مدرسہ عالیہ کے بننے کا حکم دیا ۱۱۸۲ء سے لیکر ۱۲۰۰ء تک حکمرانی کی۔

Edward I

سلطان اڈورڈ بہادر اول انھوں نے ۱۲۰۰ء میں ملک ویس پر چڑھائی کی
 اور رومان کے بادشاہ کو شکست دی اور ملک کو اپنے قبضہ میں لائے اور رومان کے
 لوگوں کو راضی رکھنے کے لیے اپنے بیٹے شاہزادہ کو ویس کا لقب دیا بعد ازاں
 اسی نام سے ہر ایک انگلستان کے بادشاہ کے بڑے بیٹے کا لقب شاہزادہ ویس
 ہوتا آیا ۱۲۰۰ء میں سلطان جان سلیل اور سلطان ابرٹ پروس کے درمیان
 دربار اسکاٹ لینڈ کے تخت لینے کے تکرار ہوئی ان دونوں میں اڈورڈ کو اس بارہ میں
 ثالث بائیں قضا کیا اور انھوں نے بجانب بلیس کے فتویٰ دیا اور ۱۲۰۰ء میں بلیس نے
 اپنے پیغمبر اڈورڈ کو تاجدار ہونا پسند کیا اور اس پر چڑھائی کی اور ۱۲۰۰ء

بمقام دبسار لڑائی ہوئی اور شکست کید اسکات لینڈ کو نچے قبضہ میں کر لیا چونکہ اڈورڈ
اسکاٹ لینڈ کے لوگوں پر بہت سے ایسے ٹکڑے جاری کیے کہ وہ لوگ اپنے بادشاہوں کو
دینے نہیں آئے تھے اسوجہ سے وہ لوگ بادشاہ سے بگڑ گئے اور آماؤ و جنگ ہوئے
اور برتھریٹ و ولیم اس کے فوج جمع کر کے اڈورڈ پر حملہ کیا مگر اس عرصہ میں سلطان
اڈورڈ نے قضا کی یہ بادشاہ سے بہادر اور نہایت مزاج تھے ۱۲۱۵ء سے لیکر ۱۲۱۷ء
تک حکمرانی کی۔

Edward II

سلطان اڈورڈ بہادر دوم تخت نشین ہوئے ہی اپنے باپ کی لڑائی کی طاری کی
تکبیل اور ملک اسکات لینڈ پر تاخت کی لیکن بمقام بانک پرنس ۱۲۱۷ء میں
اسکاٹ لینڈ والوں سے شکست کھائی ان بادشاہ کے دو بیٹے بہت منہ پڑھے تھے
لیاقت سے بے بہرہ تھے ایک کا نام پی لیر گوسٹن دوسرے کا نام ڈی الیس پیر تھان
دونوں نے انگلینڈ کے امرا کو اپنے عادات سے اتنا بیزار کیا کہ آخر دو ہوئے انھوں نے
ایک اپنے سرکش سیرٹاس ارل آف لنکسٹر کو شکست دی مگر ۱۲۱۷ء میں
انکی بیگم ایزبیل نے ملک فرانس میں ایک مفلوک امیر انگریزی سے جس کا نام
راجا پیر تھا محبت پیدا کر کے اور انکی مدد سے ایک فوج انگلستان میں لا کر اپنے
شوہر اڈورڈ کو قید کیا اور قلعہ برکلی میں ڈال دیا ۱۲۱۷ء سے لیکر ۱۲۱۸ء تک حکمرانی کی۔

Edward III

سلطان اڈورڈ بہادر سوم۔ یہ اڈورڈ ثانی کے بیٹے تھے باعث ناہنیت اڈورڈ کے
ماں پیر اور شہزادی ایزبیل نے ملکر خوب سلطنت کی جب اڈورڈ پرنس شور کو پہونچے تو

مارٹیر کو پہلے قید کیا بعد چنانچہ سی اور اپنی والدہ اپنے بیلا کو محل میں نظر بند کیا جسوقت
چارلس چہارم فرانس کے بادشاہ کا انتقال ہوا اسوقت انھوں نے اپنی ماں کی
جانب سے فرانس کے تخت کا دعویٰ کیا مگر فرانس والوں نے انکے دعوے کو سوجھ
باطل کیا کہ وہ ان آئین سالک لاکھ رو سے عورت تخت نشین ہونے کی مجاز نہیں
تھی یعنی نو اسی کو تخت کی حقیقت نہیں پہنچتی مگر جبکہ ۱۳۴۴ء میں ملک فرانس کے
بادشاہ فلپ نے فرانس کے صوبہ پر بمقام ایکویٹیٹن جو کہ انکو اپنی والدہ کی طرف
ماتہ لگا تھا چڑھائی کی اور اسکاٹ لینڈ والوں کو انگریزوں سے لڑنے پر آمادہ کیا
اور ڈونے فرانس پر چڑھائی کر کے ۱۳۴۶ء میں میدان کرسی میں فرانسیسیوں کو
پوری شکست دی اس لڑائی میں انکے بیٹے بلیک پرنس یعنی شاہزادہ سیاہ جام
بڑی بڑی بہادریاں کھلائیں اور ۱۳۴۶ء میں کیک کا شہر ان بادشاہ کے ہاتھ آتا ہے ۱۳۴۶ء میں
پوپتیس کے مقام میں شاہزادہ بلیک پرنس نے فرانسیسیوں کو شکست دی کہ انکو پھر تباہی
نہوئی اور جان بادشاہ جو فرانس کے تھے وہ بھی قید ہوئے اس صورت میں فرانس
الگستان کے درمیان صلح ہوئی اور ۱۳۴۶ء میں انگریزوں نے اسکاٹ لینڈ والوں پر
اور بادشاہ جون نے الگستان پر چڑھائی کی اس لڑائی میں فرانس کے بادشاہ
شکار کو گئے ہوئے تھے اسوجہ سے مینوس کر اس کے مقام میں اسکاٹ لینڈ والوں
کو انگریزوں نے اچھی شکست دی اور بادشاہ کی بیگم صاحبہ فلیپانے اسکاٹ لینڈ کے
بادشاہ ڈیوڈ بروس کو قید کر لیا اور چارلس چہارم اور فلپ ششم اور جون اور
چارلس پنجم یکے با دیگرے فرانس کے تخت پر رونق افروز رہے ہمعصر انکے سلطان
محمد تغلق اور فیروز تغلق ہندوستان میں تھے ۱۳۴۶ء سے لیکر ۱۳۵۰ء تک حکمرانی کی۔

Richard II

سلطان ریکرڈ وہا اور ثانی۔ یہ بادشاہ بلیک پرنس کے بیٹے تھے انکے عہد دولت میں وائٹ ٹیلر نامے نے بلو کیا مگر بادشاہی سپاہیوں نے اُس بلوہ کو دبا دیا ایک امیر نہری لن کسٹر جو کہ جان آف گارنٹ کے بیٹے تھے اپنے باپ کے مرنے کے بعد فوج لیکر انگلینڈ میں اتر آئے چونکہ سلطان ریکرڈ کی سلطنت سے رعایا ناخوش تھی اس سبب سے پارلیمنٹ نے بادشاہ کو تخت سے اوتار کر نہری کو بادشاہ کیا تاکہ لیکر تخت پر حکمرانی کی۔

House of Lancaster

خاندان سلطان لین کسٹر اگرچہ انکو برصا مندی پارلیمنٹ تخت نصیب ہوا مگر فساد انکے عہد میں اکثر ہوا تھا لہذا لیکر تخت پر حکمرانی کی۔

Henry V

سلطان ہنری بہادر پنجم۔ انھوں نے پھر فرانسیسیوں سے جنگ شروع کی اور ملک فرانس کی حالت بہت اتر چکی تھی لہذا انھوں نے ارجن کوٹ کے مقام میں فرانسیسیوں کو ایسی شکست دی کہ انکا زور و حکومت بالکل جاتا رہا ان بادشاہ میں بہت خوبیاں تھیں جیسے کہ زیرک تھے ویسے ہی جنگ آزمائے اور بہادر علاوہ اسکے جسم و خوش اخلاق و صاحب الفت لہذا لیکر تخت پر حکمرانی کی۔

Henry VI

سلطان ہنری بہادر ششم۔ وقت تخت نشینی کے انکی عمر صرف نو مہینے کی تھی امیر جان ڈیوک آف بڈفرڈ سلطنت کے ولیعہد ہوئے اور اسی ایام میں

بادشاہ ایک فرانس چارلس ششم نے قضا کی اور ان کے بیٹے چارلس ششم نے اپنے
باپ کی سلطنت پہلو عہد کی کیا بایں جو لڑائی شروع ہوئی اور جاری آفت ار کرنے پائے
مستاری نس جو کہ ایک وہابی کے لڑکے تھے اسٹون نے اس لڑائی میں ہی مری
ویسیرین بکھلائیں یہاں تک کہ ۱۴۱۵ء میں بالکل نگرینہ و ل کو فرانس سے نکال دیا اس
لڑائی کے بعد انگریز دن میں اور فرانس میں پھر کوئی لڑائی نہیں ہوئی اور بہت سی
لڑائیاں اس عہد میں ہوئیں کہ خلاصہ اسکا کہتے ہیں مارچ انگریز یہ سے بخوبی منکشف ہو
ہیان پر سبب تطویل کتاب اختصار و نظر ہوئے ہیں لیکر اس عہد تک حکمرانی کی

۱۴۱۵ء تک

سلطان اڈورڈ پہا در چہارم خاندان یکسٹ ان کے عہد میں پہلی لڑائی
بمقام ٹوٹن ۱۳۸۱ء میں ہوئی اور مقام ہیلے مور کی لڑائیاں ۱۳۸۱ء میں شروع
ہوئیں اور مقام بارنٹ کی لڑائی ۱۳۸۱ء میں فتح ہوئی مگر مقام باسورٹ کی لڑائی
میں جو کہ ۱۳۸۵ء میں ہوئی تھی اس میں بن کشر والون نے فتح پائی ۱۳۸۵ء سے لیکر
۱۳۸۵ء تک حکمرانی کی۔

Richard III

سلطان ریچرڈ پہا در سوم یہ اڈورڈ چہارم کے بیٹے تھے پہولون کی لڑائی میں
مارے گئے نتیجہ اسکا یہ ہوا کہ پہولون کی لڑائی میں انگریزی امر بہت بہت گئے تھے
اور امر کا زور و لوگوں پر کم ہو گیا تھا اور رعیت کی آزادی بخوبی قائم ہو گئی تھی
۱۳۸۵ء سے لیکر ۱۳۸۵ء تک حکمرانی کی۔

Henry VIII Tudor family

سلطان ہنری بہادر ہفتم خانہ اٹلیوڈور۔ اس خانہ اٹلیوڈور کے دورہ میں انگلستان میں ایک نیا عیسائی مذہب قائم ہوا اور علم و ہنر و تجارت کی بھی ترقی ہوئی چونکہ یہ حق دار سلطنت کے نہ تھے باعث دو راندیشی انھوں نے اپنی شادی شہزادی الزبتھ یا پلرہ سے کی کہ وہ سلطان اڈورڈ چارم کی صاحبزادی تھیں اس طور سفید و لعل گلاب کے جو دو فرقہ تھے انکے عہد میں ایک ہو گئے اور ایک شخص لمیم برٹ یا پلرہ ۱۵۰۱ء اور دوسرے صاحب مسمیٰ پرکن وار یکٹ ۱۵۰۱ء میں کر سے اپنے کو یارک خانہ اٹلیوڈور دیکر تخت کا دعوے کیا اور منسوبہ انگل پورا ہوا اور صاحب اختیار ہوئے اور ۱۵۰۲ء میں گلبرس نے اور ۱۵۰۹ء میں کمیٹ نے یکے با دیگرے ملک امریکہ کا تپہ لگایا جسکو نئی دنیا کہتے ہیں اور یہ بھی ایک شہور بات ہو کہ سلطان ہنری ہفتم نے اپنی صاحبزادی ماڈرٹ یا مسماۃ مارگرٹ صاحبہ کی شادی ملک اسکاٹ لینڈ کے بادشاہ جمس چارم کے ساتھ ۱۵۰۳ء میں ٹھہرائی اسی وجہ سے ملکہ الزبتھ کی وفات کے بعد جمس چارم کو ۱۵۰۳ء میں جمس اول جو کہ اسکاٹ لینڈ کے ششم بادشاہ تھے انگلینڈ کے حق دار ہوئے بیان اس نام سے اول بادشاہ ہی شمار کیے گئے ۱۵۰۹ء سے لیکر ۱۵۴۷ء تک حکمرانی کی۔

Henry VIII

سلطان ہنری بہادر ہفتم۔ ان بادشاہ کے عہد میں بھی فریسیڈیون سے کئی بار جنگ ہوئی ۱۵۱۳ء میں ملک اسکاٹ لینڈ کے بادشاہ جمس چارم کو فلادول کے میدان میں کامل شکست دی ان حضرت کے چھ محل تھے محل اول جنابہ کھنڈر بیگم

جو کہ بڑے بھائی آتھر مرحوم کی زوجہ تھیں محل دوم جناب تھوٹن بگیم صاحبہ محل سوم جناب تھوٹن سیم بگیم صاحبہ محل چارم جنابین ستر کلیر بگیم صاحبہ محل پنجم جنابہ کھترن ماڈرڈ بگیم صاحبہ محل ششم جنابہ کھترن پارک صاحبہ ان میں سے محلات اول اور چارم کو طلاق دی اور دوسرے اور پانچویں محل کو قتل کیا اور تیسرے محل نے وقت تولد طفل کے انتقال کیا انکے عہد دولت میں پراسٹنٹ یعنی عیسائی کا ایک مذہب جدید قائم ہوا اور اس مذہب کے سرگروہ خود بادشاہ تھے اسوقت سے آج تک انگلستان میں اکثر لوگوں کا یہی مذہب ہے یہ سلطان اگرچہ جولانی طبیعت سے بہادر اور دوسرا ندیش اور سخی تھے لیکن مغرور و دوسرے منجملہ وضع دی و ظالم و عیاش تھے مہر انکے سلطان ابہاہیم لودی اور سلطان باہر اور سلطان ہمایون و شیر شاہ ہندوستان میں تھے ۱۵۵۶ء تک حکمرانی کی۔

Edward VI

سلطان اڈورڈ و بہادر ششم۔ یہ نہری شہنشاہ کے اکلوتے بیٹے تھے باعزت نابالغی امیر سامرٹ اور بعد انکے امیر نارتھم لینڈ محافظ ملک ہوا انکے دور میں نے ہندوستان میں بڑی ترقی ہوئی ۱۵۵۳ء سے ۱۵۵۴ء تک حکمرانی کی۔

Mary

جنابہ ملکہ مری صاحبہ اول۔ انکا مقام خاص انگلستان تھا انھوں نے اپنی شادی شہزادہ فلپسپانی سے جو شہنشاہ ملک جرمن کے لڑکے تھے کی اور پراسٹنٹ کے جدید مذہب والوں کو بہت ستایا اور انکے بڑے عالمین اور اماموں کو یعنی۔ لیٹمر۔ و کرامر۔ و ہوپر۔ و رڈلی کو جو مشہور تھے شلہنیرم چاکے آگ میں جلادیا اور انھیں کے

وقت میں قلعہ کا شہر جو کہ ملک فرانس میں باقی رہ گیا تھا ساتھ سے ہمارا اور ہمیں
ان کے حضرت ہمایوں بادشاہ اور حضرت جلال الدین محمد اکبر شاہ ہندوستان میں
تحت نشین تھے ۱۵۵۵ء سے لیکر ۱۵۵۶ء تک حکمرانی کی۔

James Abbott

جنابہ ملکہ الزبتھ صاحبہ۔ ان ملک صاحبہ کا زمانہ انگلستان کے لیے کئی دہائیوں
میں رہا اور ملک کو بھی رونق دہائی انھوں نے اپنی بچپن سے زراعت میں اسکاٹ لینڈ
شہزادی مری کو قتل کا حکم دیا اور جو کہ اسپین والوں نے ایک لشکر انگلستان
کی فتح کے لیے بھیجا تھا اسکو انگریزوں کی جہاز سے فوج نے پوری شکست دی
۱۵۵۸ء میں درمیان انگلستان کے بڑے بڑے جہاز سے مشہور ہوئے یعنی
ہاورڈ۔ وڈرک۔ ہاکنسل۔ ورسو۔ الیٹر۔ پلے۔ یہ لوگ انگریزوں کے نئے رشتہ دار
اور ملک امریکیہ میں بمقام ورنہ انھوں نے حکومت اختیار کی تھی اور علاوہ ان کے
مشہور جہاز سے یہ لوگ بھی ہوئے یعنی۔ امیر۔ سڈ۔ و امیر۔ آئی۔ سکس۔ و فلیپ
سڈلی۔ و سکس۔ پیر۔ و اس۔ ہینس۔ اور سب لوگ اپنے وقت کے مشہور شاعر
اور انھیں ملکہ صاحبہ کے وقت میں تاجران انگلستان میں سے چند صاحبوں نے واقعہ
تہذیب شرفی ملکوں میں واسطے تجارت کے اسٹینڈانڈ یا قائم کیے جنھوں نے
انٹر الامر ہندوستان پر حکومت جمالی ۱۵۵۵ء سے لیکر ۱۵۵۶ء تک حکمرانی کی۔

James first of Stuart family

سلطان جیمس پہلا اور اول خاندان اسٹورٹ۔ اس نام کے ملک سکاتلینڈ
میں بادشاہ کنڈرے۔ ان ملک انگلستان میں اس نام سے پہلے بادشاہ

انکے تخت نشین ہونے سے انگلستان اور اسکاٹ لینڈ دونوں ملکوں کی بادشاہت ایک ہو گئی اور اسکی تکمیل بادشاہزادی اپلن کے عہد میں سن ۱۷۰۷ء میں ہوئی تھی اس زمانہ میں صورت انگلستان کی یہ رہی کہ شاہان طالب حکومت اور پارلیمنٹ یعنی لوگوں کی مجلس وکلائے بادشاہوں کے ارادوں کو باز رکھ کر عایا کی خود مختاری کی کوشش اور ترقی کی اور انھیں کے وقت میں روسن کیتلک کے مذہب والوں نے بہت کوششیں کیں کہ کسی طرح پارلیمنٹ کے مکان بذریعہ سرنگ بارود بھر کر اوڑا دیے جا دیں اور اسی زمانہ میں انگریزوں نے بہت دیر پا سفر کیے اور بہت سی نئی جگہیں ملک امریکہ کے ضلع میں حاصل کیں اور بہت سے مقام آباد کیے انکے ہم عصر حضرت سلطان نور الدین محمد جہانگیر بادشاہ دہلی کے تخت پر رونق افروز تھے سن ۱۶۰۲ء تک حکمرانی کی۔

Charles first

سلطان چارلس بہادر اول - یہ اپنے والد جیمس اول کے مانند خود اسے تھے بائیں وجہ پارلیمنٹ یعنی جماعت وکلائے اور انھیں برسوں تک لڑائیاں ہیں یعنی سن ۱۶۰۲ء سے لیکر سن ۱۶۰۴ء تک یکے با دیگرے لڑتے رہے جس میں مشہور لڑائیاں یہ ہوئیں مقام اچھل کی لڑائی سن ۱۶۰۲ء میں اور مقام شیل گروپ کی لڑائی سن ۱۶۰۳ء میں اور مقام ٹرن مور کی لڑائی سن ۱۶۰۴ء میں اور مقام نیو بری و مقام ٹنٹن کی لڑائی سن ۱۶۰۴ء میں اور مقام ہارٹن ہورسہ سن ۱۶۰۵ء میں مقام نین کی لڑائی سن ۱۶۰۵ء میں اور مقام پرسن کی لڑائی سن ۱۶۰۶ء میں اور مقام وارنگلٹن کی لڑائی سن ۱۶۰۶ء میں پارلیمنٹ کو فتح ہوئی اور بادشاہ کو قید کر کے قتل کیا سن ۱۶۰۵ء سے لیکر سن ۱۶۰۶ء

حکمرانی کی۔

James II.

سلطان کرام دل بہادر۔ یہ لوگوں کی رائے سے محافظ اور ناظم ملک ہو چو کہ یہ وقت جنگ ہائے مذکورہ پارلیمنٹ کے نگہبان اور حامی رہے کمال بیدار مغز می سے ملک کا انتظام کرتے رہے جو کہ ملک اسپین والوں نے ایک بلوہ اٹھایا تھا اسکو باشجاعت سر کیا اور ۱۶۵۵ء میں جمیکا ٹاپو کو قبضہ میں کیا ان کے وقت میں پراسٹنٹ مذہب کو بہت تقویت ہوئی اور انگلستان کو بھی فروغ ہوا کہ یورپ کے تمام بڑے بڑے ملکوں میں بلکہ ملک امریکہ میں بھی انگلستان کی دہشت غالب ہوئی افسوس کہ ۱۶۸۵ء میں اس بہادر جان بکف بادشاہ نے اس دنیا ناپاکدار سے رحلت فرمائی بعدہ اصلاح نواب جنرل منک صاحب جو کہ انگریزی فوج کے سپہ سالار اعظم تھے شہزادہ چارلس دوم کو جو کہ سلطان چارلس اول کے صاحبزادہ تھے بکرا تخت نشین انگلستان کا کیا ۱۶۸۹ء سے یکیرت ۱۶۸۹ء تک حکمرانی

Charles II.

سلطان چارلس بہادر دوم انکی سلطنت میں بہت سے آئین جاری ہو منجملہ انکے تین آئین مشہور و معروف ہیں جنکا ذکر ہوتا ہے کارٹوس ایکٹ جسکے سبب ملازمان سرکار کو پراسٹنٹ مذہب کا قبول کرنا ضرور ہوا دوم اکسٹ آف یونیفارمٹی جس سے سب پادریوں کو ضرور تھا کہ اس نئے مذہب پر اسٹنٹ پر یقین لادیں۔ سوم سٹ ایکٹ جس سے ملازمان سرکار کو بادشاہ کی اطاعت کرنی اور ملک کے مذہب کی پابندی اور روسن کتیک کے مذہب سے منحرف ہونا لازم ہوا

اور تین بڑے بڑے واقعہ اس عہد میں اور ہوئے پہلے تو شہ ۱۷۷۱ء میں آفت
و بانی آئی کہ ایک لاکھ سے زیادہ آدمی لندن میں صاف ہو گئے دوسرے شہ ۱۷۷۲ء
میں لندن میں ایسی آگ لگی کہ مشہور ہو تیسرے ولندیزیوں نے انگریزی جہاز کو
دریائے ٹیمس میں ڈبو دیا بعد اسکے معاملات تجارت میں ایسی لڑائی ہوئی کہ وہ
لڑائی انگریزوں کے لیے اچھی نہوئی اور شہ ۱۷۷۳ء میں جنگ جابنیں کا اختتام ہوا
اور انھیں کے وقت میں شہ ۱۷۷۴ء میں شہر بمبئی سرکار کمپنی بہادر کے ہاتھ یا ہم زمانہ
انکے ہندوستان میں حضرت سلطان اورنگ زیب عالمگیر اور ملک فرانس
میں سلطان بوٹی چارم تھے شہ ۱۷۷۵ء سے لیکر شہ ۱۷۷۶ء تک حکمرانی کی۔

James II

سلطان جس بہادر و دوم انکا مذہب رومن کیتیک تھا اور اسی وجہ سے
رومن کیتیک والوں کی ترقی کا خیال دل میں رکھتے تھے حقی کہ پہلے تو اپنے
مذہب والوں کو فوج میں بھرتی کرنا شروع کیا بعد اکثر اپنے وزراؤں اور
عہدہ داروں جلیل القدر کو برخاست کر کے کیتیک مذہب والوں کو انکی جگہ پر متعین کیا
پس ان وجہ سے رعایاے انگلستان کے دلوں میں حسد پیدا ہوا نوبت بانجھار سید
کہ شہ ۱۷۷۱ء میں بادشاہ کو تخت سے اقامہ کر اور ملک ہالینڈ سے شاہزادہ ولیم کو طلب
کر کے اورنگ زیب کیا اور یہ بھی اقرار کیا کہ برخلاف پارلیمنٹ کے کوئی کام مائی
نگلی نہ کریں اور پرستش مذہب کی سرپرستی کیا کریں شہ ۱۷۷۵ء سے لیکر شہ ۱۷۷۶ء تک حکمرانی کی۔

William III

سلطان ولیم بہادر سوم یہ بادشاہ سلطان چارلس کے نواسے اور

سلطان جمش اول کے داماد تھے بانیوجہ انکو مالک تخت کیا انکے وقت میں ملک
 اکرلیٹڈ پر لڑائی ہوئی کیونکہ ایان کے لوگ جمش دوم کے طرف دار تھے پھر گریز دیکھ
 ساتھ آمادہ جنگ ہوئے آخر کار انگریزوں نے مقام چوانگ اور مقام اگرنگ کی
 لڑائی و محاصرہ شہر نمرگ میں کیا انکی شکست تھی کہ اپنے منصوبہ سے درگزر اور فرانسیسیوں
 بھی جنگ سے آخر کار شکستہ امین فرانسیسیوں سے صلح ہوئی اور حقیقت انگلستان کے
 تخت کی بادشاہ لوئس کے لیے سلطان محمد کو قبول کرنی پڑی انکے عہد دولت
 میں عہدہ آئین جاری ہوئے کہ جن میں یہ مشہور ہیں۔ پل آف رئیس جسکی رو سے
 بادشاہ سو اسے پارلیمنٹ کے صلح کے وقت اپنی رائے کو فوج میں قائم نہ کر سکتے
 تھے اور نہ لوگوں کو سخت جبر مانہ اور نہ سخت سزا دے سکتے تھے اور سو اسے پارلیمنٹ
 مذہب کے دوسرے مذہب بدل نہیں سکتے تھے تال رئیس اکسٹ کی رو سے ہر ایک
 کو اختیار حاصل تھا کہ جس مذہب کو اُنکا دل گوارا کرے اختیار کریں اکسٹ آف
 سٹل منٹ آئین ۱۷۰۱ میں یہ قرار ہوا کہ بعد بادشاہ کے سو فایا امیر زادی ملک ہنو و کی
 جو کہ پر پوتی سلطان جمش اول کی ہیں تخت و تاج انگلستان کی مالک ہوں
 اور ٹرانسٹل اکسٹ کے آئین کی رو سے یہ قرار پایا کہ پارلیمنٹ کی حکومت تیس برس سے
 زیادہ قائم نہ رہے سیکلی اور تین برس کے بعد نئے پارلیمنٹ کا اقرار ہوگا ^{۱۷۰۱} آئین ۱۷۰۱
 آئین ۱۷۰۱ تک حکمرانی کی۔

Anne

شاہزادی انہی۔ یہ مذہب پارلیمنٹ کی مقلد تھیں اور جمش دوم کی صاحبزادی
 تھیں انکے وقت میں ایک لڑائی بڑی بھاری ہوئی تھی اور پہ سالار فوج اس

لڑائی کے اسیر مارل تھے بڑی بہادریاں انھوں نے کیں اور انگلستان کا شہر تمام یورپ و مشرق میں انکی قوت بازو کے سبب سے ہوا اور ۱۷۱۷ء میں فرانسینوں کے جزیرہ صلیب کو بھی شکست فاش دی علاوہ دین اور بہت لڑائیوں میں فتح مند ہوئے حتیٰ کہ انگلستان اسکاٹ لینڈ کی ایک سلطنت ہو گئی جو ہمسایہ کے تحت ہندوستان پر حضرت بہادر شاہ و حضرت جہاندار شاہ اور ملک فرانس میں سلطان نوری چہارم جلد گرتے تھے ۱۷۱۷ء سے لیکر ۱۷۱۸ء تک حکمرانی کی۔

George I Hanover Dynasty.

سلطان جارج بہادر اول۔ از خاندان ہنور خاندان شاہان ہنور سے آج تک چار بادشاہ ہوئے جارج اول اور دوم اور سوم اور چہارم اور لیم چہارم اور جنابہ ملکہ معظیہ و کٹوریہ صاحبہ جو بفعل تخت نشین ہوئیں عہد میں جماعت و کلام یعنی پارلیمنٹ کا اختیار امور سلطنت میں بیشتر سے زیادہ ہو گیا بادشاہ قوم جرمن تھے جو کہ ملکہ انینی صاحبہ کے کوئی لڑکا نہ تھا اسلئے یہ انگلستان کے تاج تخت کے مالک ہوئے اور باقی حوادث بہت سے درپیش رہے جو ہمسایہ کے حضرت فرخ اور حضرت محمد شاہ تخت دہلی پر تھے ۱۷۱۷ء سے لیکر ۱۷۱۸ء تک حکمرانی کی

George II

سلطان جارج بہادر دوم۔ انکے وزیر اعظم سر رابڈ وال پول تھے پہلی لڑائی اسپین والون سے ۱۷۰۹ء میں ہوئی دوسری لڑائی قیصر آسٹریا سے ۱۷۰۴ء میں ہوئی اور تیسری لڑائی خاندان اسٹوارٹ سے کئی ایک بار ہوئی انہیں سے مقام پرستین کی لڑائی ۱۷۰۴ء میں بڑی بھاری ہوئی اور چوتھی لڑائی بمقام کلونڈ

۱۸۴۸ء میں ہونے والی اور امیر کنہر لہندہ جاذان اسٹوارٹ کے طرف داروں کو بخوبی شکست دی
بعد اس لڑائی کے پھر کوئی لڑائی بھاری انگلستان کے میدان میں نہیں ہوئی بعد
جو لڑائیاں درپیش ہوئیں وہ ۱۸۵۶ء سے لغایت ۱۸۶۲ء میں ختم ہو گئیں اور انگریزوں نے
ہندوستان اور امریکہ اور فرانس میں کے مقام پر تسلط کیا اور مقام کنہر ابھی ماتہ آیا
اور ہندوستان میں کرناٹک ۱۸۵۷ء سے لیکر ۱۸۶۲ء تک حکمرانی کی۔

George III

سلطان جارج بہادر سوم کی فہیات ان کے زمانہ کے بہت ہیں ایک تو لڑائی امریکہ
والوں سے جو کہ ۱۸۵۷ء سے لیکر ۱۸۵۸ء تک رہی اور دوسری بار فرانس میں
۱۸۵۷ء سے لیکر ۱۸۶۲ء تک رہی اور تیسری بار ۱۸۵۷ء سے لیکر ۱۸۶۲ء تک
اور چوتھی لڑائی ۱۸۵۷ء سے شروع ہوئی اور بہت سی لڑائیاں اور بہت سے
واقعات ایسے ہوئے کہ اس مختصر کتاب میں اتنی گنجائش نہیں ہو کہ جو من عن قلم
کیے جاویں ۱۸۵۷ء سے لیکر ۱۸۶۲ء تک حکمرانی کی۔

George IV

سلطان جارج بہادر چہارم۔ یہ بادشاہ سلطان جارج سوم کے بیٹے تھے
۱۸۰۱ء میں جارج انگلستان کے وزیر اعظم ہوئے اور انگلستان اور فرانس اور روس کے
درمیان ایک عہد و پیمان ہوا جس کے سبب سے ان بادشاہوں نے باہم ملکر ٹرکی سے جنگ کی
اور یزید زینو کے جہاز کی لڑائی میں الیسی شکست دی کہ ان لوگوں کو ملک یونان چھوڑنا
پڑا اگر دوسرے مذہب والوں کو آزادی ہو گئی ان کے عہد دولت میں نواب لارڈ ڈارمستر گورنر
جنرل تھے ۱۸۰۱ء سے لیکر ۱۸۰۳ء تک حکمرانی کی۔

William IV

سلطان ولیم بہادر چہارم۔ انکے وقت میں دکن عام کی مجلس کی تقریر کے کچھ طریقہ بدل گئے انکے زمانہ میں لارڈ ولیم بیک صاحب و سر جان شکان صاحب گورنر جنرل تھے ۱۸۳۷ء سے لیکر ۱۸۴۱ء تک حکمرانی کی۔

Queen Victoria

جنابہ ملکہ معظّمہ کوین و کٹوریہ وقیصر ہند صاحبہ دام ملکہا و سلطنت ہایہ ممجدہ قصور انگلستان و ہندوستان ۱۸۳۷ء میں تخت موروثی پر ساعت سعید میں جلوہ گر ہوئے اور یہ برادرزادی سلطان ولیم چہارم کی ہیں اور انکی شادی شاہزادہ جرمنی شاہزادہ اسبرٹ صاحب بہادر بلند اقبال کے ساتھ ۱۸۴۰ء میں ایک کروڑ کے ساتھ ہوئی اب کچھ کیفیت اقبال ہندی جنابہ موصوفہ کی لکھتا ہوں۔ ہندوستان افغانستان والون سے ۱۸۳۸ء سے لیکر ۱۸۴۲ء تک لڑ بھڑ کر رہا اور سینہ چیک لڑائی ۱۸۴۱ء اور گوالیار کی لڑائی بھی سنہ ایضاً میں ہوئی پنجاب یعنی سکھوں کی لڑائی ۱۸۴۵ء سے لیکر ۱۸۴۷ء میں اور دوسری لڑائی پنجاب کی ۱۸۴۹ء میں اور برہما کی لڑائی ۱۸۵۲ء میں اور سپاہیوں کا بلوایا یعنی غدر ۱۸۵۷ء میں اور افغانستان والون کی دوسری لڑائی ۱۸۵۷ء میں و چین کی پہلی لڑائی ۱۸۶۰ء میں اور دوسری ۱۸۶۵ء میں اور تیسری لڑائی ۱۸۶۷ء میں اور ملک افریقہ جسکو کافر می کہتے ہیں و مانکی لڑائی ۱۸۶۷ء میں و ملک حبش کی لڑائی ۱۸۶۸ء میں اور زولو کی لڑائی ۱۸۷۹ء میں ہوئی اور بحسن تدبیر و اقبال ہندی فتحیابی حاصل ہوئی اور ۱۸۷۵ء میں روسیوں کے ساتھ قیصر نکلس کے عہد میں ایک بھاری لڑائی پیش

کہ جس میں انگریز اور فرانس ملکر ایلی کے مقام میں الکڑس - و بلیک لارڈ - و سی ٹیسی
 پول کی لڑائیوں میں انہی شکستیں دے دیکر اپنی جو اندری اور قابلیت جنگ بخوبی
 ظاہر کی اور اس عہد میں کئی آئین و اسطے تعلیم طفلان و سود مند ہی رعسایا
 جاری ہوئے اور تار برقی و ڈاکخانہ مریلوئے کا خوب انتظام کیا کہ جسکے باعث
 منفعت عام حاصل ہو تمام ہندوستان و انگلستان انکی سلطنت میں دعا گو ہیں
 مصروف رہتے ہیں اور باعیش و آرام از امیر تا فقیر اپنی اپنی حالت میں شا و
 اور آباد ہیں

شبیه بهارک جناب ملکه عظمه قیصر هندو ام ملکہا واقبا لہا



Her majesty the Queen Victoria

اس نقشہ میں نواب گورنر جنرل جو کہ ہندوستان میں تشریف لائے
انکا ذکر ہے

آغاز سلطنت انگلشیہ کا ہندوستان میں مورخوں نے یوں لکھا ہے۔ کہ ملکہ الیزبت کے
عہد میں تاجران لندن کو تہہ امین سندھ واسطے تجارت ملک ہند اور ملاک چین وغیرہ کے
دی گئی تھی اور انھیں تاجروں نے پہلے پہل تجارت کی غرض سے کوٹھیاں جا بجا یعنی
سورت۔ کھمات۔ بمبئی۔ مدراس۔ بلیر۔ کلکتہ وغیرہ میں قائم کیں
بعد ازاں کمزید اختیارات و خود مختاری شاہان ہندوستان خصوصاً حضرت شاہجہان
بادشاہ و حضرت اورنگزیب عالمگیر و حضرت سلطان فرخ سیر و حضرت شاد عالم بادشاہ
بہت سے فرمان کراست نشان حاصل کیے اور شاہانہ امین پلاسی کے میدان میں
نواب سراج الدولہ کو اچھی شکست دی۔

پھر ۱۷۵۷ء میں بعد یکسر کی لڑائی کے جناب نواب لارڈ کلانٹ بہادر نے جنگو سلطنت
انگلشیہ کا مدد کرنا چاہیے بادشاہ دہلی حضرت سلطان شاہ عالم سے چھبیس لاکھ روپے
سالانہ پر صوبہ بنگال و صوبہ بہار و صوبہ اڑیسہ کی دیوانی حاصل کی اور ہرنیگالہ میں
یہ کارروائی ہوئی اور ادھر دکن کی طرف صوبہ کرناٹک میں سالہا سال یعنی ۱۷۵۷ء سے
۱۷۶۱ء تک کئی ایک معرکہ کی لڑائیوں میں فرانسیسیوں کو نہایت عظیم و بڑے نکتے
کٹے کر کے اپنی حکومت کو خوب مستحکم کیا بعد ان سب لڑائیوں کے سرکار کمپنی بہادر نے
جناب لارڈ کلانٹ بہادر کو گورنر بنایا اور انکا دورہ ۱۷۵۹ء سے ۱۷۶۶ء تک رہا بعد
اوپر ایک صاحبان چند دنوں کے لیے گورنری کے عہدہ پر سرفراز ہوئے۔

پھر ۱۷۶۶ء میں جناب نواب ہشتنگر بہادر بنگال نام تاریخ ہندوستان کی سلطنت انگلشیہ کے لیے یادگار

بزگالہ میں گورنر ہو کر تشریف لائے انھوں نے اپنی حسی و چالاک اور حسن کارروائی کے باعث
 ۱۸۵۷ء میں نواب گورنر جنرل کا عہدہ سرکار کمپنی بہادر سے حاصل کیا ان کے عہد دولت میں
 بندوبست مال گزاری کے لیے کچھری بورڈ آف قائم ہوئی و صدر دیوانی و عدالت واسطے
 فیصلہ مقدمات دیوانی کے قائم ہوئی اور بلوچہ راجہ بنارس جیت سنگھ اور روہیلون کی
 لڑائی اور ملک میسور کی پہلی دوسری لڑائی انھیں کے وقت میں ہوئی ۱۸۵۷ء میں
 جناب نواب دارن ہستنگر صاحب دارنگستان میں تشریف فرما ہوئے ان کے بعد
 جناب نواب لارڈ کارنوال صاحب بہادر سات برس یعنی ۱۸۵۷ء سے ۱۸۶۳ء عیسوی
 تک گورنر جنرل کے عہد پر سر فراز ممتاز رہے ان کے عہد میں میسور کی تیسری لڑائی میں
 سلطان سے ہوئی اور ۱۸۶۳ء میں بندوبست استمراری جبکہ انگریزی میں پرنٹنگ پریس
 کتے ہیں اپنے زمینداروں کے ساتھ تجویز فرمایا یہی باعث ان کی یادگار کا
 ہندوستان میں ہو اور ان کے انگلستان میں واپس جانے کے بعد سر جان سور صاحب
 گورنر جنرل مقرر ہوئے اور حسن انتظام کے ساتھ ۱۸۶۹ء تک ہندوستان میں سلطنت کی
 اپنے کے بعد جناب نواب مارکوٹس آف ولزلی بہادر گورنر جنرل ہو کر ہندوستان
 میں تشریف لائے ۱۸۶۹ء سے ۱۸۷۵ء تک جلوہ افروز رہے انھوں نے بہت کچھ کارروائی
 کی لیکن مختصر یہ کہ نظام اور مرہٹوں کے ساتھ ایک ایسا عہد و پیمان بغرض شجہ کام
 سرکار کمپنی بہادر و حفاظت طرفین کیا جس سے آنا کو بھی فوج اپنے ملک میں کھن
 ضرور ہوا میسور کی چوتھی لڑائی بھی انھیں کے وقت میں ہوئی اور انتظام ملکی اس ملک کا تقاضہ
 انگریزی میں آیا پھر مرہٹوں سے بھی دولت ایمان عظیم ہوئی انگریزان عالیشان کو فتح کا
 حاصل ہوئی اور صوبہ آگرہ وغیرہ اور نواب کرناٹک کے دارنمان کے مرنے کے بعد یہ

مقام انتظام انگریزی میں آئے سلطنت انگلشیہ کے عہد میں بوجہ کارروائی ان کے المصنف
 مستحکم ہو گئی جناب نواب لارڈ کارنوالس نے بہادر دوم شہنشاہ میں نو گونہ رنج
 ہو کر ہندوستان میں تشریف لائے مگر باعث ناموافقت آب و ہوا بخوبی سے عرصہ میں
 علیل ہو کر جان بحق تسلیم ہوئے بعد ان کے خاندان میں جناب نواب سر جارج بارلو
 صاحب ہا در نائب نواب لارڈ مٹو بہادر جو کہ سابق میں گونہ رنج نزل مدراس میں چکے تھے
 نواب گورنر جنرل مقرر ہوئے انھیں کے وقت میں ملک فارس اور ملک کابل اور ریاست
 سندھیا اور پنجاب کے راجہ رنجیت سنگھ سے صلح نامہ ہوا جس کے سبب سے ملک میں چین اور
 امان رہا ان کے بعد جناب نواب مارکوٹسنگھ بہادر جو کہ ارل مارا کر کے مشہور تھے
 دس برس ۱۸۳۷ء سے لیکر ۱۸۴۳ء تک ہندوستان میں بعدہ گورنر جنرل جلوہ افروز رہے
 نیپالیوں اور نیپٹاروں کی لڑائی انگریزوں سے ہوئی مگر یہ دوموہ میں کامل فتح ہو گئی
 کو حاصل ہوئی انھیں کی حتمی وچالاک اور خیر انتظام کے باعث ملک ہند میں ہر دور
 بشر کو راحت و فلاحیت ملی جناب لارڈ ڈیم ہرست صاحب بہادر گورنر جنرل
 ہوئے برہما کی پہلی لڑائی اور راج بھرت پور کی لڑائی کا ہونا ان کے وقت کیا دگاہ
 ۱۸۴۳ء میں تشریف لائے اور ۱۸۴۷ء میں تشریف لیکے جناب لارڈ ڈولیم ٹیک صاحب
 بہادر ۱۸۴۷ء کو ولایت سے ہندوستان میں تشریف لائے اور سات برس نہایت خوبی کے
 ساتھ ملک کا بندوبست کیا چنانچہ ان کے وقت میں رسم سستی جو محض طریقہ میرحی و سنگدی کا
 نا اٹھا دیا گیا سستی وہ بات ہے جو راجستان میں سابق سے یہ دستور تھا کہ جو راجہ انتقال
 کرتے ان کی رانیان ایک یا دو اور حرمین جنکو خواص کہتے ہیں ساتھ راجہ کی لاش کے
 برضامندی اپنی طبیعت کے جلتی تھیں اور وقت سستی ہونے کے کراہتیں بھی ظاہر ہوتی تھیں اکثر لوگوں

یہ سننے میں آیا ہو کہ وقت انتقال راجہ کے جو عورتیں چست پور گاتی تھیں انکی آزمائش پہلے یہ ہوتی تھی کہ کف دست پر کاجل پارتی تھی اور انکے پیروں کا چوٹا بنا کر کوئی چیز پکاتے تھے حیطح ثابت قدم پاتے توست منظور کر کے سال نیک کا حال دریافت کرتے جو انکی زبان سے نکلتا وہ پورا ہوتا و اللہ اعلم بالصواب المختصر ٹھگون کی بیج کنی انکے وقت میں بالکل یہ ہو گئی اسی وجہ سے انکا نام ہندوستان میں آج تک ہوا اور پھر عام انگلستان اخواں ہو بعد انکے جناب نواب لارڈ اگلنڈ صاحب بہادر شہ عین تشریف لائے سات برس تک مسند حکومت پر رونق افروز رہے انکے اوصاف حمیدہ و اخلاق پسندیدہ مشہور ہیں یہ صاحب ہنر سلطنت سے معمور تھے مگر محبت بخت سے مجبور تھے سارہ اقبال انکا اوج پر نہ آیا تقیہ نے عجب گل کھلایا کہ افغانوں کی لڑائی اٹھنے سے لیکر اٹھ تک ہی اس لڑائی میں انھوں نے بہت صدمہ اور دولت افغانوں کے ہاتھوں سے اٹھائی ناچار شہ عین ہندوستان سے جانب انگلستان تشریف لگے بعدہ جناب نواب لارڈ البر صاحب بہادر کا دور ہوا انھوں نے جو افغانوں کا جھگڑا تھا اور افغانوں نے انگریزوں کی شان شوکت میں جب قدر و جہ نگایا تھا اسکو اپنے حسن انتظام سے ایسا دھویا کہ افغانوں کا دانت کٹنے کر کے یک لخت فساد مٹا دیا انکے عہد باسعادت میں انگریزوں اور سینڈیا اور گوالیار سے لڑائی ہوئی اور شہ عین جناب نواب لارڈ پارڈونک صاحب بہادر گورنر جنرل ہو کر جلوہ گر ہندوستان ہوئے اور شہ عین تک حکمران اس عہد میں سکھوں کا بڑا زور و شور رہا حتی کہ سرکار کمپنی بہادر کو ان سے لڑنا ضرور ہوا چنانچہ مقام ملکی اور شہر فیروز اور سبراولن اور علی وال کے میدان میں سخت

لڑائیوں میں ہوتے ہیں آخر سیکھوں نے شکست کھائی اور باعث عملداری سرکار کمپنی بہادر کے
 امن وامان ہوا اور سنہ مذکور میں لاٹ صاحب محمود ہندوستان سے تشریف
 لے گئے اور بجائے ان کے جناب نواب لارڈ ڈولہوزی صاحب بہادر مشہور امین
 تشریف لائے اور مشہور امین تک مسند حکومت پر رونق بخش ہے انکا اختراقبال تاریخ
 ہند میں ہمیشہ چمکتا رہے گا انھیں کے دورہ میں پنجاب کی دوسری لڑائی اور برہما کی
 دوسری لڑائی ہوئی اور ناگپور اور بیج پور اور مقام ستارہ و جھامسی اور صوبہ اودھ
 صوبجات عملداری سرکار کمپنی بہادر میں منقسم ہوئے ماسوا ان کارروائیوں کے
 اور بہت سے انتظام رفاہ خلایق کے لیے کیے گئے چنانچہ ریلوے و تار برقی اور
 مدارس انگریزی و فارسی اور ویسی زبان کے طلبہ کے واسطے بھی اور سرنو قانم کیے گئے
 یہ صاحب نہایت ذی ہوش عاقل منتظم و جنگ آزمائے جناب نواب لارڈ
 کنگ صاحب بہادر مشہور امین نواب گورنر جنرل ہو کر ہندوستان میں آئے ان کے
 عہد میں دو کام زیادہ مشہور ہوئے یعنی سپاہیوں کا بلوہ اور ملک ہندوستان
 سرکار کمپنی بہادر سے واپس لے لینا مشہور امین تک انکا دمانہ رہا ان کے بعد جناب
 نواب لارڈ الگر صاحب بہادر مشہور امین گورنر جنرل ہوئے پھر جناب
 نواب لارڈ لٹلٹن صاحب بہادر گورنر جنرل ہو کر مشہور امین تک حکمران رہے ان کے
 عہد میں ملک ہوش کی لڑائی ہوئی اور جناب ملکہ عظیمہ کو فتح عظیم ہوئی پھر جناب
 لارڈ میو صاحب بہادر کا دورہ ہوا اسی وقت میں امیر کابل اور بادشاہ ملک
 سیام ہندوستان میں واسطے سیر و ملاقات نواب گورنر جنرل بہادر آئے تھے
 و امیون کا بلوہ بھی اسی عہد میں ہوا لارڈ میو صاحب گشت کے لیے جزیرہ انڈین

تشریف لے گئے عبد اللہ خان بے رحم قیدی کے ہاتھ سے ششہ امین ہلاک ہوا کہ
 بعد جناب لارڈ نارٹھ برک صاحب بہادر بعدہ نواب گورنر جنرل مقرر ہوئے
 ان کے وقت میں انکم کمس موتوں ہوا اور جناب والا احتشام شاہزادہ
 و بیس صاحب بہادر و دام اللہ اقبالہ یعنی ولیمہ انگلستان و ہندوستان
 ہندوستان میں منظر سیر شہدائے تشریف لائے بیان کے نواب راجاؤں کی عظیم
 و تکریم سے بہت محفوظ و مسرور ہو کر انگلستان کو مراجعت فرمائی شہدائے صاحب
 مدوح اپنے عہدہ سے مستعفی ہوئے انکی جگہ پر جناب نواب لارڈ لٹن
 صاحب بہادر گورنر جنرل مقرر ہوئے انکے عہدہ اقبال میں جنابہ بلکہ معظمہ کا
 قیصر ہند لقب و بارہ ملی میں بنایا گیا در اس کا قحط اور افغانیوں سے
 لڑائی ہوئی انگریزوں نے ملک کو سر کر کے امیر عبدالرحمن خان کو والی بنا دیا
 اب جناب نواب لارڈ ڈیرن صاحب بہادر بعدہ نواب گورنر
 جنرل سرفراز ہو کر نگہداشت ہندوستان کی فرماتے ہیں۔ اس خاندان عالیشان کی
 کیفیت مجھ کو بھی مکرمی واٹ لنگ صاحب ہیڈ ماسٹر سکول جناب ہماراج
 بہادر ورنہ بھنگہ نے حب و نواست میرے بزرگ مہربانی و عنایت تحریر فرما کر
 دی اسکو میں نے اپنے طور سے درست کر کے قلمبند کیا لہذا مترصد مصیر تاج
 علی الخصوص تاریخ دان انگریز یہ سہ ہوں کہ صحت الفاظ انگریزی سے اس
 ہیچہ ان کو بہرہ نہیں ہو اگر کہیں ملے و انشا میں غلطی پاوین تو گرفت نکرین اور خد
 حقارت کو تو وہ تحسین پر نشانیہ نفر ماوین ع برکریان کار بادشاہیت :-

نمبر ۱ - نقشه کچری خاص حضور مہاراج دہلی



نمبر ۲ - نقشه کچری انگریزی حضور مهاراج در بهنگه



نمبر پنجم نقشه کچری اردو حنفی و اهل بیت و اهل سنت



نمبر ۱۰ - نقشه کچری سر رشته آئین حضور مہاراجہ در جنگ



نمبره نقشه کچری خزانة حضور مہاراج در جنگہ



نبرد نقشه کبری توزیع حضور مهاباج در سبزه



نقشه نمبر ۱ - پکھری انجنییری مهاراج درجننگہ



نقشه نبرد کجری نظارت حضور و مراجع در یخبندان



نقشه نمبر ۱۹ اسکول عنایتی حضور مسراج درجہ پنجم



نمبر - نقش خیراتی اسپتال حضور مبارک دہلی



نقشه نمبر ۱۱ - بیٹہ باجر راج ورجینک



نقشه نمبر ۱۲ سپاهیان راج در هبنگه



در دوازده مسجد اکبری جمیع شریفین



جنون کاسندر دہلی میں



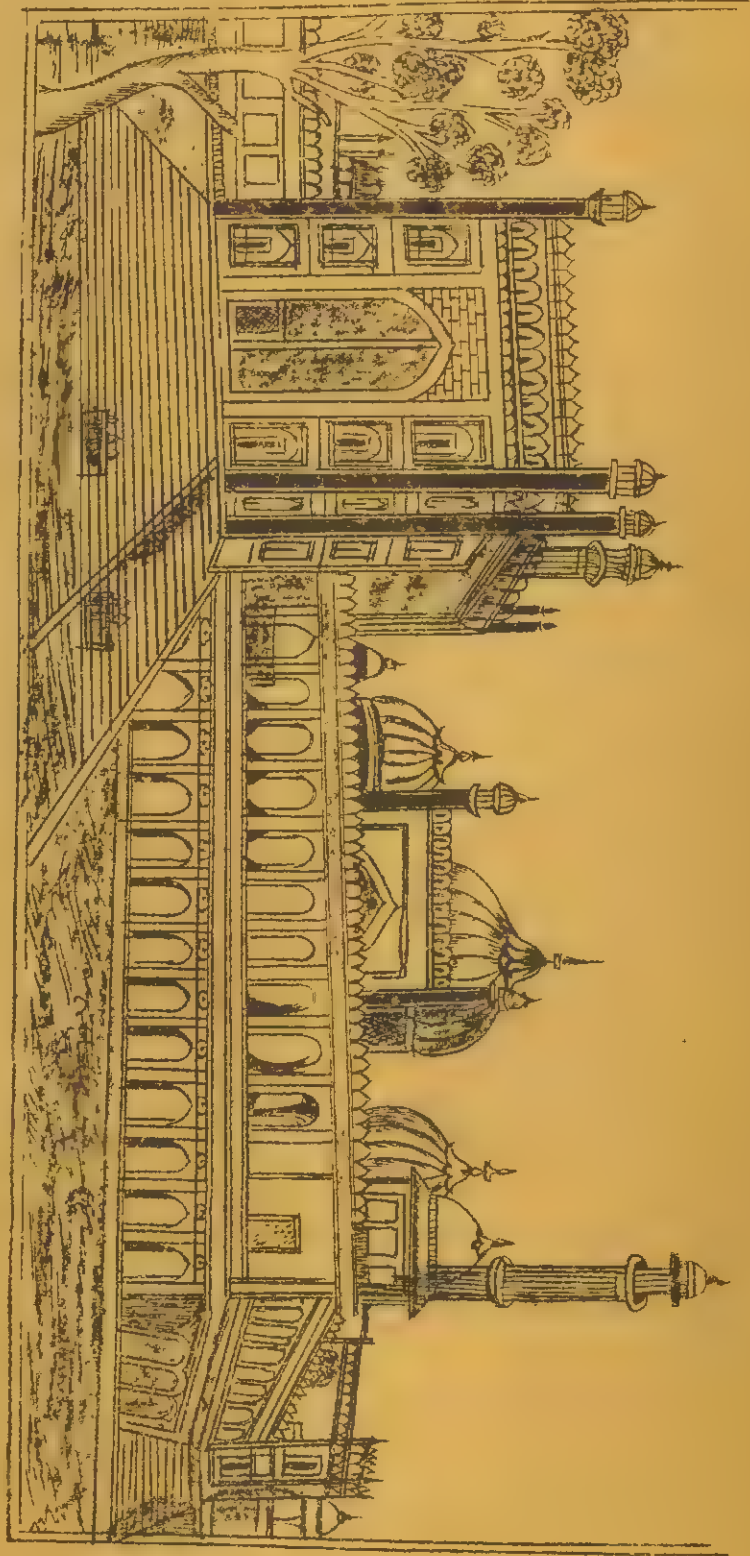
درگاه حضرت سید الشهدا علیه السلام



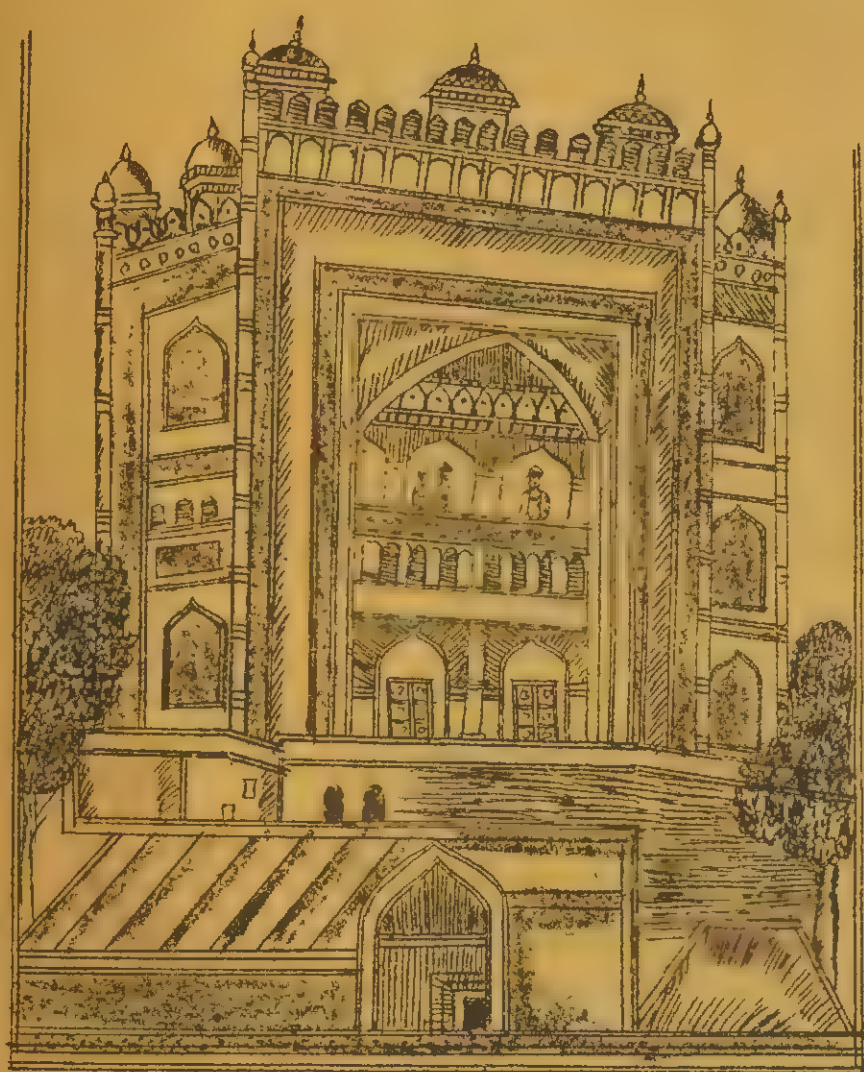
پیشاک براند



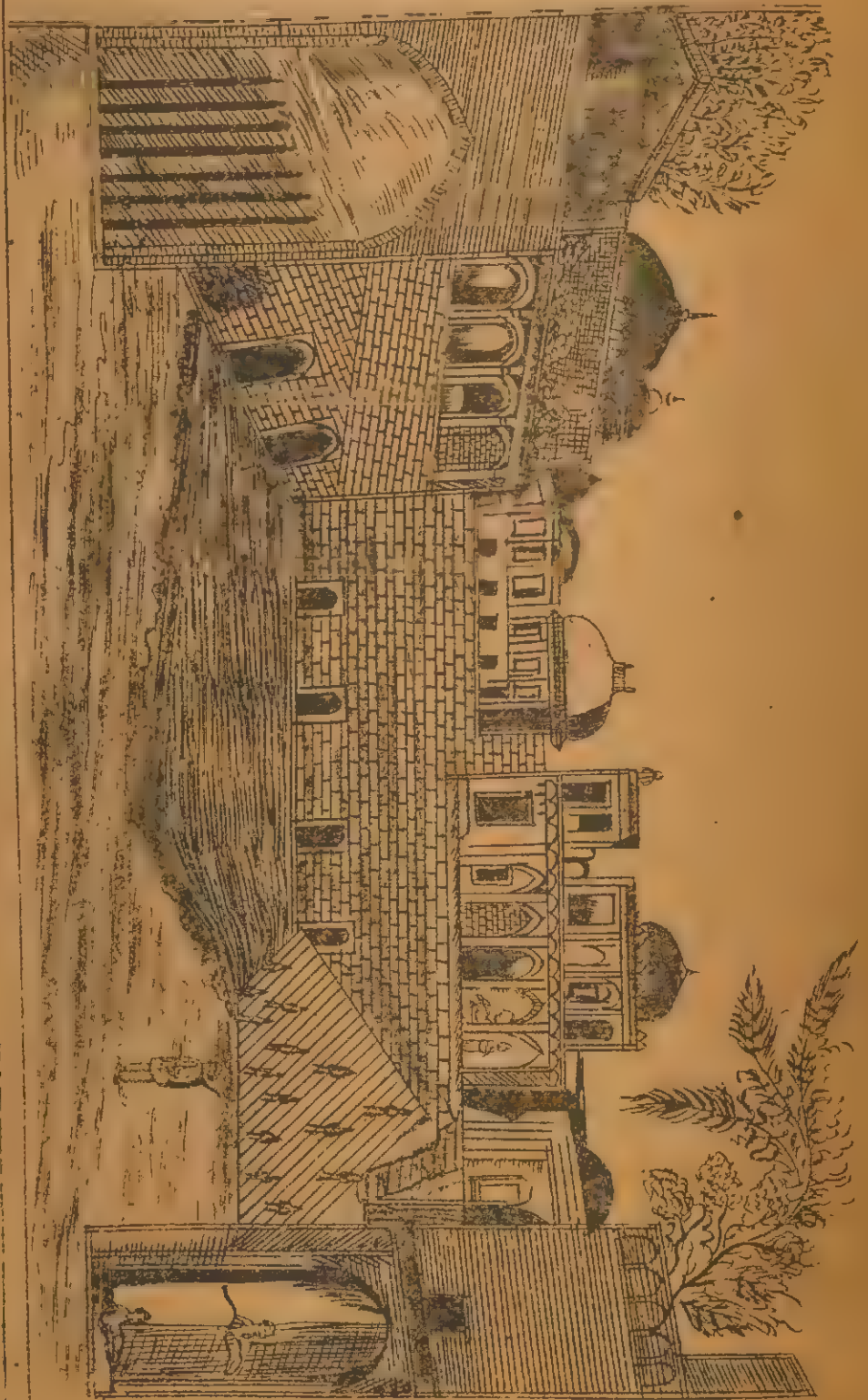
جامع مسجد شاہجہانی دہلی میں قلعہ کے سامنے ہو



فتح پور سیکری کا دکنی دروازہ



بابولی درگاه حضرت نظام الدین رحمۃ اللہ علیہ واقع دہلی



درگاه حضرت سلطان نظام الدین اولیا قریب بلی



مقبره نواب جونانگه



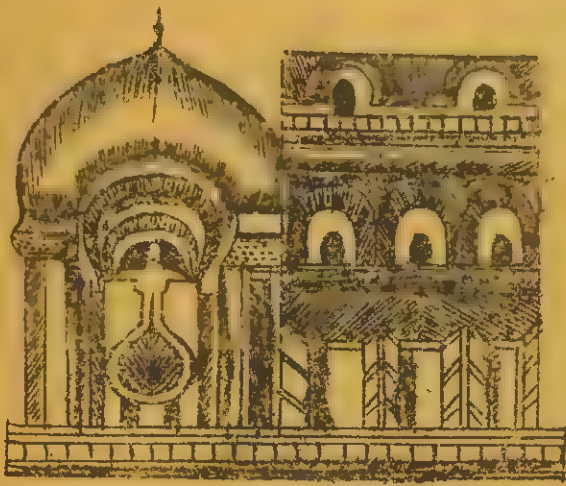
مسجد شاه محمدانی سیدی نگر مین



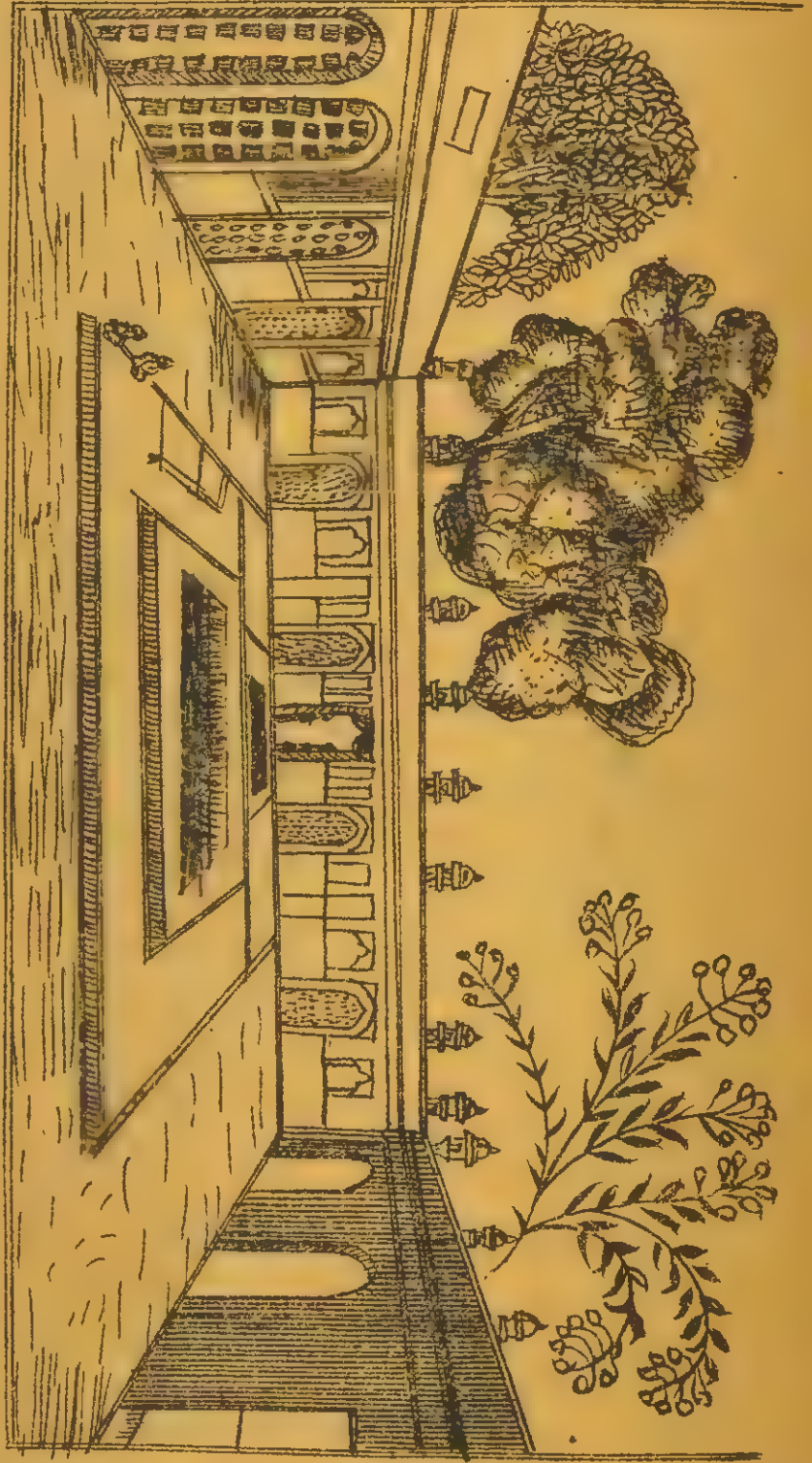
جنگ مایا متصل لائٹ قطب صاحب کے ہر



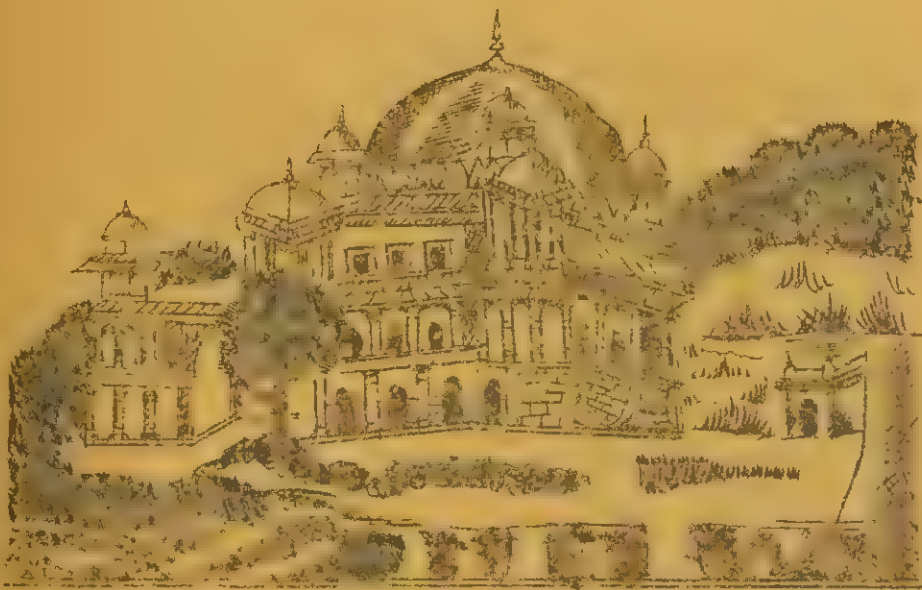
مہر تہ پور کامن در



درگاه حضرت سید حسین رسول غامدلی مین هر



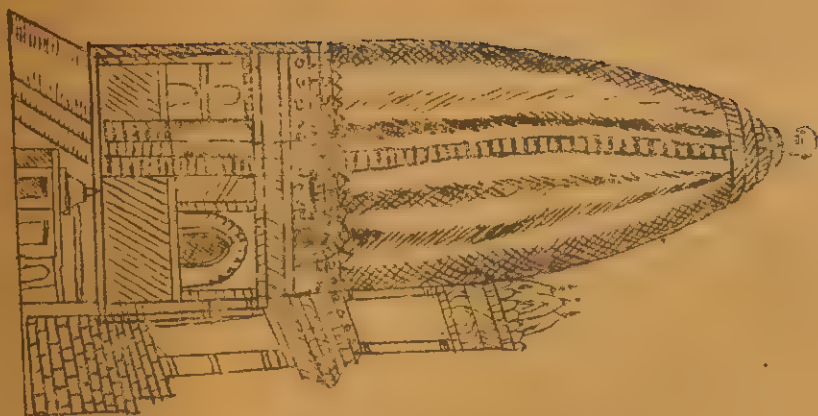
مقبرہ حضرت محمد غوث گوالیہ سی



مقبره حضرت همایون بادشاه



پرسونا ته کامندر کچو امین هر



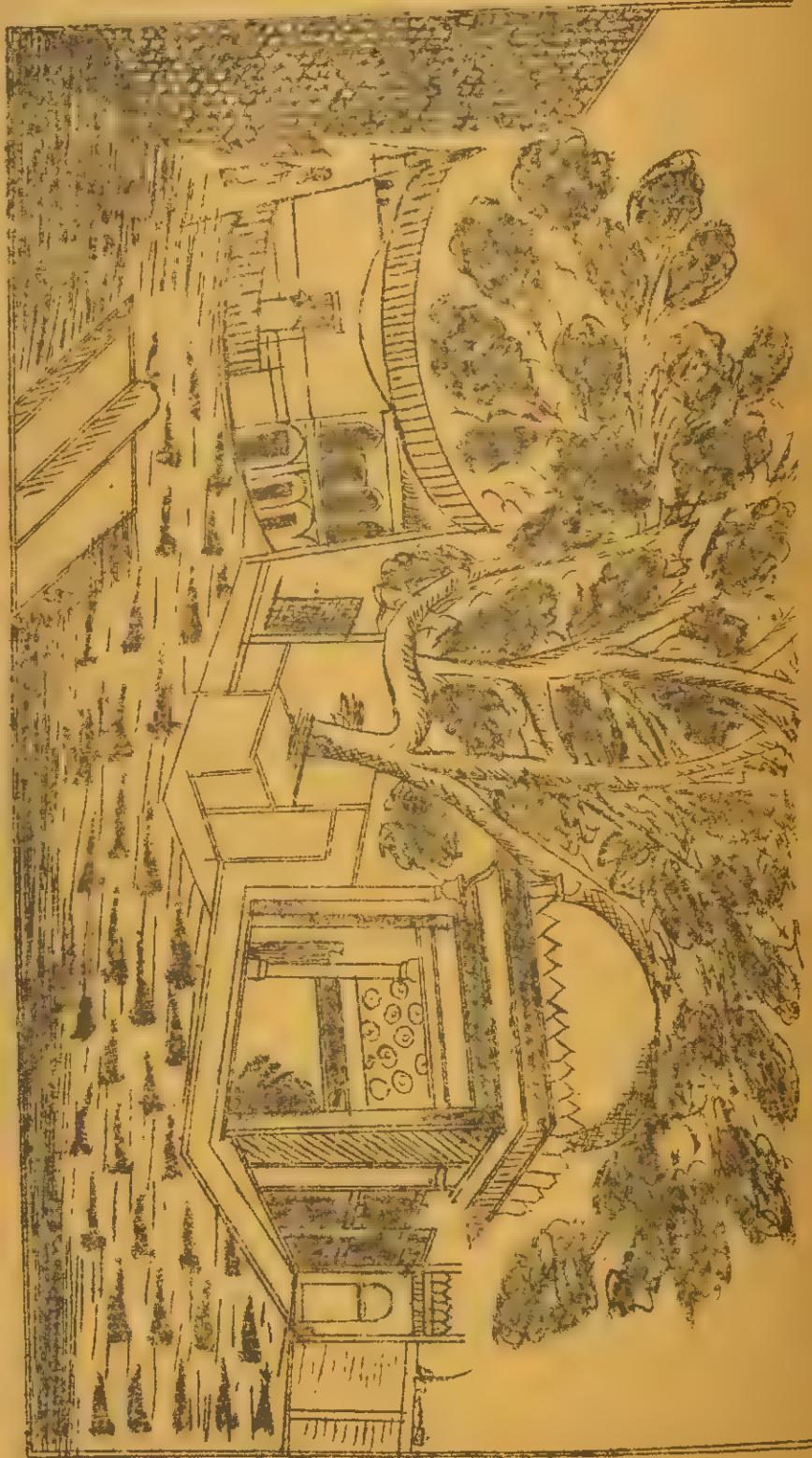
مقبره ادهم خان بهلول قطب صاحبین



کوه جماله



درگاه حضرت خواجہ قطب الدین بختیار کاکی رحمۃ اللہ علیہ بیرون دہلی



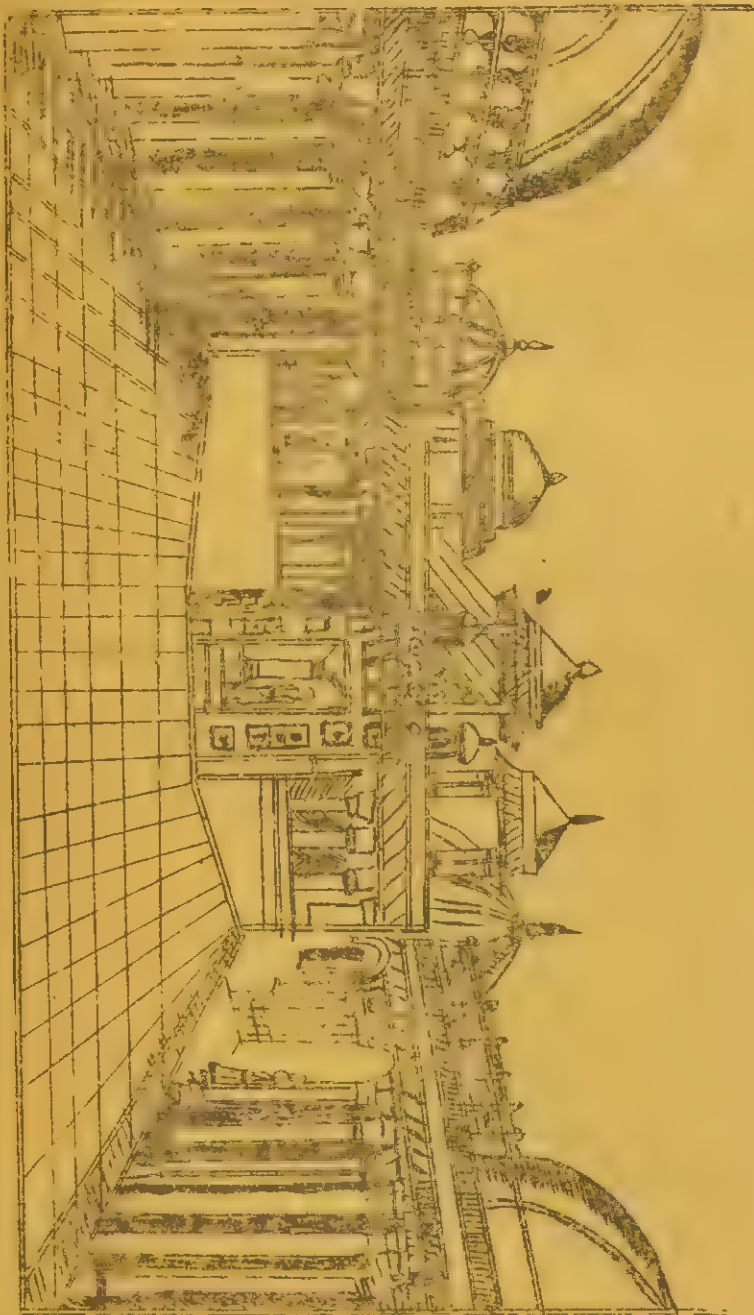
درگاه حضرت روشن چراغ دہلی صاحب



ضیاءان رام کامندر پلو نار و امین



درگاه قدیم شریف دہلی کتب خانہ



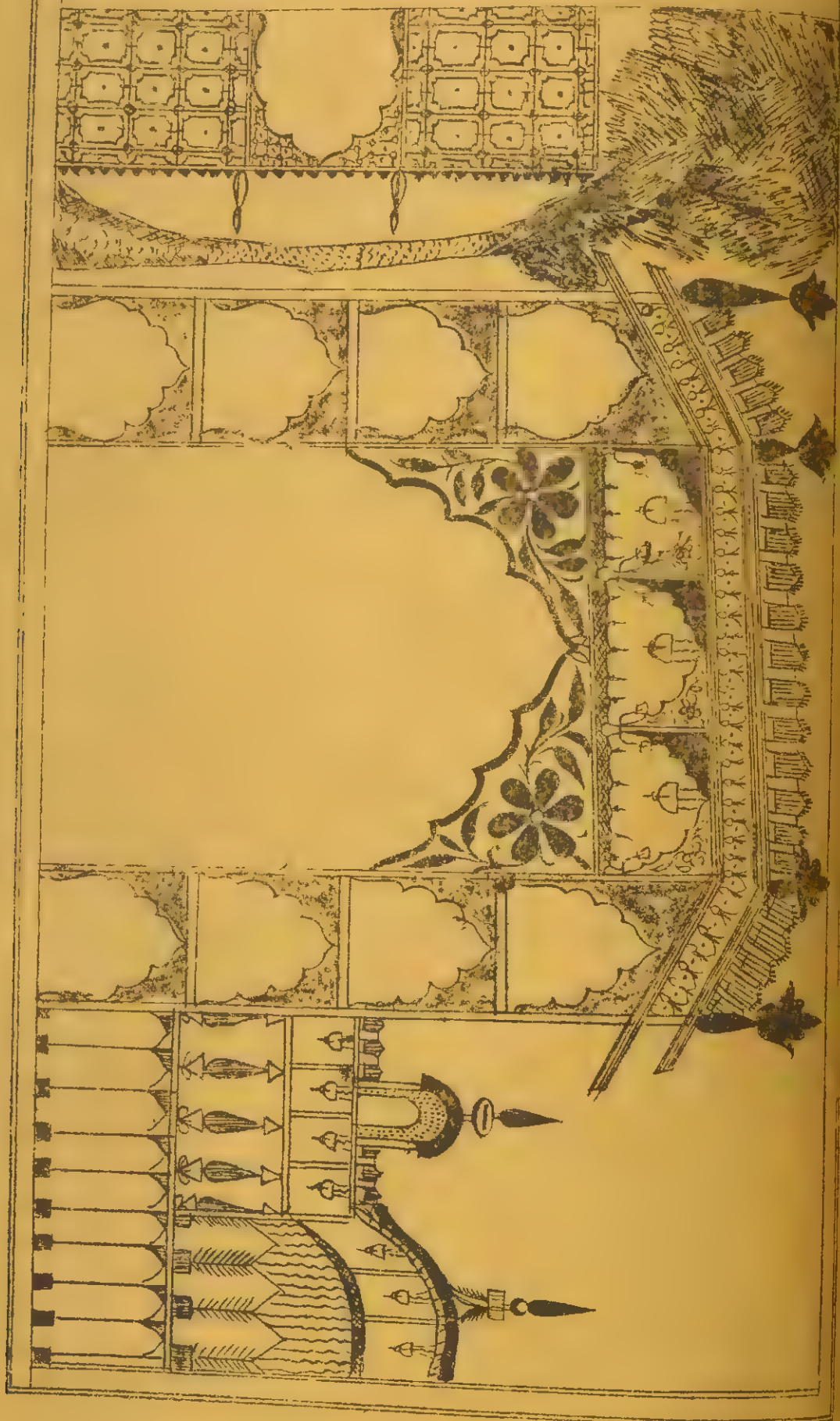
کالی مسجد دہلی کے اندر ہو



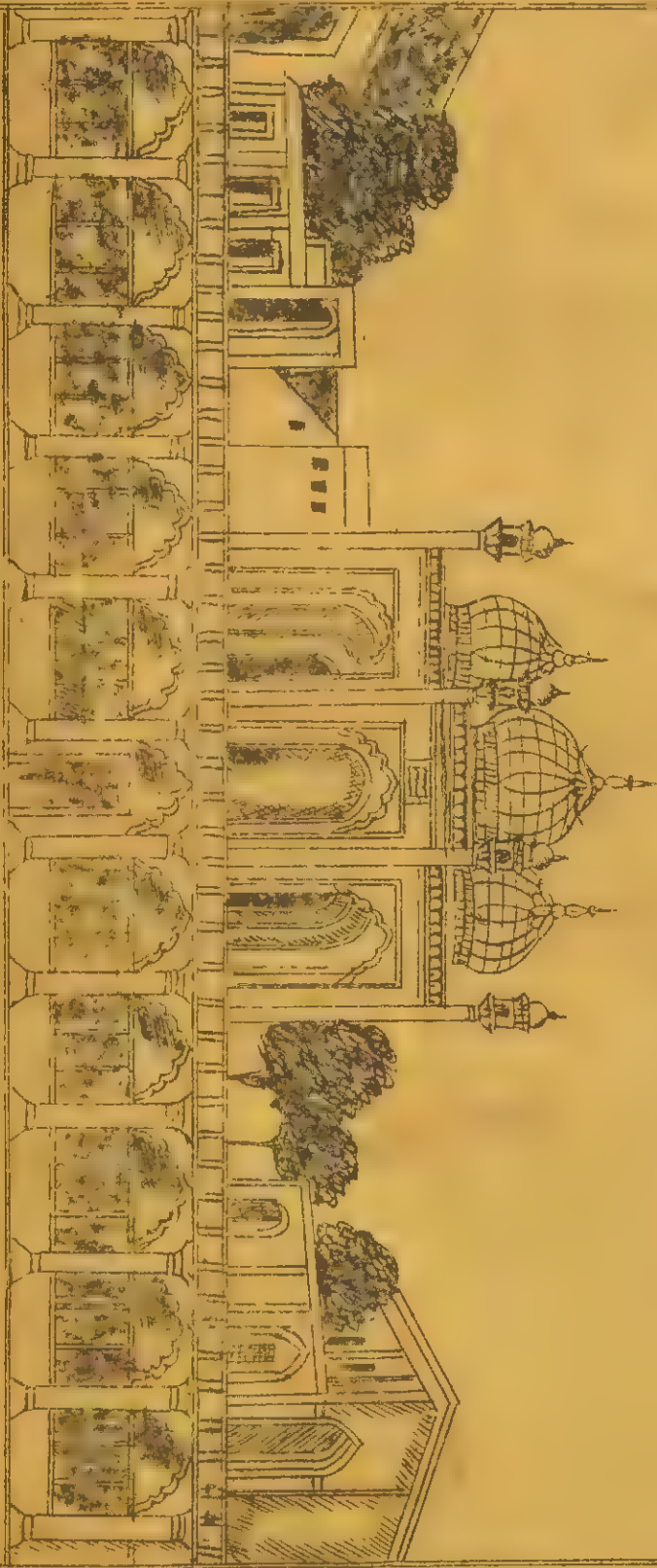
مسجد پنجابی کثرت مندر شده



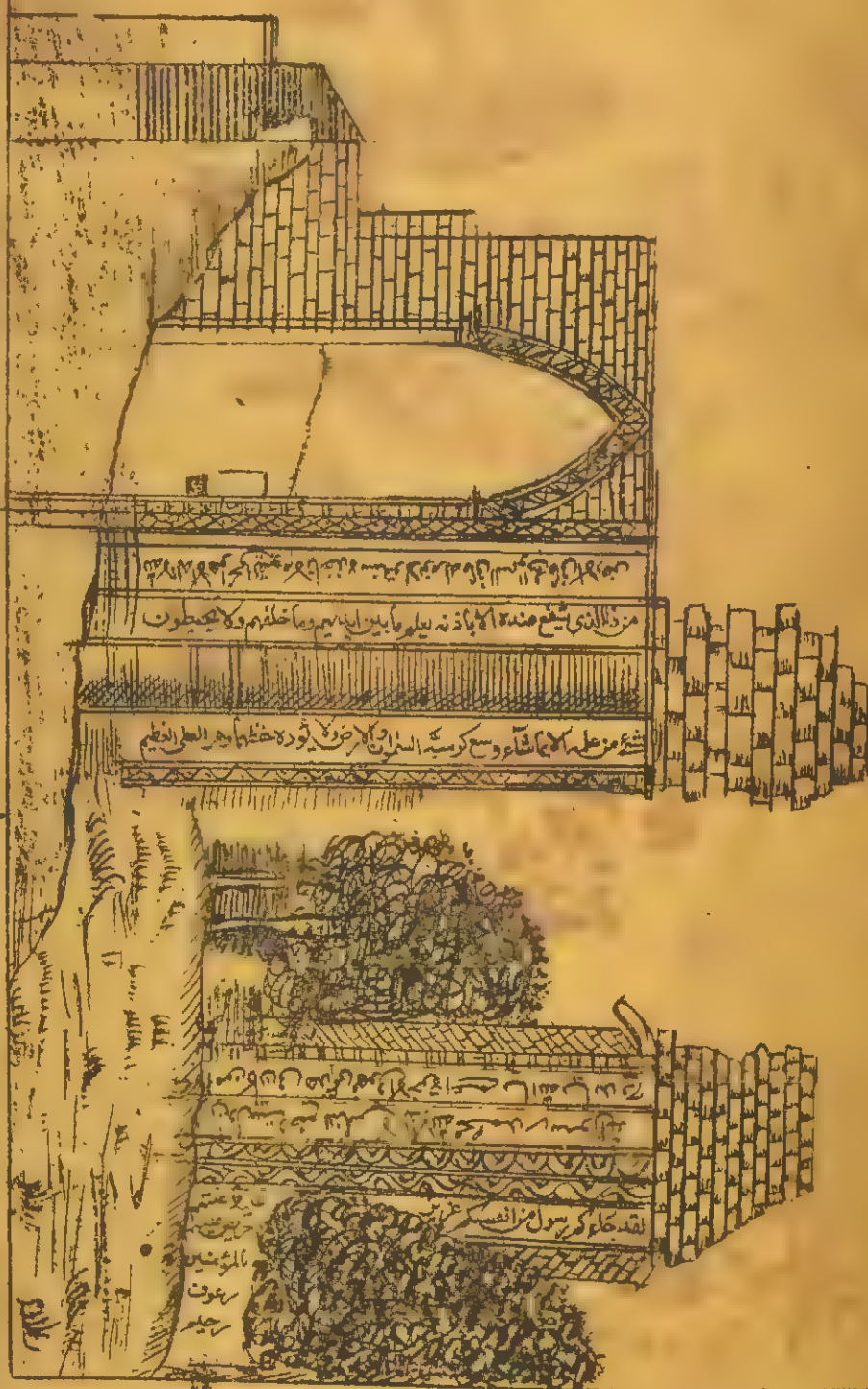
دروازه محل شاهی قطب صاحبین



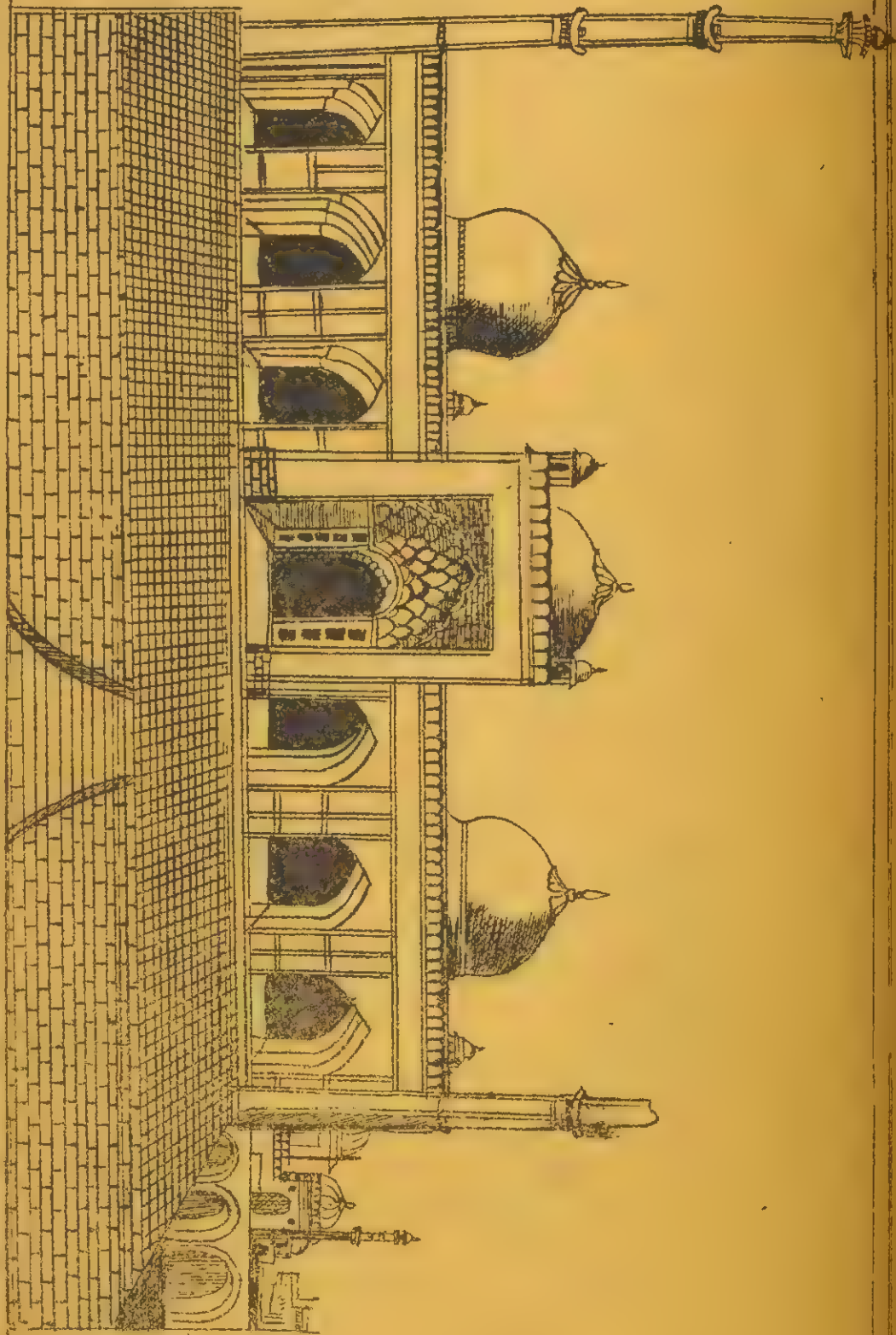
مسجد نواب شرف الدوله اندرون دهلی



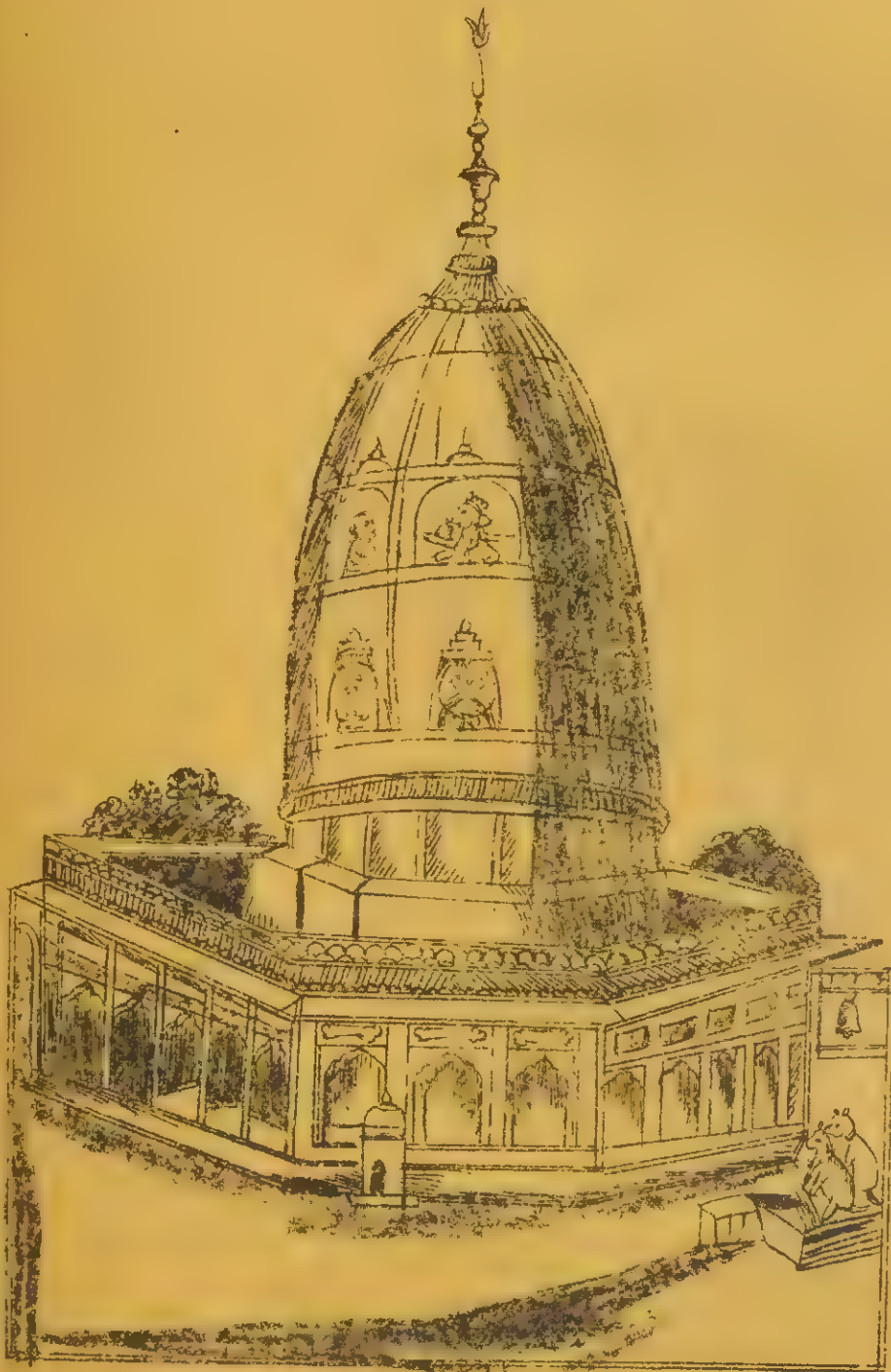
وزدادہ مسجد شمس الدین التمش قطب صاحب سواد و کھن دہلی



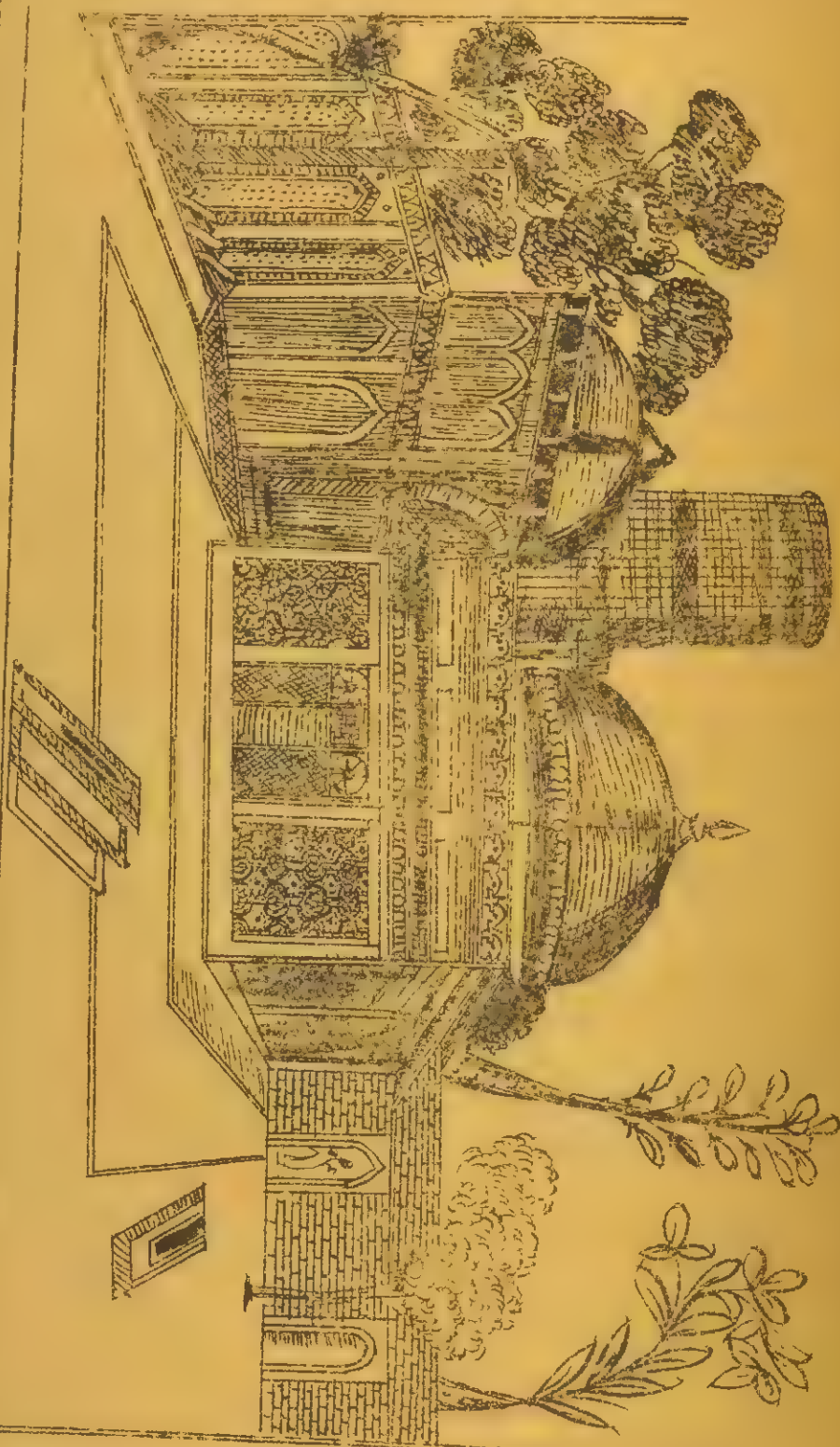
مسجد اکبر آبادی گیمین



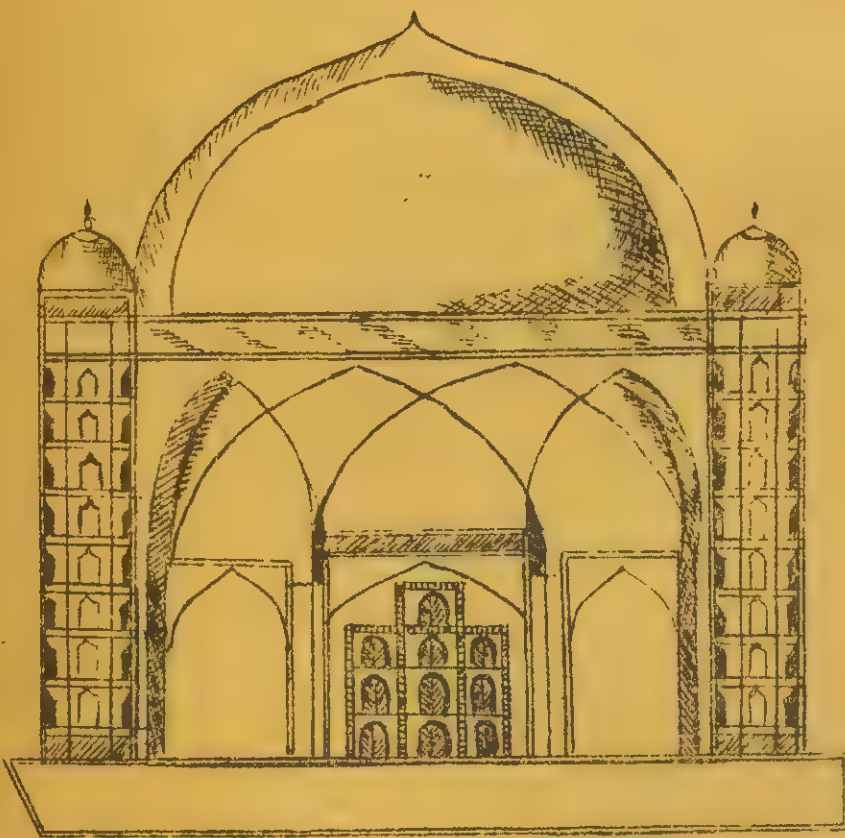
آکاس کا مندر انکامین



درگاه امام خاتمین قریب لاسه



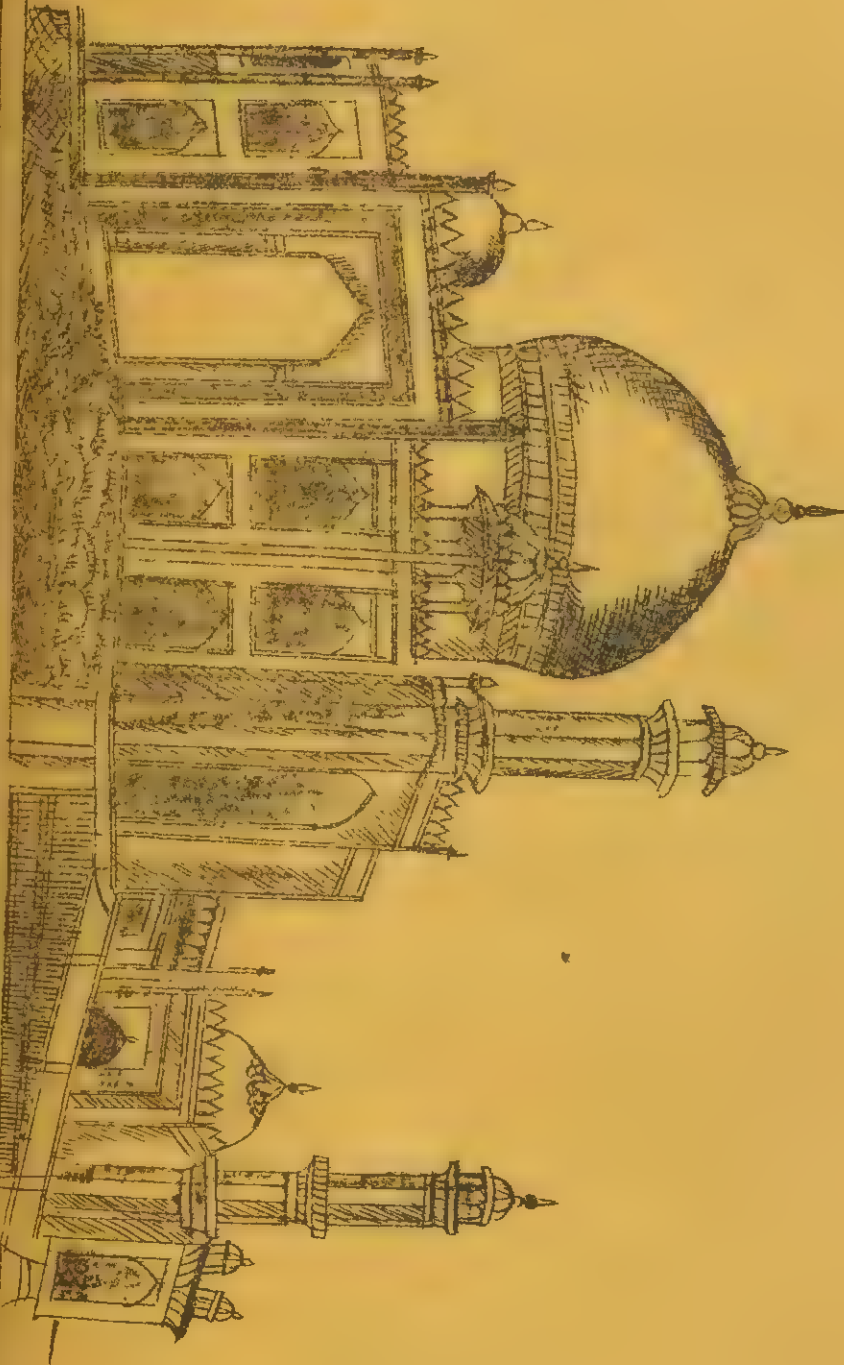
مقبره محمود واقع بیجاپور



اکبر آباد کی مونی مسجد کا ایک منظر یہی



دوسراں خٹا جگن کا



نستی باوڑی دہلی میں یہ ہری



اچھا مکان ہر ولی میں درگاہ قطب صاحب ہے



مندر دیس ج پور



صدر دوازده جوینور کی مسجد کا



جامع مسجد بیجا پور



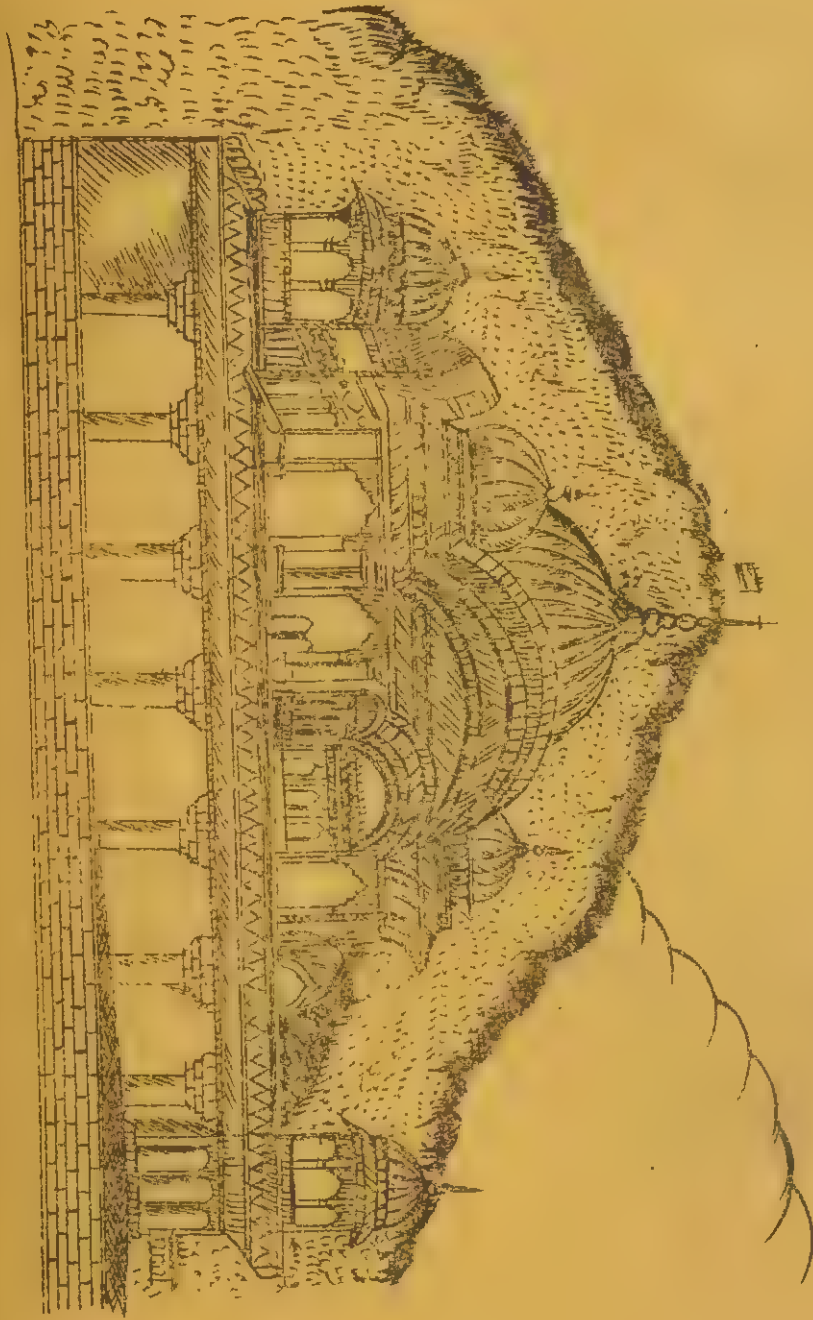
غفر کے گنبد ہی کے باہر ہے



کوٹلی فیروز شاہ قریب دہلی کے ہر



چتری راجہ بختا و سنگہ اور مین



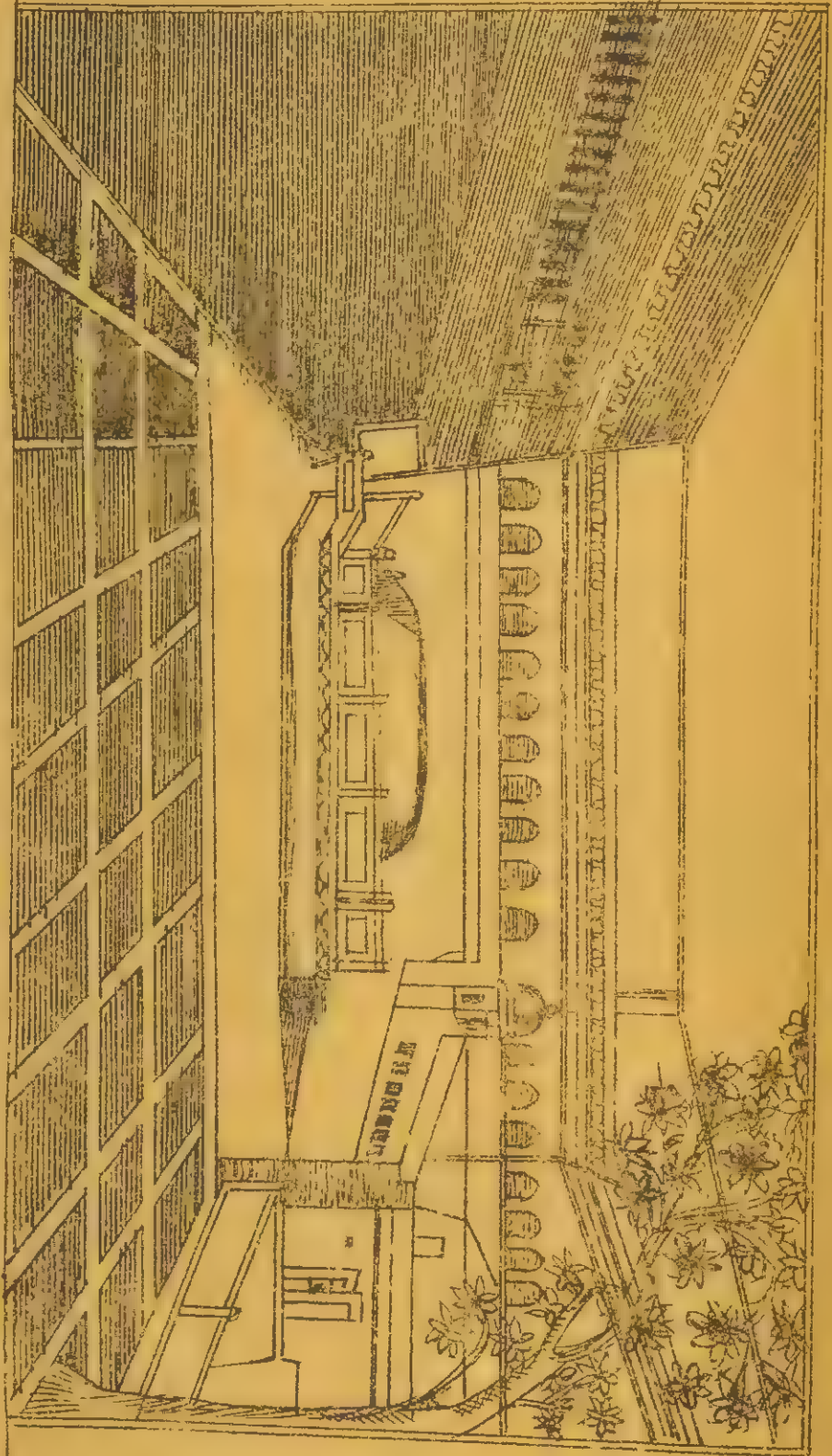
سوق آهنی قطب نما تب کے نقش



قطب صاحب کی لائٹ جو مشہور ہے



درگاه شاه ترکان و پلین واقع است



رہٹہ بجا دل پور کا



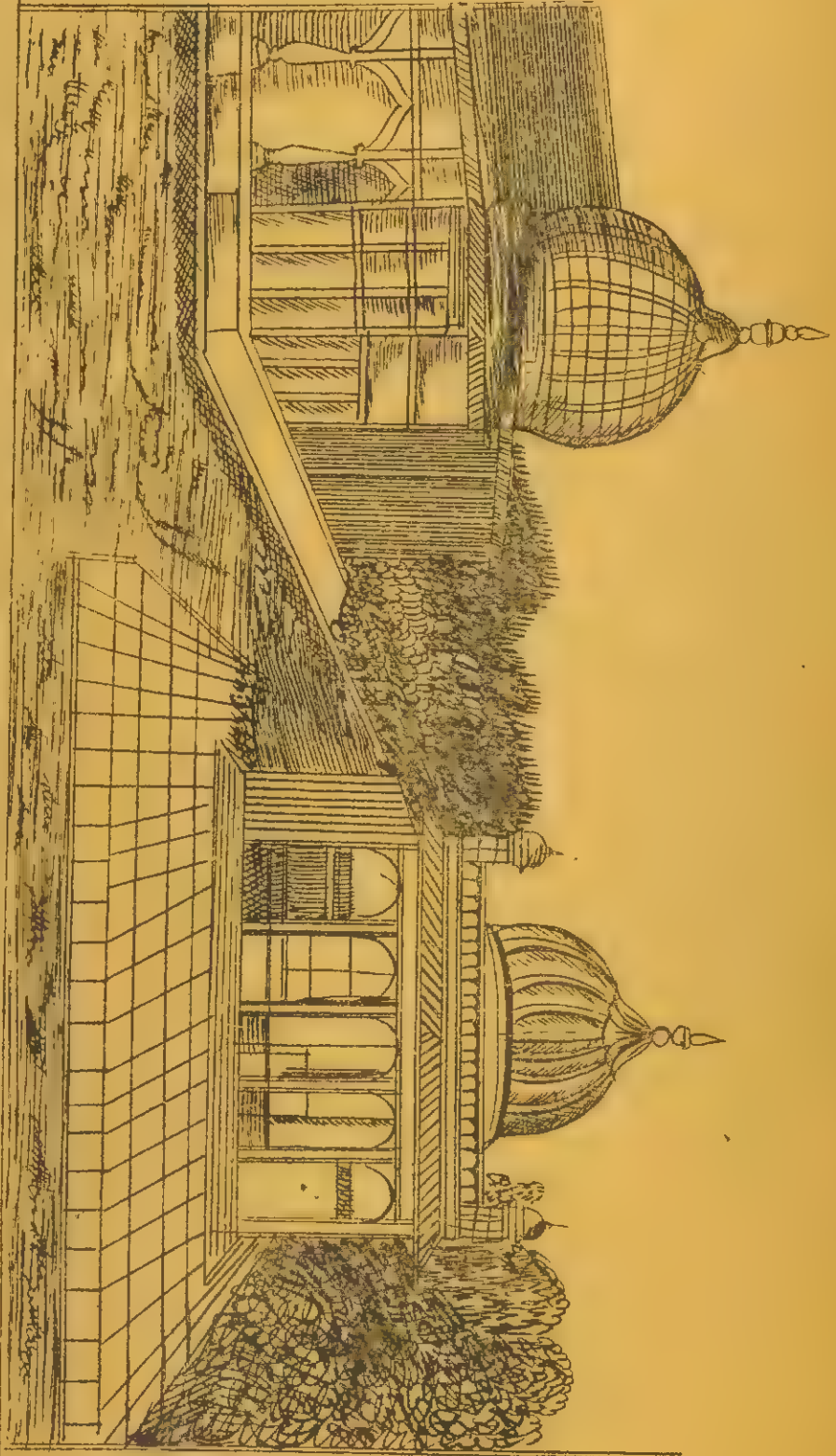
مسجد اعظم مدرسه نواب غازی الدین دہلی میں ہر



مقبره قطب العالم نوا مین هر



لال ننگه واقع دہلی



دھاکا کا مندر

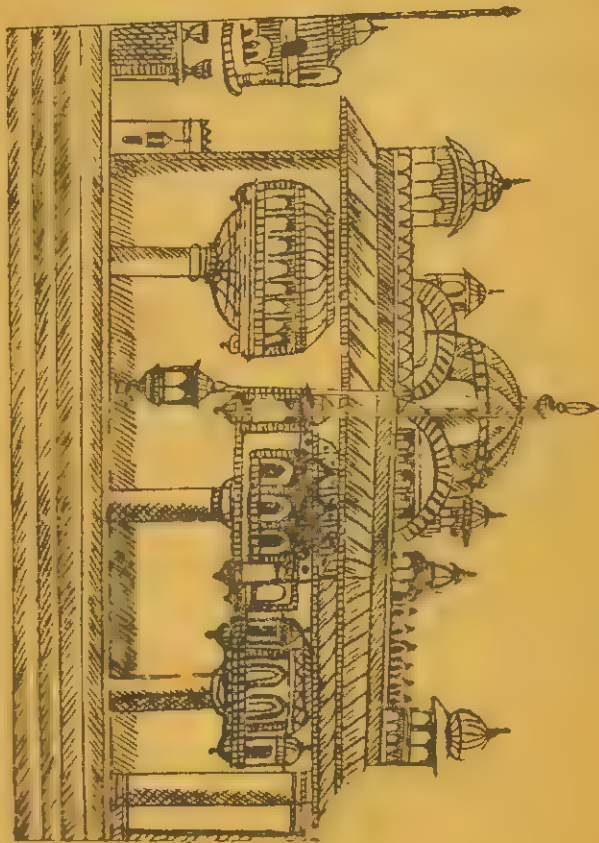




پران قلعہ چرائی مہم



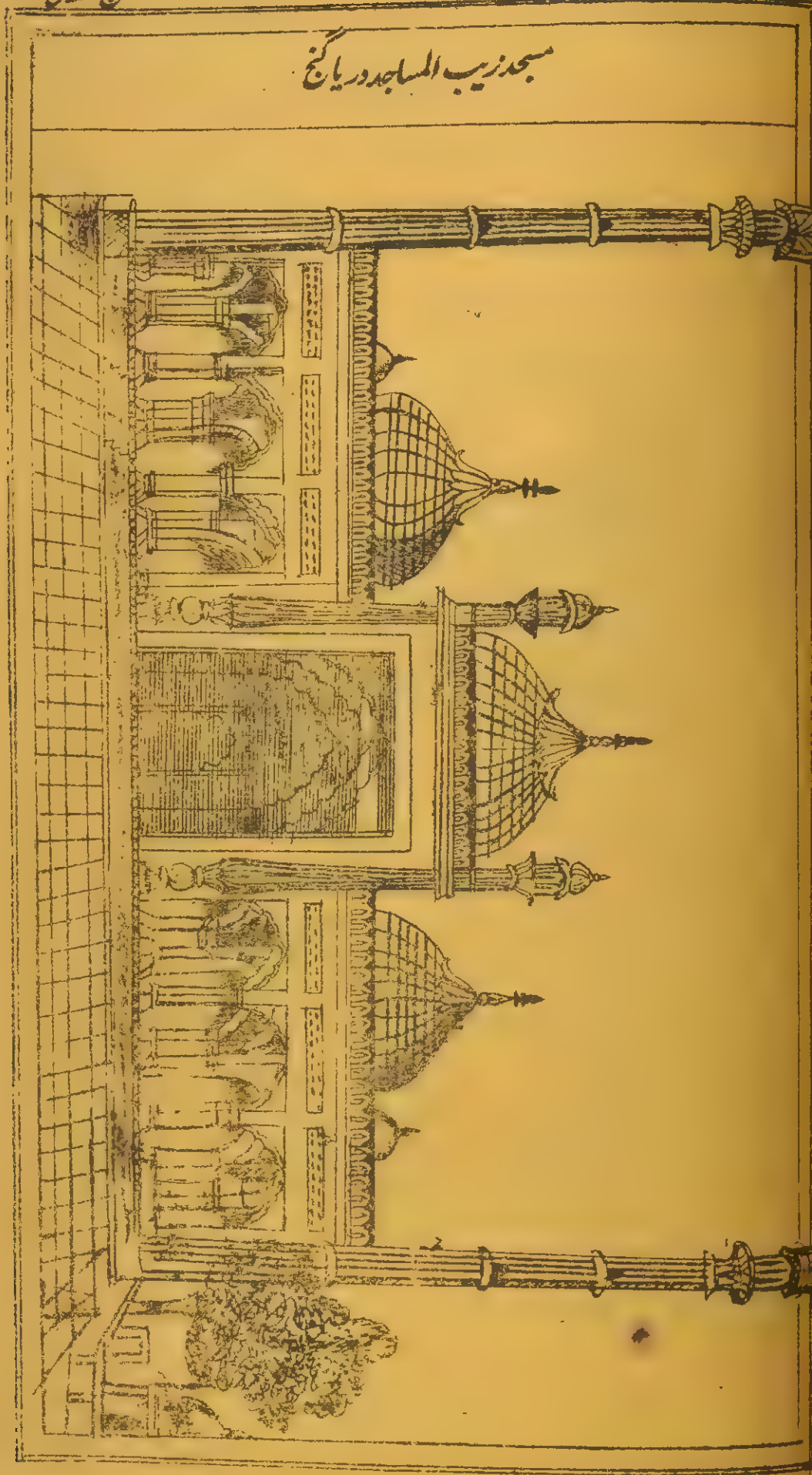
ابیر سرکامنه در سندی



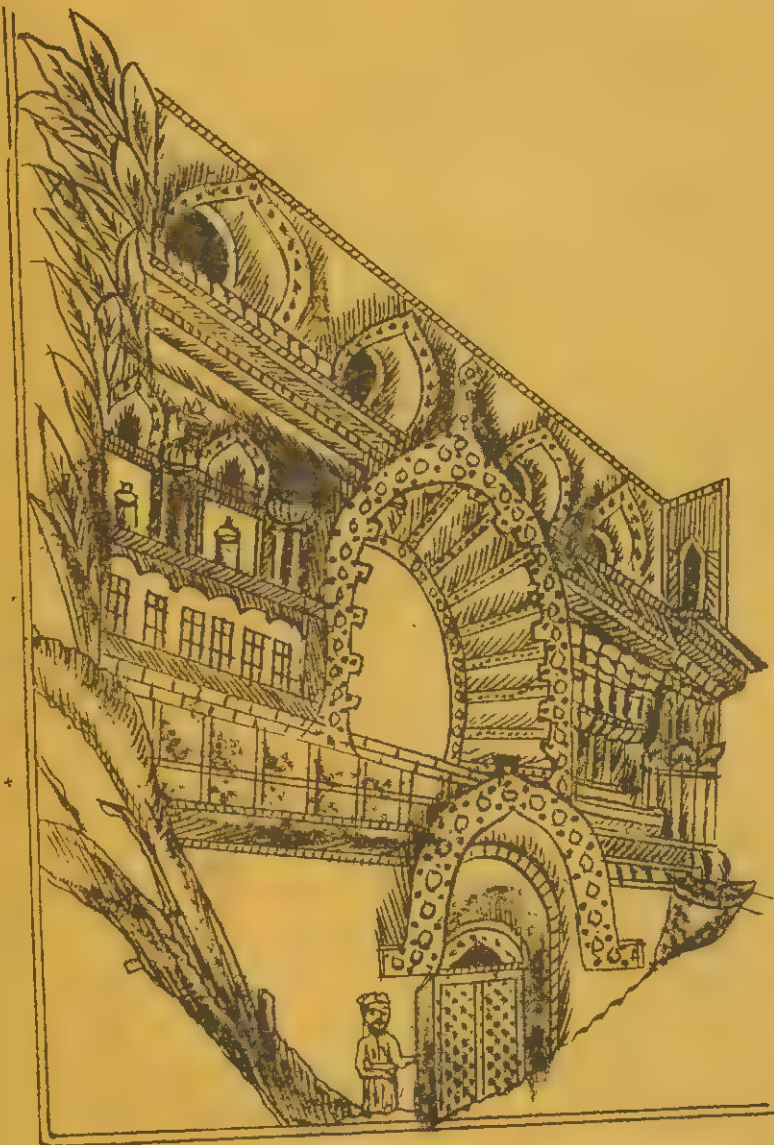
قلعه تعلق آباد قریب دہلی



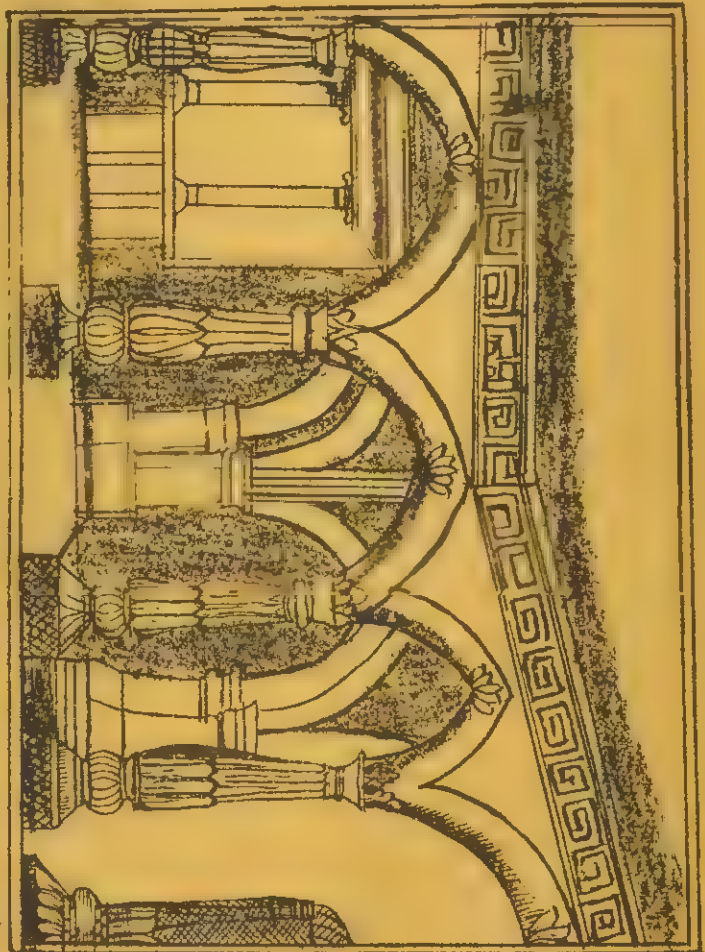
مسجد زیب المساجد دریانگ



عبادت خانه ناسکا



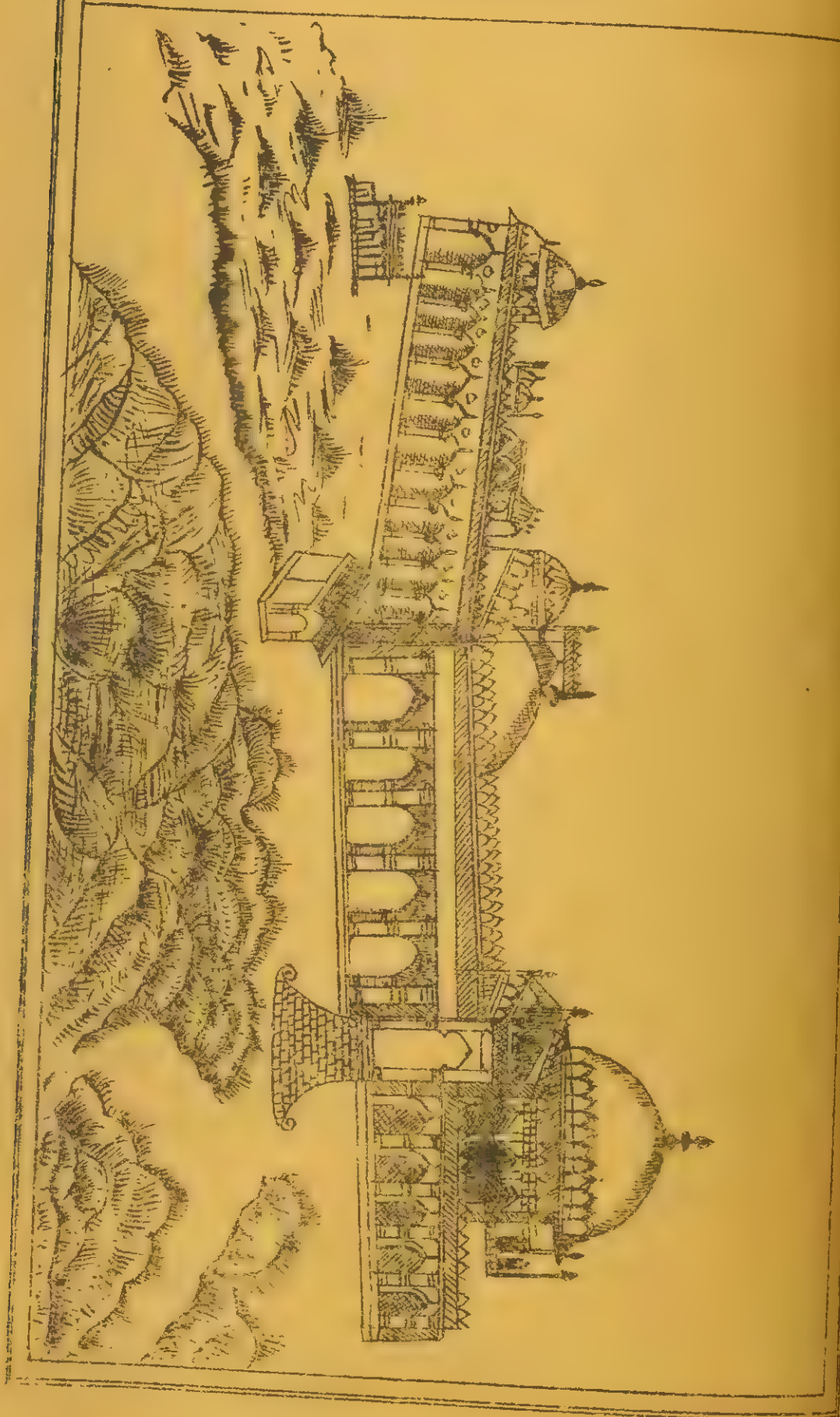
الورکامندر



مقبره واقع شاهجهان آباد



گل بزرگ شریف کی مسجد



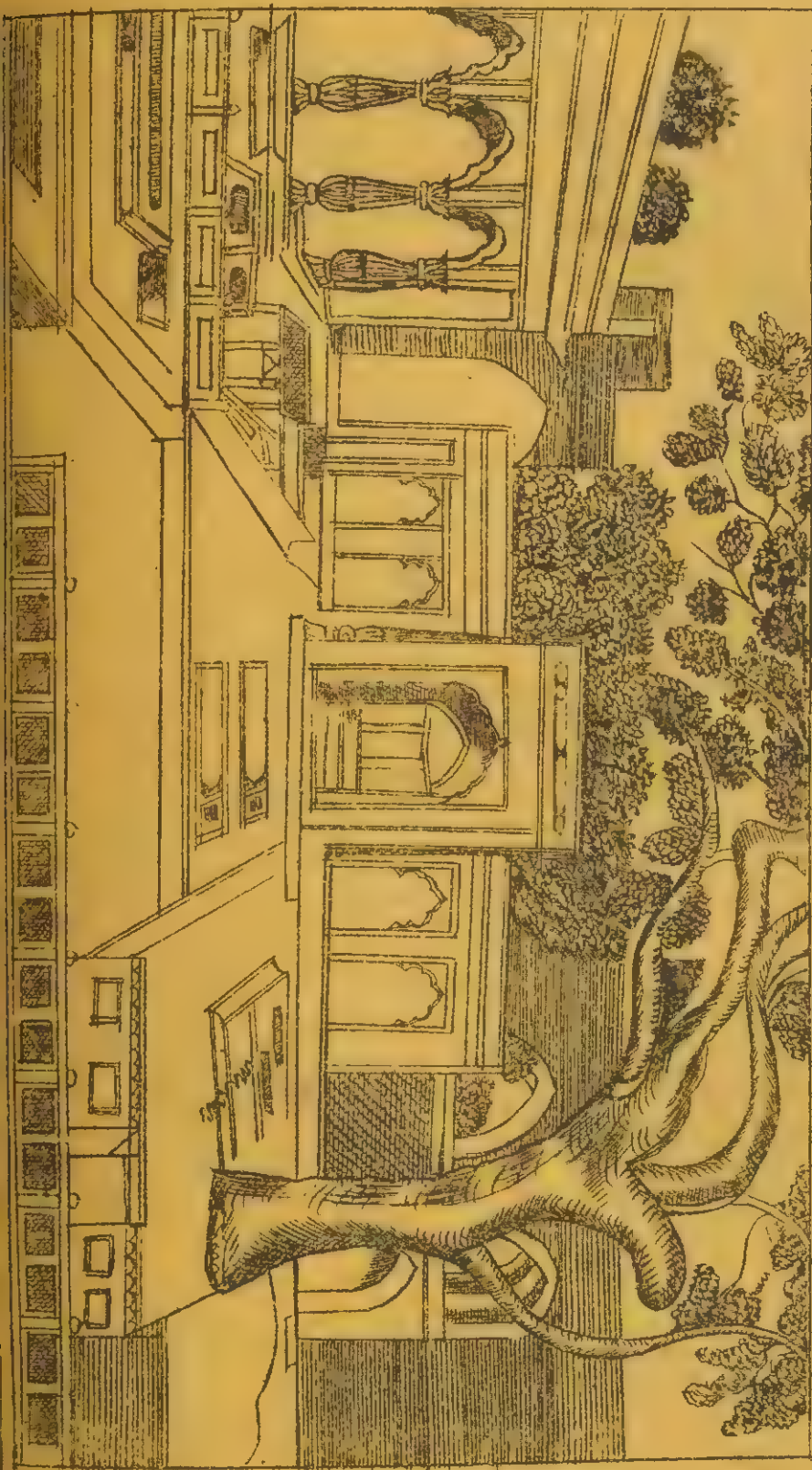
بارہ پلہ متصل عرب سحر اسیر و ن دہلی



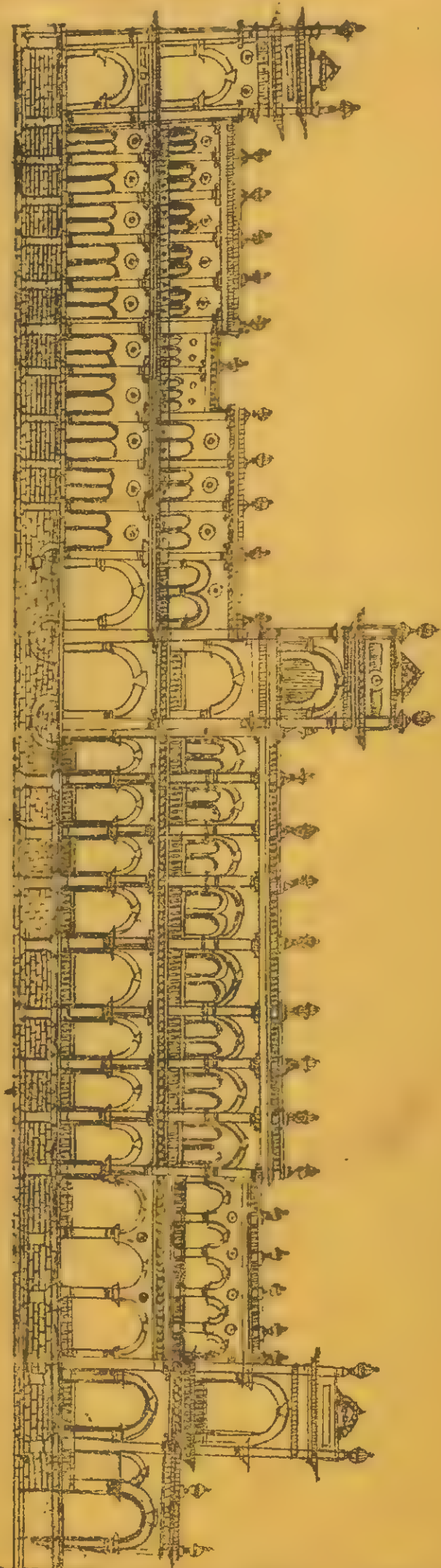
مقبره گنج کا



شاه مردان دہلی



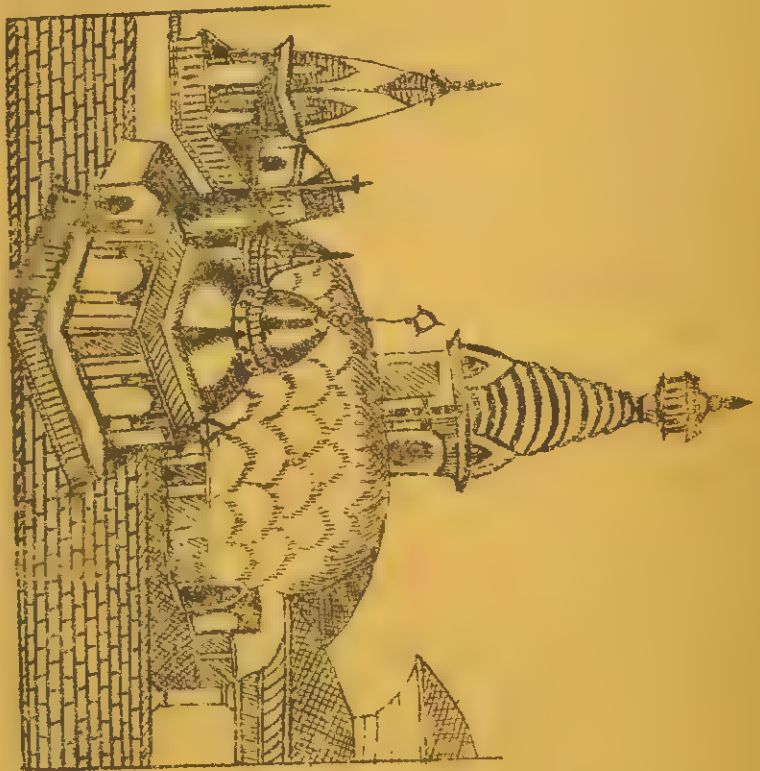
کوشک‌ها و منار در جنگ و اوقات آند بانیغ



هجرتہ درگا قطب صاحب واقع دہلی



شمردن دیال کاست در نیپال هین



سانچی کے مندر کا چھانک



چینا کانت رگو ایسارین



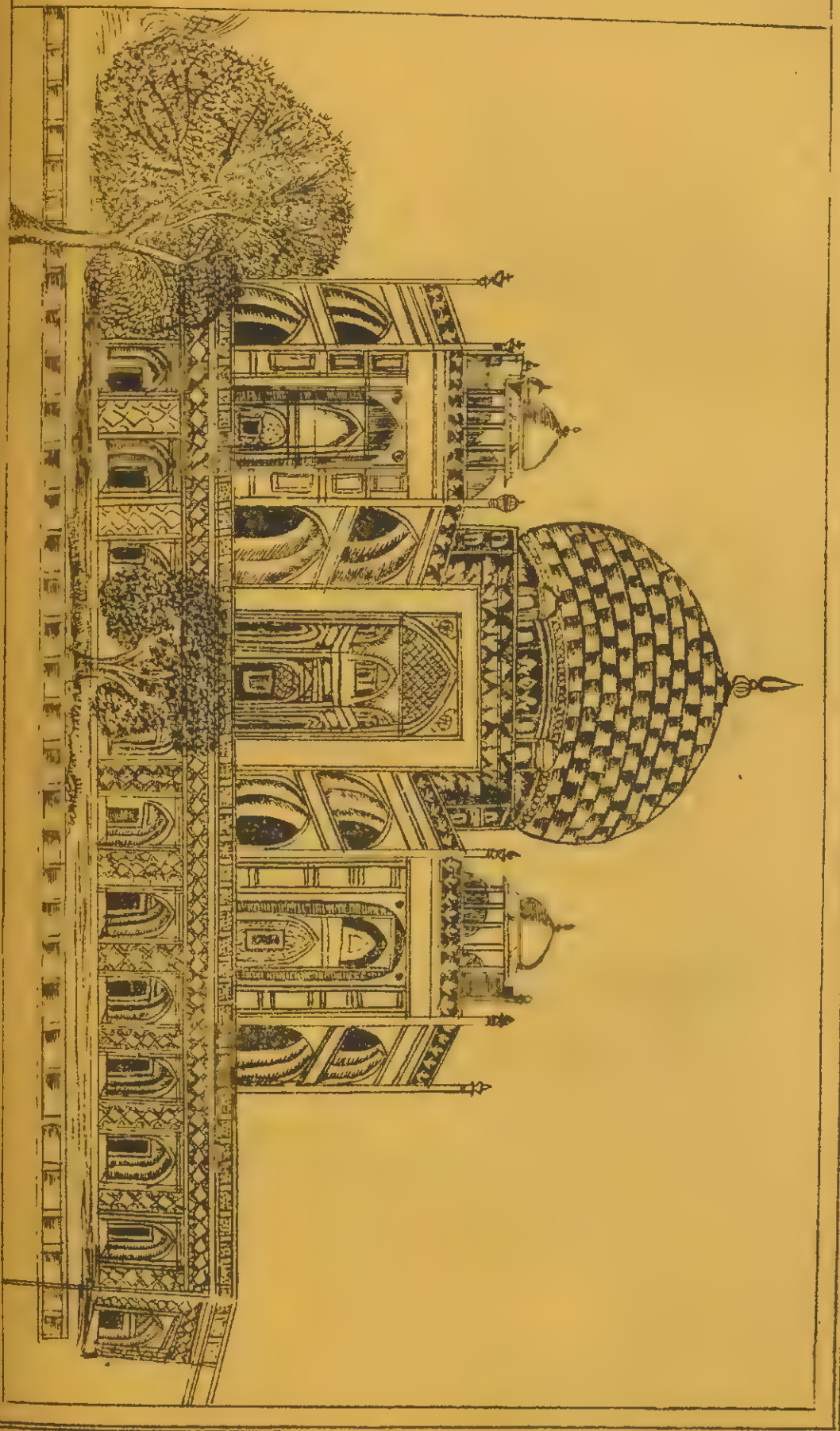
مقبرہ حضرت محمد اکبر شاہ بادشاہ سکندر سے



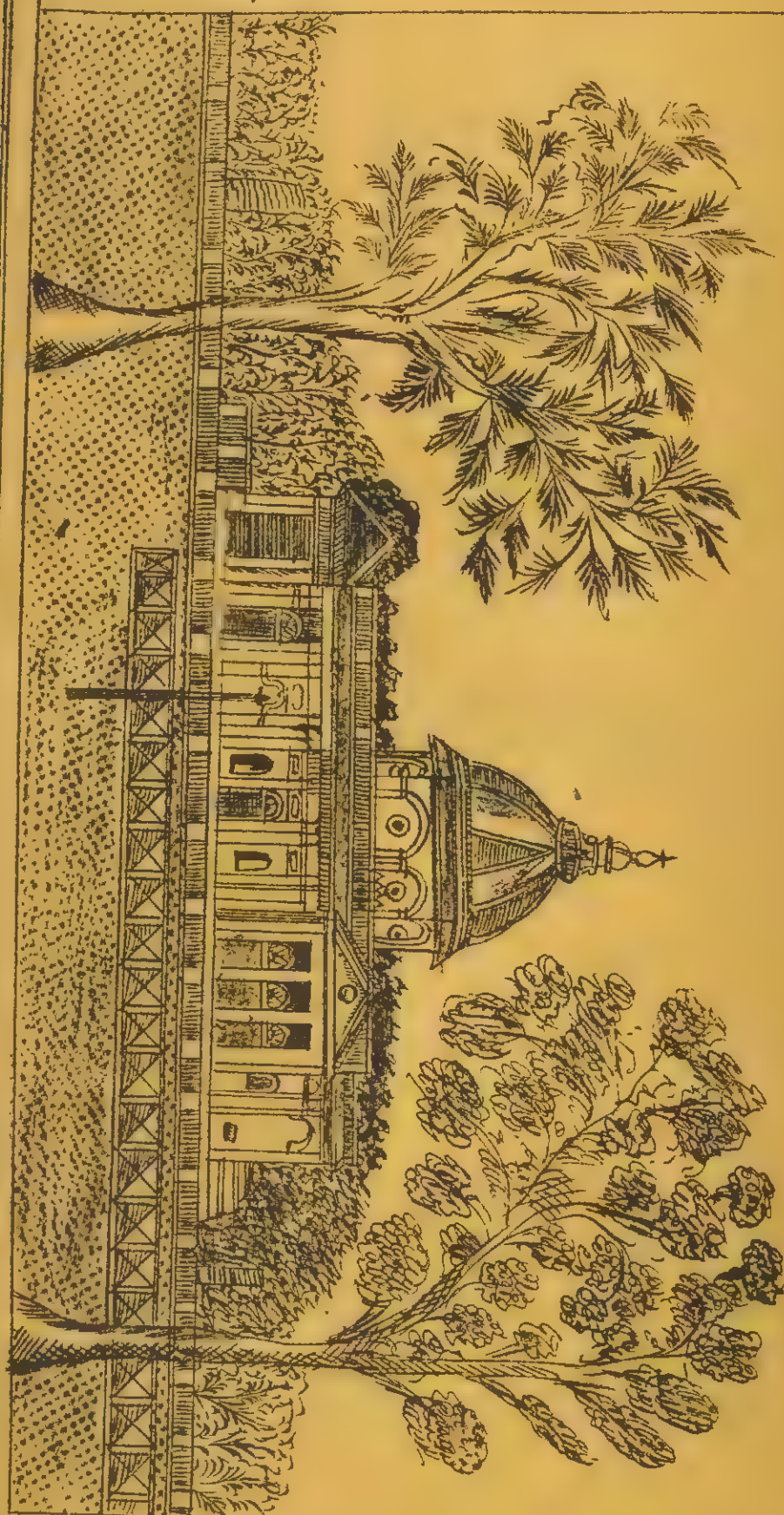
درگاه حضرت امیر خسرو رحمة اللہ علیہ دہلوی



مقبره حضرت سلطان همايون بادشاه متصل دہلی



گر جاکھر دہلی کا کشمیری دروازہ کے پاس



تصویر کپتان کنھاٹھ صاحب بہادر کی ہے



یہ صاحب ملازم راج درجہ نگہ میرے بڑے دوست ہیں اور مزاج میں ان کے
خلق و چشم مروت و رحم دلی ہے علاوہ اسکے اور بہت سے عادات نیک
ایسے ہیں کہ قابل تحسین و آفرین کے ہیں صاحب کے اہتمام سے کوٹھی جناب
مہاراجہ بہادر واقع آئندہ باغ متصل زرگونہ جسکا نقشہ نمبر ۱۱۳ پر ہے صرف
مبلغ پانچ لاکھ روپیہ کے طیار ہوئی ہے۔

رسالت نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کا حال میں نام مکان زمان تعمیر کنہ گمان مع کیفیت و پران مضبوطی کا ذکر تفصیل میں

کیفیت

جب راجہ جہانگیر نے اسکو پایا بنایا سو وقت میں راجہ جہانگیر نے بنگاڑ ہوا تھا اور یہ راجہ و حکمران جس نے بنا اندر پست کی ڈالی تھی جا گئے گدھی ان راجہ کی قنوج تھا اور یہ ہرا کے بہن و دارا بخت جگہ عرصہ یکم از پچیس برس کا گذرا تھا یہ قلعہ میرا قلعہ مشہور ہے و ملیں موجود ہے زمانہ حضرت ہادیوں میں انکی مرست از سر نو ہوئی۔

یہ سنگ داراں بادشاہ نے پہلے ملیں بنوائی تھی اور یہ قلعہ وہ کہ جب سلطان ناصر الدین تخت پر بیٹھا اور جب ہلاکو خان کا ایلچی آتا تو وقت ملا مرست اس محل سے دربار کیا کہ کہنے والوں کو حیرت تھی۔

درگاہ قطب صاحبین موجود ہے۔

تعمیر مکان	نام تعمیر کنندہ	تعمیر
در پست کوٹ	راجہ و ہلا	قریم
نالہ کمال	راجہ کمال	سنہ ۱۲۱۵ھ
گنج سب	سلطان علی	سنہ ۱۲۵۵ھ
نور آباد	ایک	سنہ ۱۳۹۵ھ
تخت نصیب	سلطان قلی	سنہ ۱۳۹۵ھ
ورادہ مسجد	میرالدین	سنہ ۱۳۹۲ھ
نور الاسلام		

پوری وزیرین	راجہ گروہ	۱۰۶۱ھ	۴
لاٹ	.	۱۰۶۲ھ	۵
شہر نیاہ دہلی	حضرت شاہچا	۱۰۶۱ھ	۶
نارت اور پور	حضرت بہار	۱۰۶۲ھ	۷
دہلیہ دہلی	بادشاہ	۱۰۶۳ھ	۸
سجہ		۱۰۶۴ھ	۹

جب کو عورت گیارہ سو اکتالیس برس کا ہوا دہلی میں توبہ ہو کر
 راجہ گروہ کو پور میں اس لاکھ کو زمین پر لگا دیا اور پھر اس کی حیثیت سے معاف ہو کر دہلی تھی جو جب نقشہ کے پتہ ان سہ ماہ
 بہار نے ایک ہزار سو نو تعمیر کیا اس لاکھ بہت حالات گندہ لین پنا پھر جا سکا دوسرا لاکھ اور اس کے بزرگوں کے بڑے
 سکھوں کا حال دسچ اور دیکھا اس کی تعمیر حضرت سلطان جاگیر نے بھی فرمائی تھی۔
 پہلے اس کی تفصیل چار شیشے کے غرض میں بھرت دیڑھ لاکھ روپیہ کے مٹی و پتھر وغیرہ سے بنی تھی جب وہ گر پڑی تو
 پھر قند و سنگ کے بھری سے سناختا تمام کمرست خان کے تعمیر میں لاکھ روپیہ کے لیوا ہوئی اس کے بارہ دروازے
 اور چار کھوکھیاں ان درجے بازار جو اس وقت میں سفر کیے گئے تھے طول ۱۲۶۴ گز عرض ۹ درجہ۔ تعداد درجہ ۱۲۴۔
 بھرت میں تزار روپیہ کے لیوا ہوئی سو اوٹھ سو میں ہو کر۔

بعد حضرت کو فرخ سیر بادشاہ کے بنا۔ درگاہ خواجہ قطب الدین اولیا قدس سرہ الخیرین ابو ہو کر۔

کفیت

یہ عبارت سنگسرخ کی درمیان عرض متباب باغ کے تعمیر ہوئی تھی بہت خوش نام تھی۔

تعمیر

نام تعمیر کنندہ

نام مکان

۱۵۲

حضرت ابو الفخر

جلی محل

۱۵۱

محمد بہادر شاہ

مقبورہ منصور

۱۵۰

شیخ جامع الدولہ

جامع مسجد ملی

۱۴۹

حضرت سلطان

شاہ جہان

منصور علی افغان بہادر صفدر بنگسہ اور یو ثواب شجاع الدولہ بانی خاندان لکھنویہ دونوں صاحب دہلی کے وزیر دہلی میں تھے۔
 سعد اللہ خاندان دیوان اعلیٰ و فاضل خان خاندان کے اہتمام سے لہجہ دس لاکھ روپیہ کے لیوا ہوئی اور دہلی میں تانچہ
 شوال سنہ ۱۱۷۰ میں اسکی بنائوری اور سرور دنیا پانچ ہزار روپیہ اور درویدیلہ اور سنگ تراش وغیرہ کام کرتے تھے پھر برکے
 عرصہ میں علیا بہولی نوے لکھ کا مال ہو کر تیس لکھ کا عرض ہو گیا۔ ایک سو چھتیس لکھ میں جس بعد شریفی کا عرض و
 طول ہو کر وزیر ہرگز سے بارہ لکھ کا عرض سنگسرخ میں دریاں جس کے ہر پہلو ایک لکھ روکر و کٹر دس لکھ سنگسرخ کا تخت و
 جلوس حضرت اورنگ زیب عالمگیر بادشاہ ہرجا رخ دالان نگین میں دو دروازہ بہت خوبشمال اور چار بزرگ چاندون کوٹوں پر
 بہت حقیقت میں سنگسرخ کی جگہ کی چوبیس لکھ اور تینوں دروازوں میں کو اسیست ہوئی۔ لکھ میں اور جو یک دنیا بجلی سے کرپا اختیار کرو
 سرکار گورنمنٹ نے بنوایا ہو دریاں میں چوبیس لکھ کوٹہ سے لکھ روپیہ کا اور کا بنوایا ہوا ہو۔

ردوانہ کا مرقعہ	ردوانہ	۰	۰
سنگاتی	۱۳۰۱	۰	۰
باغ مومن	حضرت سلطان	۱۳۰۱	۰
چوٹی بحب	ہمایونگیر	۱۳۰۱	۰
چوٹی بحب	حضرت شاہ	۱۳۰۱	۰
قلعہ کوٹ الیاد	بارشاہ	۱۳۰۱	۰
دو تہی نہ	راجہ مال چند	۱۳۰۱	۰
قلعہ امک	بھکر شاہ	۱۳۰۱	۰
مقبورہ حضرت شاہ	بھکر شاہ	۱۳۰۱	۰
مقبورہ حضرت شاہ	نواب علی محمد	۱۳۰۱	۰

۰

۰

۰

۰

۰

۰

کیفیت

ہندوستان کے خراج سے لیا ہوا فی واقعہ دہلی۔

یہ شخص ایک متوسلان خاص نواب خان خانات تھا تاج اس بل کی صراط المستقیم ہو۔

ہندوستان کے اگلے شہروں میں سے جہنم کے نرے اس جگہ ایک قلعہ تھا بنایا قلعہ ستر چھوڑا

بنوا کر اکبر آباد نام رکھا سب لوگ متفق اس بات کے ہیں کہ شیل اسکے کوئی عمارت نہیں ہو سولہ برس کے عرصہ میں لیا ہوا

اس میں چار دروازے اور دو کھڑکیاں ہیں تیس لاکھ پچیس ایک سو پندرہ ہزار تو مان رائج ایران اور ایک کروڑ پانچ لاکھ

عالی بحساب تو مان ہوئے اس کی تعمیر میں صرف ہوئے ملن و دونوں طرف دریا کے اس شہر کی آبادی ہو کر غریب رو یہ آبادی

زیادہ ہو سکتا ہو سکتا کے دو بیٹن ہی طول دو کوس اور عرض ایک کوس کا ہوا دریا سے شرقی رو سے ایچھے

پورب کی طرف کی آبادی کا درودھائی فرسنگ کا ہی طول ایک کوس عرض آدھے کوس کا کثرت عمارت کی پہلے

استقد رتھی کہ عراق و خراسان اور مالانہر کی مانند چند شہر اس میں آباد ہو ان اکثر شہر ملے اور چار شہر لے مکانات بنے تھے

اور غلیوئی اسقدر رتھی کہ ہستون ملن لوگ پشوری پھرتے تھے اقلیم شامی کے آخر میں واقع ہو شرق رو سے یعنی پورب فاسکی وقت ہوا

تعمیر

نام تعمیر کنندہ

نام مکان

سنہ ۱۰۰۰

فیسم حضرت سلطان محمد اکبر شاہ

پہلی جو بنو رہ قلعہ آگرہ

بیچھڑ گنا گورادو ملاتو ترمین بھنجل اور دھکھن میں چندیری واقع ہو باہتمام فاسم خان میر جو بڑا ہنواؤ خندق اس شہر کی

پندرہ لاکھ روپیہ کے صرف سے بنی۔

طاجور میں دو مندر میں جوت جوتی کی پرستش کے واسطے تقریر میں عمارت نہایت پاکیزہ اور کام بہت باریک بنا ہوا ہے۔

تینوں عمارتیں چھڑاؤ و مضبوطی۔

طاجور
دو تھانہ و قلعہ
حکیم سلطان
امیر شریعت و
البرٹ

سب

شہر اور نہ

حضرت شیش

عاید السلام

راہ شیش

قلعہ سب

حکیم حضرت سلطان

قلعہ دریا

جگت

جگت

ہندو حضرت شیش عاید السلام کو راجہ کشن کہتے تھے اور یہ محضر طور پر بن کیو مورت والی ایران تھے جبکہ پانچزار اٹھالیس

برس کا زمانہ ہوا ہے۔

ان کے عہد میں جنگ اور زردی تھے جبکہ وضع چار ہزار نو سو اٹھاون برس کا ہوا۔

زیر خان کو کہنے یوسف زئی چچا لون کا اتصال کر کے اس قلعہ کو کیر کیا اور نو شہر نام رکھا انکی تعمیر میں پچاس ہزار روپے خرچ ہوئے۔

کیفیت

یہ ماچہ پچہ سالار مہاراج کشن کا تھا۔

دہلی کے نزدیک ہو۔

یہ راجہ بھکر پتیا ر کے تھے جسکو عرصہ میں بناراز برس کا ہوا۔

حاطہ گہری بنی تھیں تو رسیب چھو گھات کے مقام بھاجہ ہر اور دھان ایک مکان جو اسکا دروازہ بھی قابل دید ہو مفصل حال اسکا رپورٹ ملت نام اور ملت نام میں جنرل انگلٹ بھی صاحب ہمارے لکھا ہو۔

یہ راجہ بھکر ضیا کا تھے۔

ہندوستان میں یہ قلعہ مشہور ہے بھکر ان کے شاہ کی کاٹھوس جسکو دو ہزار نو سو ستائیس میں بس ہوئے۔

در عہد لکھنؤ اس بادشاہ۔

یہ جنابہ درخت حضرت میرزا ابوسعید کی تحصیل در بھو بھی حضرت سلطان بابر بادشاہ کی ایسا باغ کا بل میں بنیں ہی اور ہر جگہ پتہ پڑھتا گیا ہو۔

سندھ

نام امیر گنڈہ

نام بھکان

۱۵۵۹ء

پانچ

قلعہ مالوا

نور

"

قلعہ سیانہ

قدیم

راجہ سورج

شہر قنوج

۲

۰

دروازہ بھکان

ایضاً

راجہ بازو

مقام بھاجہ

ایضاً

راجہ سورج

قلعہ کاپلی

ایضاً

کدارہ بھون

بنارس

ایضاً

راجہ پر بھتی

قلعہ کابو

ایضاً

قائب بانو بھتی

قلعہ بنار

ایضاً

قائب بانو بھتی

باغ شہر آرا

تجلیا دویم خارا ایک سو برس گذرے۔

لکھنؤ میں پختہ عمارت ہو۔

مہر شاہ کبیر و تختہ لڑائی میں بدست درستم ہمارے گئے۔

مہر سلطان کبیر و داؤد سیاح چکھو و ہزار سات سو پچاس برس گذرے یہ راجہ زہیب راجپوت کے بیٹے تھے۔

قلعہ رختہ پور	امام باڑہ	نواب احمد خان	نواب سیکل	راجہ زہیب	راجہ سندھیلو	قلعہ پانڈرو
قلعہ نوئی بنگالہ	قلعہ ترانہ گٹھ	راجہ سیکل	راجہ زہیب	راجہ سندھیلو	راجہ سندھیلو	قلعہ پانڈرو

یہ راجہ قوم راجپوت سے تھے و در ہزار برس سے زیادہ ہر سے بعدہ شیر خان انخان نے کمال مضبوط کیا ہر کوئی نہ دیکھ سکتا تھا کہ ان کے لک کے ملک سے تو یہی تھی اور دلوگ لوٹ مار کرتے تھے لہذا ان کے ڈر سے متوڑا سا بنا تھا کہ شیر خان مگر کیا بعدہ کچھ نہ ہو۔

تھاکم کیا ہر دروازہ قلعہ پر چھپر میں لگا کر چھپر دیا کہ دروس لاکھ دام خرچ ہوئے۔

۲

یہ وہ ہی راجہ ہیں جو دوسرے میں عاشق ہوئے تھے شہر بات ہو۔

قلعہ زور	قلعہ پانڈرو	راجہ نل	راجہ بندہ	راجہ سندھیلو	راجہ سندھیلو	قلعہ پانڈرو
قلعہ پانڈرو	قلعہ پانڈرو	راجہ نل	راجہ بندہ	راجہ سندھیلو	راجہ سندھیلو	قلعہ پانڈرو

والدہ بنگلہ دار کے ہمارے ہر طرح کے مددگار رہے۔

یہ کوٹھی کشمیری دروازہ کے باہر تھی اب تک موجود ہے یہ صاحب میرے قبلہ گاہی صاحب کے بڑے سے بیٹے تھے چنانچہ بعد وفات

کیفیت	نام مکان	نام تعمیر کنندہ	تعمیر
حال کی عمارتوں میں یہ مندر قابلِ اطمینان ہے یہ مندر سکھوں کا پرستش گاہ ہے یہ امر سرحد پر ایک شہر اور اپنی قلعہ کا ایک ہے۔	امر سرحد کا مندر	۲	۲
یہ راجہ جھڑا گشتا سب سے جگہزبانہ و درخشاں ہے جو برس گانہ کرتا ہے۔	قلعہ جموں	راجہ کیراج	قدیم
راجہ صدار و شیر مالکان کا قلعہ قلعہ و جہاں دریا تیس قلعہ دھارا و مندر و مال اسی راجہ کے بنوائے جس میں درخت و حضرت محمد جگہ شیر مالکان چار دیواری سے آباد ہوئی۔	قلعہ اویسین	راجہ کیراج	سولائی
یہ گشتا جہاں تانیاں کے شمال و مشرق کو جہاں کے کنارہ بنا ہے۔	گھاٹ لگا دھو	حضرت شاہ	۱۵
۴	قلعہ نگر کوٹ	راجہ جی دیو	قدیم
۴	جامعہ مجددیہ	سلطان جہان	۱۵
۴	محمود غزنوی	غزنوی	۱۵
۴	مجدد جامع لاہور	محمود غزنوی	۱۵

× ×
 مطابق سنہ پانچواڑ طیس بحری درہا سے کچھ فاصلہ ہے۔

یہ دروازہ اور بجایا سہو ہو کر

یہ کیلو کھڑی پہلے کاٹن تھا کہ صحت کر کے تیرہ جاویں تیار کر لیا جو وجود ہے۔

قلعہ لاہور	انبار غلام محمد	۱۷۱۱ھ
منہرہ محمد و غفری	سلطان محمود	۱۷۱۲ھ
قلعہ را پورا	راجہ پورا	۱۷۱۳ھ
قلعہ بابا کوٹ	سلطان	۱۷۱۴ھ
دروازہ قلعہ	شہا ب لکھن	۱۷۱۵ھ
گواہ ر	لش	۱۷۱۶ھ
منہرہ	سلطان کیفا	۱۷۱۷ھ
تھری کوٹ	سوالدن	۱۷۱۸ھ

نام مکان	نام تعمیر کننده	تعمیر	کیفیت
قلمیہ کابل	۲	۲	۲
قلمیہ قندھار	۲	۲	۲
عزالت غارنا	۲	۲	۲
قلعہ جلآں باد	سلطان	۹۰	خارنا سک ایک مقام ہر زمان یہ عزالت ہر بہت اچھی ہو۔
قلعہ مسجد	محمد اکبر شاہ	۵۰	یہ بادشاہ دکن میں فتح محمد سلطان فیروز لعلک
گلگیر شہر لعلک	علاء الدین	۳۱	۲
دولت آباد	سلطان تغلق	۱۰۱	۲
بنج بہان آرا	حضرت بہادر	۱۰۱	۲

اس میں ایک تختی سنگ مرمر کی ایک گز طول اور بار گز عرض کی کٹھی کر کے حضرت امیر تیمور سے لیکر اپنے نام تک اس پر کندہ کرایا اور دوسری طرف یہ لکھوایا کہ محمد رسول ساز و خیر و کابل کا تمام مساف کت کیا جو کوئی میری اولاد سے معمول اس پر

یگانہ عذاب الہی میں پڑ گیا۔

۱۲۱

سلطان تینوں

درگاہ سید

سالار مسعود

غازی

۱۲۲

سلطان تینوں

قلعہ شہر

بعلک

جو پور

قلعہ بندر کھیت

حضرت سلطان

محمد اکبر شاہ

۱۲۳

سلطان تینوں

سلطان تینوں

سلطان تینوں

۱۲۴

سلطان تینوں

سلطان تینوں

سورج سلطان

سورج سلطان

پہلے بیان گانوں میں اسکو بہر بار کر کے غیر در شاہ سے قلعہ بنایا اس شہر میں جو کہ قلعہ شہر اور اسی گانوں میں

پہلے آیا تھا۔

جو بہر ہاں کھیاں اسے حکم کے تیار ہوا اور نہ کن کا قول ہو کہ کسی جزا میں اسکی تعمیر کو دوسے پہلے اس گانہ میں نہ پائی
تھا اور درجہ ترقی کے کنوار بیان کا حکم تھا بہت سو اگر اوقات سے اگر اس شہر میں بے این اور قلعہ بندہ ہو گئے گانوں
میں تعمیر کیے ہیں اور خوشی اور خوشی سے اوقات میں کر تے ہیں بار بار یہ مختصر ہو لیکن بہت پاکیزہ اور پرہیزگار

عمارت اس میں گنجان ہیں۔

ایام طوائف الملک کی میں یہ مختص بادشاہ جو نور کے تھے۔

نام مکان	نام تمبر	تاریخ	ملاحظات
عمارات بالاصح	سلطان محمد	۱۱۸۵ھ	سراو قابل
قمار	جہانگیر	۱۱۸۵ھ	یہ عمارت کرلے کے نام سے مشہور ہو چک پر دریاں پورہ اور پٹی کے واقع ہو کر خوار کیے گئے اور اب کوئی آثار نہیں دیکھا ایکے ستونوں پر کچھ مال بھی کھنڈا ہوا ہے معلوم ہوتا ہے کہ وہاں جی ما دیو بھی نے جو جو جب پراں کے قبل پیدا ہوئے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے ۷۰ برس سلطنت کرتے ہیں کہ وہ آیا تھا۔ امداد و تجارت میں پورہ نہ حضرت خاقان اسیر قیصر صاحب ترانہ ملین اسکی عمر بہت ہی۔ یہ مشرقین و مسلمان ان اگر ہمارا وصل پورہ تین۔
عمارت مہاراجا	احمد شاہ	۱۱۸۵ھ	
منزلین و	سلطان محمد	۱۱۸۵ھ	
سراپور	حضرت محمد	۱۱۸۵ھ	
مقبورہ حضرت	جہانگیر	۱۱۸۵ھ	
سلطان باب	جہانگیر	۱۱۸۵ھ	

ظاہری -

۱۲۱ھ

حضرت سلطان

قلعہ پشاور

پیشخص وزیر پور شاہ بچہ اتالی کا قتل -

۱۵۹ھ

غفر خان

قلعہ صورت

..... نا معلوم

۱۹۱ھ

حضرت سلطان

قلعہ ایک

پیشخص حضرت میر اکبر شاہ کے عہد میں قوم پور دارالکھنڈ کے تحت بابینہ عمارت کھنڈی -

۱۱۱ھ

نواب میر اکبر شاہ

پنج محل کھنڈی

یہ شہر اہل قلعہ میں لاکھ کے قریب سے تیار ہو اقبل بنا، شہر بیان ایک قصبہ تھا اور نام اسکا جوٹی پرگ تھا ہندوؤں کا

۱۱۱ھ

حضرت سلطان

شہر آل آباد

تیرتھ گاہ خطاب بھی آباد - شیر پور اور پرگاہ نام سے مشہور ہے -

*

۱۱۱ھ

عجلت حضرت

عمارات

عجلت کیر

قلعہ لاہور

۱۱۱ھ

اگر ہمیں واقع ہو۔	۱۰۳۰	شاہجہان	علائے جمیل
یہ جہنگ مرہ سے بنی ہوئی ہر رخ فرخس و ستون و محراب و سقف بہت خوبصورت ہو۔	۱۰۳۱	حضرت شاہجہان	سجاد جمیل
یہاں بہت شہور ہو۔	۱۰۵۴	نواب علی مراد شاہ	پیل علی مراد شاہ
ہیروان چشمہ و درناک کشمیر میں بنا ہو۔	۱۰۴۲	بحکم حضرت شاہجہان	باغ و غیرہ
دہلی فتح پور میں ہو۔	۱۰۷۱	سلطان عیاض الدین	قلعہ لعل
مقام احمدیہ میں چار غار میں جن میں سے تین غار قابل تصرف کہیں عمارت اتنی بڑا دران پیر ضائقہ م کے لوگوں کی شکستیں بنی ہوئی ہیں۔	۱۰۷۲	خ	خ

یہ لوہے کا مینا جس کو لوہے کی لالٹ کہتے ہیں واقع دہلی پر زمانیت خود ہی ہوتی ہو کر راجہ لاکے سرسید سے یہاں پہنچ کر مینا کا نام معلوم ہو کہ واقع دریا سے مٹی کی ہیں اور بصرت دو لاکھ روپیہ تیار ہوئی ہیں۔

اوپر کہنا رُجھون کے واقع ہو۔

پتھر کی یہ عمارت ہو ایک متانہ دار رہا کرتا تھا۔

بھرت ڈیڑھ لاکھ مبلغ کے تیار ہوئی متعلق اور تھوڑے عرصہ میں گنگا کے قریب بس منزل کے جو کہ دایم شہزادگی میں حضرت محمد علی کی ت

ایک بہارت مختصر اور ایک لاکھ کے تیار ہوا تھا اس عمارت کا نام جہانگیر لکھا گیا تھا۔

احوال محسوس ذاتی اور مناسبت صفت حضرت خواجہ بزرگ کے لکھے جاتے ہیں مولد شریف

آپ کا سیستان ہوا سو اسیلے آپ کو بجزی کہتے ہیں جب عساکری سب در سال کی ہوئی تو والد ایک

خواجہ حسن نام نے اتفاق فرمایا وہاں ایک مجذوب شیخ ابراہیم نام رہتے تھے ان کی نظر

حضرت خواجہ معین الدین چشتی رحمت اللہ علیہ پر پڑی تو آپ کو طلب الہی کا شوق ہوا اور دنیا و داری سے

لوہے کا مینا	خانخانان	حضرت سلطان بہ	حضرت سلطان بہ	گنبد بزرگ
عمارات	+	+	+	خواجه معین الدین چشتی
احمد آباد				رحمتہ اللہ علیہ واقع
چاند باغ				احمدیہ شریف
قلعہ ونو شہر				
شہکار گاہ				

نام مکان	نام تعمیر کنندہ	تاریخ	<p>کام چھوڑ کر سرسوتر قندار اور سجاکو تشریف لے گئے وہاں علم ظاہر سی حاصل کر کے خراسان کی طرف آئے اور کچھ دنوں وہاں رہ کر قصبہ مارولان میں کدوا ح پنا پور سے ہوتے تشریف لائے اور وہاں حضرت شیخ عثمان مارولانی کی خدمت میں میرا پھر رہنے میں آئی رہا اختتام طبع کی طرح کی کرتے رہے اور حکم اپنے پیر کے ہمیشہ نصیر میں رہا کرتے تھے اس باعث سے اس وقت کے بہت بڑے علما و راہبین حضرت نجم الدین گبرنی وغیرہ سے ملکر کمال ولایت حاصل کیا اور نسب آپ کا دور اسطون سے حضرت شیخ دوداد جی کو پہونچا ہے اور اسطون و اسطون سے حضرت ابراہیم رحمہ کو اور پیلے سلطان مخدوم الدین سام کے آنے سے اور تھوڑے وقت میں یہ شخصیت ہو کر رہندہ دستان میں تشریف لائے اور جمیر میں رہے اور حضرت قطب الدین اندر بانے سے جبکہ قطب صاحب پناہ لیتے ہیں ماہ ربیع الثانی شہر بغداد میں بیچ مسجد امام ابوالمہدی ہر قندی کے روبرو حضرت شیخ شہاب الدین شہروردی کا اور شیخ اودھ الدین کرمانی کے جناب خواجہ معین سے بیعت کی اور حضرت شیخ فرید الدین گرج جو کرمانی کے مکملین و مولویین میں سے تھے خواجہ قطب الدین کے پیر باقی حال ان بزرگ کا بہت ہو۔</p> <p>واقعہ دہلی۔</p>
----------	-----------------	-------	---

ان بادشاہ کو اپنے شوہر کے زمین سے بہشت تھی اس لیے مکان مظہر کو جو ترک کر کے قصر کلمو کیطیری میں رہنا اختیار کیا اور

وہاں کے کنارہ پر ایک باغ اور ایک مسجد بھی بنایا۔

اس قلعہ میں دو ایک محل اور بیادگر کے آسکانا مہراستون رکھا۔

واقعہ درگاہ حضرت قطب الاقطاب خواجہ خواجگان کو۔

حضرت سلطان نظام الدین صاحب کے بہت میں یہ مسافر نہ مقرر تھا اور اس میں نیز شہانہ نے سونے کا کپڑا پہن کر بیچنے کے ساتھ لشکر کا ساتھ کیا اور ایک مسجد بھی بنائی۔

بہار و غیر بہار میں وفات حضرت نظام الدین جتہ اللہ علیہ السلام در عہد سلطان فیروز شاہ خلجی۔

مظاہر معانی کے شہر اکبر آباد سے دو سو کے فاصلہ پر جانب مشرق میں موضع رضوان آباد جس کا شکل ہندوستان

۱۹	۲۰	۲۱	۲۲
کونستعل	سلطان جلال	الدین خلجی	سلطان علی الدین خلجی
قلمہ علام	قلمہ علی الدین خلجی	قلمہ علی الدین خلجی	قلمہ علی الدین خلجی
گنبدی نہا	علی الدین خلجی	علی الدین خلجی	علی الدین خلجی
سجد درگاہ	سجد درگاہ	سجد درگاہ	سجد درگاہ
نظام الدین	نظام الدین	نظام الدین	نظام الدین
روضة قلعہ	روضة قلعہ	روضة قلعہ	روضة قلعہ

کفیت

خافقہ دوسرے متحکم نظر آتی ہوا سکی طیارہ کی وجہ جو تحقیق سماعت میں پہنچی ہم لکھی جاتی ہیں نہ بجز مری میں نواب ارباب
 بالو یہ حکم صاحبہ انشا طیب بظاہر متنازعہ محل صاحبہ نے جب انتہی تک پہنچی تو اسی جہان فانی سے رحلت کی تو وقت مرگنے
 شوہر حضرت شہناج بہان سے وصیت کی اول میں چار لاکھ اور چار لاکھ چھ سو لاکھ سے جاتی اور ان کے خداوند عالم
 انکی عمر میں کثرت دیگاتوں میں و نشان باقی رہ گیا پھر ضرورت نہیں کہ بعد میرے آپ کسی عورت سے عقد کریں اور بجا ہے میر
 اسکو اپنے پہلو میں جگہ دیوں کہ یہ سچے رنج اٹھائیں اور آپ کو عروس نو کے پاس دیکھو قلعہ پائین جس میں مقام میر پیر
 مدفن ٹھہرے وہاں ایک عمارت نامہ دروزگار بنے ایسی زیارت گاہ قلائق پوری طرح پر اور مستحکم کریں بادشاہ جمہور کو
 کہ دل و جان سے آنے مفتون تھے تمام عمر وہ بائیں یا در میں اور پھر شاہی کی اطلاع کی پرورش اور رعایا پروری میں عمر
 عزیز کو صرف کیا اسبب وصیت کے مقبرہ کی طیارہ کا خیال آیا صحارہ ہوشیارہ کو نقشہ بند کے پیش کر نیکا حکم فرمایا نقاش نے
 نے انداز کے نقشے کھینچ کر لائے مگر چند والہ نہ آتے ایک شب بادشاہ نے اسی فکر میں آلام فرمایا خواب میں ایک گنبد
 زرتکار دیکھا صحیح کو ایک نقاش نے جو نقشہ پیش کیا وہ مطابق وصیت شب تھا اسی وقت طیارہ کی کا حکم فرمایا مگر خاف

نہ تعمیر

نام تعمیر کنندہ

نام مکان

اور عبدالاکبر خان کو میر عارفت کیا اور بنیاد کا حکم ہوئی مقبرہ بننے لگا حضور والا اکثر تشریف لاتے تھے کہ میر کو مصلحت نہ ہوتے اور حکم دیا کہ عقیقہ لے دو اسے سنگ پٹی میں سے فیروزہ ثابت ہو کر مان سے لا جو روٹکا دو کاغذ سے زبردست کرستان سے منگوا دیا ہے سو سے سنگ سلیمانی کو ہستان جنوبی سے سنگ نوری و سنگ شیب کو ہستان مغرب سے سنگ لسنیا دیا ہے نیل سے تاہرا و انڈا سے فادر کہ کہ لہا یوں سے سنگ انجور بہ صورت سے سنگ لہری چھ اڑی سے سنگ گلہ بون ٹیری سے سنگ کوہ الہر سے کٹو چوہلی سے سنگ رخام کوہا سے سنگ طالی و ستارہ و توتیا کمات سے سنگ ساق و سنگ کرٹو سنگ ناز و سنگ کدو کی دکن سے سنگ مرمر کوہستان لاچوتانہ سے منگایا جاسا جو پتھر خوش رنگ و بے جرم لے سکے آئے اور عمدہ کپڑا جو اوڑستہ و مشہور تھے جنکی مناعی کے نشان یا دگار درگاہ پہیلے آئے یہ تمام تھے۔ عسلی خان فاضل ہندوستان ان زیا و کار مانی۔ امانت خان شیرازی طر انوالیس۔ محمد شریف و مہر علی کچی کار۔ اسماعیل خان مدنی گہندارا۔ محمد خان لغبادی نور شہلے۔ کاظم خان و مہر علی گہندارا۔ عرصہ ان لوگوں کے اہتمام دے کر ساری سے لیا ہوا روضہ کے اندر باہر سنگ مرمرین سنگ مادی سے آیات قرآن شریف کی کچی کاری کی ہو اس میں کاریاں نے عمدہ مستقیم کی ہیں کہ حروف بلخوات جس بہ مقدار چھٹے کے قریب فطرتے ہیں وہی باہر کی محراب کی پیشانی پر پائے جاتے ہیں جس مقام سے چاہے

کیفیت

و کہیے مکن نہیں کہ بال برابر زرق انداز تریز میں نظر سے لڑے یہ اور نہ اندھ بڑے چھ مینے پھینک میں پا کھ کر ڈنڈا وہ لاکھ
 بچہ ہیں ہزار روپیہ کے صرف سے پلا ہوا صنعتکاروں نے ہر گنگ کے پتھر تیلیں بوٹوں میں اس خوبصورتی سے بڑے
 ہیں اور ایسے دوسرے ہیں کہ اصل معلوم ہونے لگے ہیں روغنہ کے سامنے گنگ مرمر کی ضربائی خواہے قرینے سے
 کیے گوشتوں میں انواع واقاعہ کے درخت گلزار لگائے اور تہجد عالیشان نہایت خوش قطع بھی تعمیر ہوئی صندل والا بھی
 و سپاری کے درخت نہایت تلاش سے منگائے اور جنوں میں قرینے سے لگائے اور ایک عوض گنگ مرمر کا لکڑی وال اور
 ایک چوبترہ خوشنما بنایا متھرتین درجے کا تعمیر ہوا اور جو میں تھرتھکا تو عید مظلومین کی کارسی کا لکڑیا کی طرح من
 نام و سہ وفات لوا بہ متنازل محل مساجد جو گنگ مرمر کے کر و فیروزہ گنگ مرمر کے تختوں کا جس میں
 جالی نہایت خوشنما و باریک ترستی حق نہ سب ہوا گنگ سفید کا فرش شفاف بنا عوض جو ہر گنگ جاتی ہوئی وضع کی گئی
 خوش قطع جھاڑی رنگارنگ پتھروں کی نفرتی پر حسب حضرت شاہان کی رحلت کا زمانہ تزیین ہو چکا اور سلطان اور گنگ
 عالمگیر اور گنگ نشین ہوتے اپنے متبرہ کی تعمیر کی وصیت کی لکڑیوں نے صرف فضول سمجھا اسی اور نہ حصہ مستاتبین

تعمیر

نام تعمیر کنندہ

نام مکان

نقاب منت و عمل صا حید کے پہلو میں فن کر کے قبر بنا نے کا حکم دیا اور جب ساطعت سرکار انگلیش نندہ و ستان میں ہوئی ایک
 مدت تک اس عمارت کی طرف التفات کیا ساتوں نے بطبع غلیظ نگاہ کی لاری گوہر ان بے بہا جھکر اکھاڑی پھینکے
 ریزہ ریزہ ہو کر آتی تھیں مسلمان نہ نکلا چھوڑا تھوں کے نشان بڑے انوکھے چھل نہ انوکھ پکس دیا نہ ملائی لگا ہو جواج تک
 کشیدان کی طرح جھک رہا جو صحن کے چاروں گوشوں پر پارینا رنگ مرمر کے سر بلند تین کھنڈے بنے ہیں ان میں تو طبعی
 سنگ مرمر کی نہایت قطع و تعمیر ہوئی تو لہجہ ایکی قلم سے کب ادا ہو سکتی ہو دوسرے شقائق پیدا کرتے ہیں صنائی کی
 تو لہجہ زبان پر لاتے ہیں تو بڑے عرصہ سے اٹالیاں گورمنٹ اٹل یا جناب قیصر نندہ کو اس عمارت کی مومگی و بستری پر نظر ہوئی
 مرستگی کی نئی باغ لکھائے رنگین سے آراستہ ہو اعرض و شکر کو آب مصفا سے چھلکا دیا اب ہمارے حکام ہر کشتہ کو
 بوقت بوقت تشریف لائے ہیں فنائے باغ سے لطف اٹھاتے ہیں۔
 یہ مکان دریاں عقب حاصم اور کبرج کے لب دریا سے بہن قلند شا جہان آباد کے اندر واقع ہو باہل سنگ مرمر

تعمیر ہو۔

۱۷۷۱ء

منظر حسن
 حضرت سلطان
 ابو طغ
 بہادر شاہ

آئی اور ترکمان دروازہ اور صوبہ جلپاٹری اور بیکلی خانہ جہان سلطان رینہ سکیم کی قبر کو اور ایک مسجد کو یہ محلہ بہت آباد تھا اب بھی آباد جو یہ سکیم بڑی بزرگ اور عارف باللہ تھیں سنا کہ یہ سکیم زندہ زمین پانچ پوشیدہ ہو گئی تھیں ان کے مزار سے اب بھی لوگوں کو فیض ہوتا ہے اور صمد فیروز آباد کو نو شک انوار کہتے تھے بعد مدعیان مشہور ہوئے ۵۵۵ء میں حصار کوکڑیاں نو شک جہان نایا کو شک شکاکر کے مشہور ہوئے و آباد تھے تین کوس کے فاصلہ پر ہے۔

یہ باغ دہلی سے مشرق کی طرف جہان کے پارتھل شاہدہ کے واقع ہے اور ایک بنگلہ کے درمیان تین سو اسی لٹا کی چار دیواری خشتی جو ایک دروازہ کلان اس پر ایک مکان بدرجہ اوسط اور تین دروازہ کلان کے پلو تین شمال رخ ایک مسجد اور ایک سرائے کنواں۔

انتقال ان حضرت کا اٹھارہ ماہ رمضان المبارک ۱۰۷۵ھ میں جمعہ کے روز ہوا سلطان فیروز شاہ بالجسک نے یہ عمارت ۱۰۷۵ھ میں بنوائی گنبد درگاہ شریف کے بارہ درہن اور گسٹ خاں کے ستوان لگے پینچ ہزار درہن تین شک شمع کی جالیان لگی لہریں جنوبی رخ دروازہ کے گنبد پر اجڑتے تھے ایک چھپ گیا ہو گنبد پر ایک

حصار دیو فیروز	سلطان فیروز	۱۰۷۵ھ	۱۱۷۵ھ
آباد	حضرت ابو ظفر	محمد بادشاہ	۱۱۷۵ھ
شاہ باغ	درگاہ حضرت نصیر الدین چانغ	سلطان فیروز شاہ	۱۱۷۵ھ
	دہلی صاحب		

کیفیت

سندری کلس لگا ہو درگاہ کے صحیح مبین دو گنبد اور مبین ایک میں حضرت فرید الدین گنج شکر رحمۃ اللہ علیہ کے پوتے کا مزار رکھ دوسرے میں مقدمہ زمزم الدین کی قبر جو آپ کے بھانجے اور غلیفہ ہیں اسی کے پاس مقدمہ حضرت کمال الدین کا قعر نیز ایک درگاہ شعلین کے ایک سجدہ فرخ سیر بادشاہ کی پلار کر والی آئی ہو درگاہ کے دروازہ گنبد مابین سیر فرخ و شادہ کے نام سے کہتے ہیں یہ مزار حضرت محمد شاہ نے اکبرس درگاہ بزرگ کے گرد و قریب لاکھ پچھتر چار روپیہ کے خرچ سے شہر بنایا ہوا اسی اور چار درواریہ اور ایک کھڑکی بنوائی جو اب تک موجود ہو درگاہ شعلین کے گوشہ جنوب شرق کی طرقت مزار شعلین سیر سے والد بزرگوار حضرت محمد و درخت میراں شاہ و بعد نور شاہ مرقعہ بعد جو آب بہ بہ تمام محبوب علی خان نواب ناظر علیا رہا جو چوتراہ اول سنگ چوتراہ دوم سنگ سنگ سنخ مع قعر نیز سنگ سنگ مرمر بنایا گیا ۔ اسکا حال کتب قواسخ سے بخوبی معلوم ہو سکتا ہو مگر جب سیر سے حضرت قیوہ صاحب خزانہ دہلی سے ولایت کرتے ہوئے اسوقت یہ حضرت خان بادشاہ ہوئے ۔

مقام بزرگ مبین میں تین دروازے قسم کا ہو سب بندہ ملن سے اسکا طرز علیحدہ ہو اور ایک مکان بھلا شادی عملیات اس سے ملحق ہو

سندھیم

نام تعمیر کنندہ

نام مکان

سندھ

حضرت خان

حضرت آباد

سندھ مع لکھا شادی

مقام سرگنہ واقع گجرات یہ اپنی سادگی سے بہت مشہور ہے۔
مقام ٹوہ گجرات میں یہ خوبصورت عمارت ہے۔

۲

حضرت مدثر بن چنغ دہلی کے مزار انور کے قریب یہ مقبرہ ہے۔

اسلام شاہ کے وقت میں یہ عمارت تعمیر ہوئی کہتے ہیں اس وقت میں یہ پٹیلی خان بہت بڑا آدمی تھا چونے اور تھپڑ کی آہٹیں پائی

ہوئی عرب سرائین موجود ہے۔

یہ بھوپا سلطان سکندر لودی کا وزیر تھا اس میں ساٹھ کنوئیں تھے مبارک پور عورت کوٹ سے تھوڑی دور کے فاصلہ پر واقع ہے
وجہ نام موجود ہے کی مسجد مشہور ہونے کی یہ کہہ سکتے ہیں اس سے اٹھ کر اس جگہ بوبیا انفصال الہی ایک
دانہ سے ایک کہیت ہو گیا لہذا کہ بعد از وفات ہونے کے بعد مال وقفی کے میان بھوڑا کے پاس اسکا روپیہ آیا انھوں

بارہ درہی	مقبرہ قطب الدین	۱۰	۱۰	۱۰
عالم درویش	مبارک بار	۱۳۵۰	مبارک شاہ	۱۳۵۰
مقبرہ سلطنت	سکندر شاہ	۱۹۵۰	۱۹۵۰	۱۹۵۰
بہار لودی	لودی	۱۹۵۰	۱۹۵۰	۱۹۵۰
مسجد عسکری خان	عسکری خان	۱۹۵۰	۱۹۵۰	۱۹۵۰
مسجد کی مسجد	سیال بھوڑا	۱۹۵۰	۱۹۵۰	۱۹۵۰

کفیت

یہ مسجد بنوادی۔

حضرت نصیر الدین ہمالیوں نے اس کو جو بنی مرست کر کرنا کیا تھا اب منہم ہو گیا ہو گیا کہ وہ مذہب ہوا پاتا ہوا کہ بائیں ہند
تخلات ہو الایہ بات حقیق ہو کہ پہلے مرست اسکی راجہ انیکمال تو تو نے ششہ میں کرانی تھی۔

آپ کا انتقال شب دوشنبہ ۱۰۴۰ سید الاول ششہ میں ہوا اور اس دوران میں جنین دفن ہوئے رقم نے ایک کئی میں کیا ہو
کہ ایک مرتبہ حضرت سلیمان علیہ السلام گذار دودی نولانی میں ہوا دیکھا کہ ملائکہ آسمان سے جوق جوق نولانی میں اور

ایک کوئے میں جہرے ہیں آپ نے فرمایا کہ یہ مقام کس نبی کا ہو یا اس جگہ کیا چیز ہوگی ملائکہ نے عرض کی کہ ایک نبی آخر الزماں محمد صلی
صلی اللہ علیہ وسلم پیدا ہوئے انکی امت میں ایک شخص قطب الدین کو درآہ سو قست کے قطب زمان ہوئے انکا یہ مقام آخری ہو گیا
ہو شائے اپنے فضل کو مراد بہ قصدی سب عالم کا مرتبہ عزایت فرمایا رحمۃ اللہ علیہ پہلے بیان کوئی عمارت نہیں تھی ششہ میں
شیر شاہ کے زمانہ میں قلیل امداد خان بنیاد پڑی اور اب وہ زمین پر اور ششہ میں اسلام شاہ کے وقت میں تعمیر ہو گیا
ایک دروازہ بنوایا بعدہ شکر خان نے حضرت شاہ عالم رحمہ اللہ بنوایا وہ دروازہ جانتے ہوئے بنوایا کہ ایک

نام مکان	نام تعمیر کنندہ	تقریب
پڑانا قلعہ	راجہ انیکمال	۱۰۳۰ھ
درگاہ قطب جا	اول شیر شاہ	۱۰۴۰ھ

موجود ہی تھے اللہ مریدین حضرت سلطان شمس الدین شیر شاہ آجپ کے مزار شریف کے گھر کو آکر دنگ مرمر کی بہت نفیس بنائیاں بنوایں اور سنگ مرمر کے دروازے کو جو کھلیا گیا وہاں لکھوایا + اندر کچھ بوجھ و متاع ملے + اندر حکم بادشاہ جہان خسرو نامہ + دیگر کتبہ + از حکم

بادشاہ جہان خسرو نامہ + نور شیر شاہ شمس الدین آسمان علی علیہ السلام ۶۳

مقام پوزو + واقع شہر دیون اسرین ایک تھویریدہ کی مسجد کی کھڑی ہوئی ہے۔

اسکا برج نمایاں ہی بلند ہے۔

پڑانے قلعہ میں شیر شاہ نے مسجد کے پاس مسجد بنوائی اور حضرت ہمایوں بادشاہ نے اسکو کتب خانہ قرار دیا تھا اور اسکی زینت سے کررہے تھے فرمائی تھی چنانچہ حضرت تاریخی و قفایت مرحوم کا کہ ہے کہ ہمایوں بادشاہ ازہام افغان +

یہ رواج سنان فرخاندان کا انھیں کے وقت سے لایا جو اور اسکا مسجد یہ رسم جاری ہو گیا کہ ہر کو روز منہ منہ سے بھی اسکی بہت تہنید

کیا گیا کہ یو یا اس حسن قاعدہ کو دستہ وراصل میں داخل کیا۔

یہ گوتہ قلعہ حضرت شاہ جہان سے گوشتہ شمال و مشرق میں بنا دیا کے کنارہ واقع ہو پانچ لاکھ روپیہ کے صرفت سے بنایا گیا اور حضرت سلطان محمد جاگیر نے اسکا علی گڑھ بنایا اور

کھنڈ	•	•	۱۵۰
سجھو بیابا	•	•	۱۵۰
شیر شاہ	•	•	۱۵۰
بنات سنان	•	•	۱۵۰
سلیم شاہ	•	•	۱۵۰
سلیم شاہ	•	•	۱۵۰

کیفیت

بنایا اور حضرت سلطان شاہجان نے قلعہ سے مل ملکر اسکھانم گورنگ پور لکھ رکھا اور حضرت جہانگیر نے ایک دروازہ متصل دروازہ جو متصل دریائے جمنا ہو اور بنایا اور کوٹھی کی بنا میرے چچا صاحب میرزا محمد شیخ الملک عورت میرزا خوالدین نے ڈال کی پھر تیار بھی ہو گئی تھی مگر وجہ انتقال مرعومہ نامہ یہی۔

+

یہ بنایہ دادی صاحبہ حضرت محمد اکبر شاہ کی تعیین آنکھوں نے یہ مدد سادہ ایک سبب بعد اکبر شاہ تعمیر کرائی۔

یہ صاحبہ زوہر حضرت محمد شاہیوں بادشاہ کی تعیین کے الٹ کی مقبرہ شاہیوں کے متصل موجود ہو پہلے بیان لوگ رہتے تھے اور جو عمارت کے اندر تھی وہ اب نہیں جو الٹا دروازہ بہ نسبت اہلی قالم ہو۔

یہ حضرت محمد اکبر بادشاہ کے کوکھتے باہر واقع قطب صاحب یہ بنا قالم ہو۔

یہ حضرت محمد اکبر بادشاہ کے وزیر وادین سے تھے یہ عمارت کی مقبرہ شاہیوں بادشاہ دوبارہ پلہ کے درمیان میں متصل دریائے جمنا

نام مکان	نام تعمیر کنندہ	تعمیر
قلعہ مان پٹ	سلیم شاہ	۹۵۶ھ
درسدہ نواب	بیکم صاحب	۹۶۹ھ
ماہم بیکم صاحبہ	مردودہ	۹۶۹ھ
عرب سرائے	نواب حاجی	۹۶۹ھ
مقبورہ خاندان	بیکم صاحبہ	۹۶۹ھ
مقبورہ خاندان	عبدالرحیم خاندان	۱۰۳۶ھ

بہمی اچھا ہو گا لکڑا تو ایک لٹہ منہ بند معلوم ہوتا ہے۔			
دہلی میں قسماً اتوا سکھ صورت ایک دروازہ باقی ہے۔	۱۲۵۱ھ	حضرت شاہ جہاں	عارضت فاضلہ
مقام گہر کہ دین یہ سجدہ واقع ہو عمارت بہت پختہ لائق دید ہے اور ہندوؤں کی عمارت سے ملتی ہوئی ہے۔			
یہ مقبرہ بقلم عیا لور محمود بادشاہ کا ہے۔ اچھا ہے۔		نور علی شاہ	سیدہ فاطمہ
اگر مقام بد کیا جاوے اس قبر کا مقبرہ فقیر شاہ سے تو معلوم ہو سکتا ہے کہ اس کی عمارت میں کتنی ترقی کی گئی ہے۔			مقبورہ محمد غوث شاہ
اس محل میں بلال کی کام بہت خوب صورتی کے ساتھ تھا کہ جبکی شان میں یہ شعر بہت درست اور زیبا ہے۔	۱۲۵۲ھ	شاہزادہ میرزا	دربار
تا شائش پڑیدہ باز نگر و دنگہ از دیوار پڑ۔		محمد شاہ نوری	
بجورن ایک کروڑ ایک لاکھ پچھتر ہزار چار سو روپیہ کے سات برس کی بہتیں بکوبوش شیعہ بول خان دار و نویتیا رہو اسطلاح اور	۱۲۵۳ھ	حضرت سلطان	تخت خاویز
مرصع جو اس پر ہے ہاں شاہ محمد میں نادر شاہ دلی ایران حضرت محمد شاہ کے عہد سلطنت میں اس تخت کو لے گئے اور ملک سلطان بن		شاہ جہاں	
جا کر حضرت امام موسیٰ رضا علیہ السلام کی درگاہ کے دروازہ پر رکھا ہے۔			

کفیت

یہ نہر حکیم حضرت شاہجہان تعمیر ہوئی تھی اس شہدہ فیض سے تمام شہر سیراب ہوتا تھا اب تک دکان والا مکان نے اس کو اوپر سے

روپوش کر دیا ہے۔

اکسویں برس جلوس کے تعمیر شروع ہوئی ساٹھ لاکھ روپیہ کے مصارف سے پیارا ہوا اس قلعہ کے اندر بارہاون چوک دو بیارہا ملین

اور محلات بھی بہت تھے بعد اُن کے دیوالی خاص دیوالی عام دیکھ کر درگاہ محل و مقاب باغ دیات تہ بخش و متاع سعادت کے

عقبین تمام وغیرہ سنگ مرمر و سنگ ترخ سے بنا ہوا ہے۔

باتمام علی مردان خان بعدہ طفیل اللہ خان لہرنی آٹھ لاکھ روپیہ کے پیارا ہوا تہ تعمیر معلوم ہوا اس قلعہ کے اطراف کھلیا

تعمیر

نام تعمیر کنندہ

نام مکان

۱۰۵۶ء

علی مردان خان

نور علی

۱۰۵۶ء

حضرت شاہجہان

قلعہ شاہجہان آباد

۱۰۵۶ء

حضرت شاہجہان

باغ لاہور

۱۰۵۶ء

حضرت شاہجہان

باغ صاحب آباد

۱۰۵۶ء

ایضاً

چکدانت ناک

۱۰۵۶ء

ایضاً

چشمہ تہ نہ

کشیمیرین واقع ہے۔

ایضاً

ایضاً

بانی خیم	حضرت شاہ بہان	۱۰	کشمیر میں موجود ہے۔	۴
بانغ بچور	ایضاً	۱۱	جب حضرت شہر کی تعمیر سے نافع ہوئے تو لاہور سے پائرس کے فاصلہ پر اس بانی کی تعمیر میں مصروف رہا۔	
بانغ شاہ لالہ	ایضاً	۱۲		
بانغ فرح بخش	ایضاً	۱۳	کشمیر میں ہے۔	
آبادی کلکتہ	آبروان نوکل	۱۴		
منہر	دلاسا تہ آجہ	۱۵	ہنا بیت خوبصورت اور ساوہ وضع کا ہے اور دہندہ دنیا کے نام سے مشہور ہے پہاڑ ابو پر واقع ہے جنرل گنگوہا صاحب بہادر نے اسکو کھد کر کے لکھا ہے پہلے اسکا استعمال بطور مسجد کے ہوتا تھا اس سے قرن قیاس ہے کہ اسکو مسلمانوں نے بنوایا تھا لیکن یہی	
دروازہ جنوبی			تقریباً نو دکان کا آئینہ ہو گیا۔	
سجد سیکری			یہ دروازہ بہت بلندی پر واقع ہے کسی مسجد کا ایسا بلند دروازہ دیکھنے میں نہیں آیا۔	
بانغ نشاط	احمد خان	۱۶	عہد میں حضرت شاہ بہان بادشاہ کے بنائے تھے میر میں موجود ہے۔	

کیفیت

یہ نظر خان محمد بن حضرت شاہجہان کے حاکم شیر کے تھے۔
یہ صاحب اسٹیٹ جارج ہارڈن جبران نوگتے قلعہ جہداد اس کی اجازت سے بنایا گیا تھا۔

کیفیت اسکی اسطرح ہے کہ وہ ۱۷۱۸ء میں قتل شدہ وقت ابتدا استقامت حکمران ویشان گمریان کا ہندوستان میں ہی سال پر حسب
حضرت محمد باگیر بادشاہ کے ان مقاموں میں کوٹیاں واسطے تجارت کے بنائی گئی تھیں۔
باجازت حضرت شاہجہان کے تیار ہوئی۔

اسی سال میں جرنیل ڈی بی سکر مارگریز ہارڈ کے ہاتھ آیا اور یہ بھی کہتے ہیں کہ شاہ بہرگز نے اپنی رخنہ کے جہیز میں دیا تھا۔
حضرت سلطان فرخ سیر کے زمانہ میں بنایا اور نام اسکا دیو فرخ رکھا گیا۔

۲

نام مکان	نام تعمیر کنندہ	تقریب
بانچ نظر خان	نظر خان	۱۷۵۱ء
قلعہ دہراک	ہنسٹ جارج	۱۷۴۲ء
کوٹیاں متھرا	ہارڈن	۱۷۱۸ء
وہداد	ہارڈن	۱۷۱۸ء
کوٹلی بلشور	ایضاً	۱۷۱۸ء
بنگلہ	ایضاً	۱۷۱۸ء
قلعہ بھری	ایضاً	۱۷۱۸ء
قلعہ کلکتہ	ایضاً	۱۷۱۸ء
مدر سہ کلکتہ	ایضاً	۱۷۱۸ء

بنارس میں بصیرت ایک لاکھ چالیس ہزار روپیہ کے پلایا ہوا۔

۱۲۶۹

بجڑو صاحب

درسد کلان

۱۳۵۷ء میں پلایا ہوا۔

۱۲۶۹

بجڑو صاحب

بنارس

یہ سڑک کلان از سر و در تا کاپور پتہ ۱۳۵۷ء میں پلایا ہوا اور اتھو باعٹ دریا والی قیسر زندہ والی ہندوستان کے بہت

۱۲۶۹

”

ننگر

شاخیں سرسبز دریاں ہو کر موجب رفا و خلاقی ہوئی ہیں۔

۱۲۶۹

”

پہلے سے متعلق

ابتداء سے ۱۳۵۷ء میں پلایا ہوا جسے نزع ہوئے۔

یہ سندھ آباد آباد سے ایک سو پچیس میل کے فاصلہ پر واقع ہوا اسکی تعمیر میں کلایک روپے نے بڑی صنعت پائی ظاہر کی ہو۔

۱۲۶۹

سندھ پر پلانا

کندھوہ میں یہ عجیب عمارت ہے۔

۱۲۶۹

متنبر کا کبر شاہ

اچھے طرز کی ہو۔

یہ پل آہنی آئرن آبا کے دریا یعنی جہا پر بنا ہوا قابل دید ہو مری سے کلکتہ تک ایسا پل کوئی نہیں ہے۔

۱۲۶۹

پل جہا

گوتی پر تھا اب سوائے پل کے دو مقامات کا نشان بھی نہیں۔

۱۲۶۹

دو مقامات

کشفیت

نام مکان	نام حکمران	سن	کشور	توضیحات
پیر علی	آخوند	۱۰۰۰	کشورین کر	کشورین بالاسه ای پرست واقع بود
جامع مسجد	سلطان محمد	۱۰۰۰	"	پرنس سلطان بن العلامین نے بنوایا کشمیر میں موجود بود
قلعہ شیر	عطاء خان	۱۰۰۰	"	پرنس سلطان بن کریم اور حضرت شاہ ابان سے تھے
زینا گ	زینا بایں	۱۰۰۰	"	علی آباد واصل غلام در سرت ہفت چنار کشمیر میں بود
علی آباد	"	۱۰۰۰	"	پرنس سلطان بن کریم میں سے تھے
ذوق آباد	سید خان	۱۰۰۰	"	پرنس سلطان بن کریم میں سے تھے
امیر آباد	"	۱۰۰۰	"	پرنس سلطان بن کریم میں سے تھے
پل صفا دل	"	۱۰۰۰	"	پرنس سلطان بن کریم میں سے تھے
شیر گڑھ	محمد خان	۱۰۰۰	"	پرنس سلطان بن کریم میں سے تھے

مقبورہ محمد فوت	محمد خان	۱۷۹۰ء	عمد میں حضرت محمد اکبر شاہ کے تیار ہوا اور تاجپوشی کا نوبت کی جو اس کی مقبرہ میں ہو کر
مقبورہ	جوان شیر	۱۷۹۰ء	اس کی مقبرہ کا گنبد چاکس کر بند ہو کر شہر چلا لو میں واقع ہو کر
مقبورہ ابراہیم	.	۱۰	یہ مقبرہ نہایت خوبصورت تھا چلو میں ہو کر
سجارت روضہ	سلطان محمود	۱۷۹۲ء	یہ بادشاہ ملک مالوہ کے تھے اور مقبرہ کو در شہر مند سو میں واقع ہو کر
سلطان ہاشم	خلجی	۱۷۹۲ء	بادشاہ مالوہ کا بنایا ہوا ہو کر
قلعہ پرشنگ	سلطان ہوشنگ	۱۷۹۲ء	شہر بنیاد برمان پور کی عید میں حضرت شیواہ بادشاہ نے تعمیر خان فاروقی نے بنوائی
برمان پور	نصیر خان	۱۷۹۲ء	مقام سو گاندھ واقع بندہ ملک میں واقع ہو کر قابل توجہ ہے
سندھ	جلیل کان	.	اس کی عمارت بالکل چوبی ہو کر سرنگی کو دارالافتاء کے قریب واقع ہو کر
سجدہ میگر	شاہ بدایں	.	قطب صاحب کی دکانہ شہرینہ کی پشت پر واقع ہو کر تمام شہر سے دور تھی پورے شہر کی دھاریاں مانتے تھے غرض شہر
موتی جہد	حضرت سلطان محمد	۱۷۹۲ء	

کیفیت	نام مکان
یہ بارہ درسی سنگت سرخ سے بنی ہو۔	بارہ درسی
یہ غار واقع مقام بیہ سہ احاطہ نہیں دس یا گیارہ میل جانب جنوب مقام کرم لپٹن ہو۔	غار
عہد میں حضرت محمد شاہ بادشاہ کے بنا اچھا ہو۔	قلعہ و شہر کا
یہ قلعہ نہایت مستحکم و پائدار بنا ہوا ہے گھوڑے گوسٹ میں ایک تالاب نیز کوہی اکثر سرکار لکھنؤ نے اس کی جستجو کی مگر یہ نہیں مل سکا تالاب مذکور کہاں تک ہو۔	قلعہ سیرگودھ
۴	قلعہ و شہر احمد نگر

باغ نواز و سجدہ جی انجین کی تعمیرات سے ہو کر۔	+	محمد شاہ دہلوی	جی پور
یہ بادشاہ حاکم گول کڑہ کے تھے۔	۱۹۱۱ء	محمد علی قلی شاہ	احمد آباد و کرن
یہ بادشاہ جی پور کے تھے شاہ عہدوری انجین کے عہد و دستاویز ہیں۔	۱۸۱۱ء	سید ابراہیم عادل شاہ	سجدہ برائمی
یہ شہر بارہ لاکھ روپیہ کے صرف سے پیدا ہوا۔	۱۷۱۱ء	احمد شاہ بکراتی	احمد آباد بکرات
شہر پونا میں موجود ہو کر۔	•	•	قلعہ مانو کڑہ
بہمد حضرت سلطان جہانگیر بنا تھا آکا بادشاہ میں موجود ہو کر۔	۱۶۱۱ء	راجہ جگت سنگھ	مقبورہ سلطان
یہ راجہ عہد میں حضرت محمد شاہ کے حاکم جو پور کے تھے بھون میں لاکھ روپیہ کے پیدا ہوا۔	۱۵۱۱ء	راجہ موالی	آبادی قریب
حضرت محمد اکبر شاہ کے زمانہ میں واقع و کرن پہاڑ پر تعمیر ہوا اسکی ایک سو گز کی ہو۔	•	راجہ گن گن	قلاعہ گول کڑہ
ملک و کرن میں واقع ہو کر۔	۱۷۱۱ء	راجہ بکات پور	راجہ سجدہ گڑہ
یہ دستہ عقیدہ حضرت محمد شاہ جہان بادشاہ کی تھیں۔	۱۵۱۱ء	راجہ بکات پور	راجہ سجدہ گڑہ

نام مکان	نام تعمیر کنندہ	سن تعمیر	کیفیت
مسجد	جلوکار کا	۲	مرہٹوں نے مندر واقع ہر لڑائی قطع کا ایک ہر۔ دیباچہ پور میں یہ مندر ہر لڑائی عمارت کرتے
مسجد	۲	۲	یہ بی بی حضرت شاہجہان کی قبر میں در انھوں نے یہ مسجد مرہٹوں نے بنوائی۔
موتی مسجد	بلیم صاحب	۱۶۳۵ء	یہ مسجد حضرت عین اللہ روہیہ کے چار مرہٹوں۔
روضہ بان	۲	۱۶۳۵ء	یہ عمارت خوں نے حضرت جہانگیر بادشاہ کے عہد میں بنائیں۔
مسجد عظیم	جگموج	۱۶۸۵ء	+
اعتقاد اللہ	عظیم	۱۶۸۵ء	+
بیان کی سڑ	جگموج	۱۶۸۵ء	+

اور گستاخا درین کو -

حضرت سلطان فرخ سیر کے مد میں بادشاہ آریخ تارعی کی یہ ہے - التذنی -

یہ گافان تعلق آ بادستین میں کے قصائد پہ ملتی ہیں گلد کے ہو

یہ بادلی بہت خوب صورت خوشنما بنی ہو اور یہ جہان اسکی تھکے ہیں پادری بادلی کی قزاق مد بخش خان دانی میرزا پور نے

بنوائی تھی -

شہزادہ جہان آباد سے تھوری دور متصل درگاہ حضرت سید حسن رسول خاوند قریب کرکڑی باہکل ویران ہے -

اس خواجہ سلطان دراندہ سلطان بمل میں بنایا مقبرہ دار ہے بادلی بنائی درگاہ درگاہی بخش میں ہے -

زمانہ میں حضرت سلطان جہانگیر کے بیاد رہا مقبرہ حضرت جہان آباد شاہ سے تھوری دور ہے -

عشرت اور گستاخ	۱۰۱۱	۱۱۱۱	۱۱۱۱	۱۱۱۱
مقبورہ جہانگیر	۱۰۱۱	۱۱۱۱	۱۱۱۱	۱۱۱۱
نیکم صاحبہ	۱۰۱۱	۱۱۱۱	۱۱۱۱	۱۱۱۱
فرخ آباد	۱۰۱۱	۱۱۱۱	۱۱۱۱	۱۱۱۱
اینگستال	۱۰۱۱	۱۱۱۱	۱۱۱۱	۱۱۱۱
بادلی درگاہ حضرت	۱۰۱۱	۱۱۱۱	۱۱۱۱	۱۱۱۱
نظام الدین	۱۰۱۱	۱۱۱۱	۱۱۱۱	۱۱۱۱
جہانگیر	۱۰۱۱	۱۱۱۱	۱۱۱۱	۱۱۱۱
بستی باڑی	۱۰۱۱	۱۱۱۱	۱۱۱۱	۱۱۱۱
بارہ پلہ	۱۰۱۱	۱۱۱۱	۱۱۱۱	۱۱۱۱

کیفیت

در بیان دہلی بازار چاندنی چوک کے واقع ہر اب اسکو حکام والے نے ملک کا باغ نام مقرر کر کے بہت آراستہ کیا یہ یہ یکم حضرت شاہجہان کی صاحبزادی تھیں مول اسکا ۷۰ گز اور عرض ۴۰ گز ہوئی۔

لاہور میں ہو۔

یہ باغ اب تک بہری منڈی میں موجود ہے یہ دھرت شاہجہان کی تھیں وراسی باغ کی بارہ دری ملین مدفون ہیں اور نواب سرشب یکم صاحبزادہ بہت حضرت عود نے ایک باغ بنا کر اسکا نام بہری منڈی رکھا اور بعد انتقال کے یہی فن پٹن اب اس جا بطور ایک محلہ کے آباد ہو گیا ہے۔

اول سال جلوس میں بنوایا تھو ہاوی ملین جانب دریا برسات کے موضع میں بیان اگر داد پیش کرتے تھے۔

موشکی مسجد کے پاس بنا ہو۔ ملامتیں کہنے بنوایا ہو۔
 اور کھلی کی سرحد پر یہ مکان بنا تھا اب کچھ بقی ہو۔
 محمد عادل شاہ قلعہ نے قلعہ مارے تھو مارے تھو بولایا ہو۔

نام مکان	تاریخ کنہ	سند تعمیر
یکم کا باغ	نوابیان یکم	۱۰۷۰ھ
باغ شاہار	حضرت شاہجہان	۱۰۷۰ھ
باغ روشن	نواب روشن	۱۰۷۰ھ
بج فرست نوا	حضرت محمد شاہ	۱۰۷۰ھ
بج برب	+	۱۰۷۰ھ
خضر گلی	ابوالفتح مبارک شاہ	۱۰۷۰ھ
جہان من	محمد عادل شاہ	۱۰۷۰ھ

انکی سال تو تو رکے محمد دہست میں موضع کلک پور کے پاس یہ تالاب بنایا تھا۔
 مثل عمارت شاہجہانی بہت بلند و بالا درگاہ خواجہ صاحب نی قطب صاحبین مع دیگر محلات کے موجود ہیں۔

+

قطب صاحب میں موجود ہیں۔

اسلام شاہ کے وقت میں عدا اللہ عرف خواجہ عبد اللہ نے ایک کنواں اودھ بادی دلی کے اندر بنوائی تھی موجود ہیں۔

بارگاہ حضرت محمد فرخ سیر نے بنائی۔

خیر پور کے قریب یہ فقیر سلطان سکندر پور کا مشہور ہیں۔

متصل درگاہ حضرت نظام الدین کے سنگ مرمر سے مع جالی دروازہ آگے تصویر مایا بنکو مد حضرت محمد اکبر شاہ ثانی کی تصویر ہیں۔

محمد میں حضرت محمد شاہ ادرشاہ کے بنی تھی بنا کر بنائی ہیں۔

سورج کوش	سورج پال	۶۷
دروازہ	حضرت سلطان پور	۷۰
عمارت جہد پور	منصور ابن محمد	۷۱
بنیاد	بار شاہ	۷۲
کوٹھی وکشا	جانب ہار	۷۳
کھادی بادی	عدا اللہ	۷۴
سب قطب صا	سلطان پور	۷۵
مقبرہ	محمد شاہ	۷۶
محمد شاہ پور	محمد شاہ پور	۷۷
محمد شاہ پور	محمد شاہ پور	۷۸

کینیت

صمد مین فیروز شاہ کے بنی تھی۔

گلدی کشمیر مین ہر یہ مند کشمیری عمارت مین نہایت چھی عمارت ہر اور اسلام آباد و دارالسلطنت کشمیر سے پانچ کو حک فانیہ واقع ہر جس سیدل کا ادھر گولہ ہوتا ہر وہ اسکو دیکھتے ضرورتاً آتا ہر۔ یہ مند برٹری بلندی ہر واقع ہر اس سے کشمیر کی کل نویاں

معلوم ہوتی ہیں۔

حضرت محمد شاہ بادشاہ کے زمانہ مین واقع ہنری منڈی بنا تھا اب تک موجود ہر۔

شاہ جہان آباد سے چند میل کے فاصلہ ہر واقع ہر سکندر بھول کے وقت مین متصل کانون کے بنا پھٹا نام سکچن سر تھا۔ فیروز شاہ کے کوٹ کے قریب یہ مسجد ہر اور حضرت میر تقی میر کا خطبہ جمعہ واقع دہلی واقع لٹمنہ صرہی مسجد مین پڑھا گیا۔

امام محمد علی شہید المکرم ہر اپنی بیجا مین یہ مقبرہ انصوح بنوایا و لاگو یہ جس پائنا ارجی کہتے تھے یہ اسی جگہ مین واقع جو طلب مین بن گیا کلاں علاقے اور کوٹک کو ویران کر کے یہ شہر بنایا تھا۔

درگاہ حضرت چرغ دہلی کے پاس میل سات درجہ کا ہر اور درہکان جی ملین نیچے اسکے جونا لہ ہر کہو حضرت فیروز شاہ مین ہر

نام مکان	نام تعمیر	تعمیر	تعمیر
سجد بیگ پور	خان جہان	۱۷۰۰ء	۱۷۰۰ء
مند و مرتبہ	۲	۱۷۰۰ء	۱۷۰۰ء
بغ محلہ افغان	محلہ افغان	۱۷۰۰ء	۱۷۰۰ء
پنج برج	زمر و خان	۱۷۰۰ء	۱۷۰۰ء
جامع مسجد پور	فیروز شاہ	۱۷۰۰ء	۱۷۰۰ء
درگاہ امام حسن	امام حسن	۱۷۰۰ء	۱۷۰۰ء
شیر شاہ کی دہلی	شیر شاہ	۱۷۰۰ء	۱۷۰۰ء
ست پلہ	محلہ افغان	۱۷۰۰ء	۱۷۰۰ء

اکثر و ضعیف کیا کرتے تھے جبکہ تہرک ہو کر عمل کرنے سے اکثر مر لیں صحیح تھے لیکن اور بجا نہ آکر کھڑا نہیں رہتا تھا اور اکثر وہاں کا شکلا

کیہا تھا آب دہوا بہت درست ہو۔

بصورت آٹھ لاکھ روپیہ کے پکارا ہوا۔

جانب جنوب دہلی سے پاش پاش کے فاصلہ پر ہر پچھلے بیان لداؤ کی بارہ دری تھی جس میں لداؤ کے لداؤ تاقہ نے جو کچھ

حضرت اکبر شاہ فانی کے عہد میں نظامت کی پیشکاری یہ تھوڑے ایک برج لداؤ کا بارہ دری نہ کر دیا ہوا۔

کشمیری دروازہ دہلی کے قریب دس ہزار پانچ سو تھوڑے خربچے سے چار سو نو سو شش سو سو سو لاکھ

گر جا کھ کے ہوا اس کی قیمت اس میزان کے علاوہ ہو۔

اپنی زندگی میں اس کو دیا کیا بعد انتقال کے اس میں فن ہوئے لوہے صاحب محل صاحب دروازہ اس کی ہاں نہ ہو

اور اس کی ہوا کی اور میرزا شوری صاحب کی قبر میں ہیں لیکن۔

جس زمانہ میں بارہ پھونچا تھا اسی وقت میں یہ مٹی بھی تیار ہوئی تھی۔ متصل عرب ملک کے ہو۔

دسم ہائی انھی طبقات قدیمہ حکم صاحبزادہ حضرت میرزا کشمیری دروازہ کے باہر دریا سے بنائے گئے تھے ہوا واقع ہو۔

قائمہ تہہ صدار	۲	۲	۱۱
سندھ کا لکھا	۲	۲	۱۱
گر جا کھ	کر نال سکھ	۱۱	۱۱
مختصر تہہ سلطان	سوار	۱۱	۱۱
محمد شاہ	نیرت کو شاہ	۱۱	۱۱
منڈی	انگلا خوبہ	۱۱	۱۱
بانہ قدیمہ	واقف یہ ملک	۱۱	۱۱

نام مکان	نام تعمیر کنندہ	تعمیر	کیفیت
مندرانپال کے	+	۶	انپال میں یہ دو مندر بہت پیرانی کا رتوں میں سے ہیں اور ان کو شنبھو نا تھا اور بدھا صاحب کہتے ہیں قابل دیدن۔
باولی قصبہ صا	حافظ دادو	۵۰	چوند اور تھپکا اس میں کام چور دہنہ اور دیہ کے صورت سے طیار ہوئی یہ صاحب سیرا کیو مرث عورت مرزا ملانی ابن حضرت محمد بہادر شاہ ابو طرک ادا دتھے۔
پکی لگا موتم	سرکار گورنمنٹ	۶۰	کلکتہ دور وارانہ کے پاس سیگم ٹھک کے سامنے بنا ہو۔
جامع مسجد پونا	+	۵۲	مشہور جگہ پر۔
جامع مسجد آلا با	+	۱۰۵	+
جامع مسجد	+	۱۱	بلگرام میں عورت پر۔
جھڑنا	غازی الدین خان	۱۲	یہ جگہ بہت دل نوا ہے خصوصاً موسم برسات میں قابل دلچسپی کے ہوتے ہی
جھڑنا	راہہ جو سنگھ	۱۳	بحکم حضرت محمد شاہ بنایا اصل میں یہ رصد خانہ جو متھرا اور بنارس میں بھی بنا ہو۔
جھڑنا	سوانی	۱۴	

نام مکان	نام تعمیر کننده	سنه	تفصیل
سندری مسجد	روشن المولد	۱۱۳۱ھ	متصل درگاه قطب صاحب یہ مسجدی درگاہ ہر یہ مسجد قریب کتب خانہ کے ہے اور حضرت محمد شاہ کے عہد میں بنی۔
دیگر مسجد	بابا دیوانہ	۱۱۶۵ھ	یہ مسجد پر قلعہ بنی ہے یہ خواجہ سرائو اب قادیانہ کے بادشاہ کے یہاں تھا۔
مقبورہ گورخان	گورخان شرف	۱۱۹۵ھ	یہ صاحب حضرت سلطان اکبر کے گھر تھے۔
مقبورہ ابراہیم	نواب جلال	۱۲۵۰ھ	یہ بنیہ حضرت شاہ جہان کی بی بی قیدان نے جیسے بی بی درگاہ حضرت سلطان نظام الدین بنو ابراہیم نے انتقال فرمایا۔
مقبورہ چندی	نواب جلال	۱۲۵۰ھ	شعبہ بلوچ مزار شمس العزیزہ بنو شمس کے مزار اور مزار قبر عثمان غنی بنو ابی بکر علیہ السلام۔
مقبورہ	فیاض الدین	۱۲۵۰ھ	یہ متصل القاب حضرت محمد شاہ جہان کی زوجہ حسین مراد لاہوری اور دروازہ قلعہ و شہر کے دریاں شاہ جہان آباد میں ہر محل سکون ہے۔
مقبورہ	فیاض الدین	۱۲۵۰ھ	اور عرض ۱۲۵۰ گز کا اور ہر دو سینا کی بلندی چھ سو پچیس گز کی ہے۔
مقبورہ	فیاض الدین	۱۲۵۰ھ	یہ مقبرہ سلطان غیاث الدین ملین کا قطعاً صاحب کے گنڈر و ملین ہے اس بادشاہ نے اپنی زندگی میں بنوایا تھا۔
مقبورہ	فیاض الدین	۱۲۵۰ھ	اس راجہ نے یہ تالاب بنایا ہر دلی کے پاس لالت کے شمال میں واقع ہے۔

پانچ لاکھ روپیہ کے صرف سے عرصہ پانچ برس میں پلنا ہوئی۔	۱۰۵۰	جانب مسجد گدڑہ	۱۰۵۰
موضع کھڑکی کے قریب فیروز شاہ کے وقت میں بنی اور چاروں طرف چالیا گئیں۔	۱۰۵۰	درگاہ چھوٹا کریم	۱۰۵۰
آپ کا لقب ترکمان بیابانی تھا متصل دروازہ ترکمان شاہجہان بادشاہ موجود ہو ۱۲۴۰ء جب کو بیان عرس بڑی دھوم دھام سے ہوتا ہوا در ۱۰ ماہ مکھ میں میلہ نہت کا بڑے محل سے ہوا کرتا ہو۔	۱۰۳۰	درگاہ حضرت	۱۰۳۰
متصل کشمیری دروازہ کے ہویہ پور خانہ خرم زوہد شاہجہان کی تعمیر۔	۱۰۲۰	خاں صاحب	۱۰۲۰
شاہزادہ فتح خان ابن فیروز شاہ کا یہ مقبرہ ہی جہاں تھا اس کے آگے بیان دفن کیا اور فیروز شاہ نے اس مدرسہ کے گرو اور نکاحات اور عرصہ بنائے لوگ مشہور کرتے ہیں کہ یہاں نقش قدم جناب سید کوثرین کا ہی واقعہ اعظم بالصلوب واقع درگاہ حضرت نظام الدین کی عہد میں فیروز شاہ کے بنی تھی۔	۱۰۱۰	کالی مسجد کریم	۱۰۱۰
اس میں دو قبیلے تھیں ایک دریا کی طرف دوسری جہاں نکاحی طرف اپنے محل کی عورتوں کو سوار عین سوار کر کے نقیب سے سیر کرتے کو بھیجتے تھے۔	۱۰۰۰	کریم فیروز شاہ	۱۰۰۰
قبل از زمانہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے یہ راجہ تھا اور انھوں نے یہ لاش بوائی بائیس فٹ چھ انچ بلند اور مٹائی جڑ کی پانچ فٹ	۹۰۰	راجہ حاکم علی	۹۰۰

کیفیت

واقع در گاه خواجہ صاحب کو۔

قوة الامم و مجتہدین کے پاس ٹوٹا ہوا ایک کھنڈر بچا ہے۔

دہلی سے باہر قدامت شریفین واقع ہے۔

متصل مسجد بیکم پور محمدین فیروز شاہ کے بنی تھی اب بویندا درستیہ ہیں۔

ست پہرے کے پاس فیروز شاہ کے محمدین ملیا رہتے۔

یہ مقبرہ ابو الفتح مبارک شاہ کے بعد تیار ہوا بہت چھاجا کر

خیر لوہہ میں مندر کے مقبرہ کے پاس لکھ بیٹے نے بنوایا۔

یہ مسجد اندر قلعہ شاہجہاں آباد کے متصل دروازہ حیات بخش بصرت ایک لاکھ ساٹھ ہزار روپیہ طیار ہوئی۔

یہ بنگلہ شہر کے قلعہ کے قریب ہلال کنوڑا جہ میں بنا ہوا والدہ ماجدہ حضرت شاد عالم کی تحین چھوٹے گنبد میں ان کی قبر ہے اور بڑے

نمبر

نام تعمیر کنندہ

نام مکان

۱۱۰

قطب الدین شاہ

مقبرہ علا الدین

۱۱۱

فیروز شاہ

چوہدرائی مسجد

۱۱۲

خان جہان

مسجد کالوسرا

۱۱۳

ایضاً

کھڑکی کی مسجد

۱۱۴

محمد شاہ

مبارک پور ٹکڑا

۱۱۵

علاء الدین عالم شاہ

مقبرہ محمد شاہ

۱۱۶

حضرت سلطان

موتی مسجد

۱۱۷

حضرت عالم

لال بنگلہ

کمندین بیکرم بانی اب شاہ عالم بادشاہ کئی کامزا ہوا اسکے صحابین ایک محجر نواب فتح آبادی بیکرم صاحبہ کا اور ایک محجر

شاہراؤدہ میرزا فرخندہ شاہ قاسم کے چچا صاحب کا ہر صیبت ترین ہزار روپیہ کے پلار ہوا علاوہ پھر کے۔

آپ کامزا شہر لپیہ بیرون شہر دہلی ہوا رخندان آپ کا لقب بندہ یہ ہے۔

یہ مقبرہ شاہ مردان کے قریب بعد حضرت شاہ عالم بنام اکبر ذوالفقار ولد میرزا نجف خان بہادر تھا میرزا محمد شفیع خان کے

نسبتی بھائی تھے۔

یہ صاحب کسی لڑائی میں مارے گئے تھے۔

شہر دہلی میں یہ قبر قلعہ حکم والا دربارت بیغ صفات ایلیا صاحب گورنر جنرل بہادر تیار ہوئی اسکے چاروں کو دونوں پر

۱۲۸	+	درگاہ حضرت خواجہ
۱۲۹	+	باقی باندہ صاحب
۱۳۰	+	مقبرہ نجف بانی
۱۳۱	نواب خان	مقبرہ سید بہادر
۱۳۲	سرکار گورنر	لال ڈگری

مناجات و غزلیات چند از راقم متخلص زیر

کچھ نہ تھا پہلے سوا ذات رسول عربی
کیون نہ منسوخ جہان میں ہوز بور و نحیل
آرزو ہی کہ زیارت ہو تھاری ہرم
چرخ سے عرش تک عرش سے تافرش تک
موسیٰ و عیسیٰ و داؤد و خلیل اور سب سے
بار عصیان سے موالیجے خراب جلدی
عرش پر دھوم تھی سجدہ میں ملائک تھے
اختر و ماہ فلک کرتے رہیں طوف صدا
کیسی امت سے محبت تھی یہ شفقت و کمبو
دل ہوا اور صفا کھل گئی ذات وحدت
ای دل اپو چھے جو بدفن میں فرشتہ تجھ سے
نسل تیمور گنا ہوں کے سبب ہی پامال
فتنہ غدر سے کب حشر سوا ہو بیگا
جو نہوا تھا ہوا ہو چکے برباد سبھی
کوئی رنگوں گیا اور کوئی کالے پانی
کوئی بھی اپنا نہیں ایک جہاں ہی دشمن
پہرتے ہیں خواہ زمانہ میں دلیل اور رسوا
روز محشر میں غضب پر شش عصیان ہوگی

ہو چکی ختم ثنا ذات رسول عربی
بڑھتی جاتی ہی سوا ذات رسول عربی
تم پہ ہی جان فدا ذات رسول عربی
پڑھتے ہیں صلی علی ذات رسول عربی
رتبہ بڑھ کر ہر ترا ذات رسول عربی
تا ہو محکوم بھی شفا ذات رسول عربی
جلوہ گر نور ہوا ذات رسول عربی
رتبہ وہ تملو بلا ذات رسول عربی
دم رحلت تھی دعا ذات رسول عربی
کلمہ جس نے کہ پڑھا ذات رسول عربی
کس کی امت ہی تبا ذات رسول عربی
ہین نہیں ہوش بجا ذات رسول عربی
صور محشر ہی بکا ذات رسول عربی
ظلم پر ظلم ہوا ذات رسول عربی
تفرقہ کیسا پڑا ذات رسول عربی
تخت اور تاج مٹا ذات رسول عربی
کرتے ہیں شور و بکا ذات رسول عربی
حشر اک ہوگا پا ذات رسول عربی

<p>دیکھ کر سارے بنی آپکو دوزخینگے وہاں چشم تر آہ لب لبوب ہو کے کہینگے تم سے جھک کے سجدہ میں کہینگے یہ بے خالق جسم اور ماتہ سمجھی اپنے گواہی دینگے رؤنکسا رنگنا سب آج ہو اہی دشمن خسرتین ہو گا جو مصر و ن شفاعت ہمتن رحم آیتگا تمھیں کو جو کرو گے یہ دعا خلدین جائینگے باعث سے تمھاری خوش کیا محبت ہی خدا آپ کہیگا تم سے جب لیا نام تمھارا تو ہوا دل روشن</p>	<p>ہوش ہو گئے نہ بیا ذات رسول عربی سیجھے ہکو بیا ذات رسول عربی آج ہی روز جزا ذات رسول عربی سمنے جو کی ہی خطا ذات رسول عربی اب بھلا کیجیے کیا ذات رسول عربی کون ہی تجھے سوا ذات رسول عربی بخشدے انکو خدا ذات رسول عربی ہو گی مقبول دعا ذات رسول عربی عفو کی سب کی خطا ذات رسول عربی ہو گیا سینہ صفا ذات رسول عربی</p>
--	--

دور ہووے نہ کہین حشر کے دن تم سے زبیر

دل سے ہوں تم پہ خدا ذات رسول عربی

<p>تنہا ہی فقط اتنی ہی اپنے بخت ڈرون کو اگر ملجائی فرصت ایک لفظ طبع مخزون کو سو سے حلقہ چشم بصارت کچھ نہیں دیکھا صبا بے خبر خدا اگر سو سے بشت نجد جاننا ہو اسی میں خیر جو حبیب کہ ہم خاموش ہیں و جنون نے دفتر عشاق میں منصب یہ بخشا ہی ہماری جیب دامن کی بدولت یہ ملا تہ</p>	<p>نقاب اپنی وہ سرکار دکھادین سرگمگون کو سناتے نجد میں جا کر فضا نہ اپنا مجنون کو کمر کے وصال میں ہی ماندھنا و شوار مضیون کو دعا کہنا ذرا جا کر مری جانب سے مجنون کو جلا دیگی ہماری آہ آتشبار گردون کو کہ میرے نام کے نیچے لکھا ہی نام مجنون کو کیا دستار بندان دونوں نے ہر خار مامون کو</p>
--	--

خطا اس نو خط نے میر کھول کر دیکھا خدا جانے
جیسے صحرا میں ہم سمجھے تھے تار عنکبوت اسکو
بجا ہی حلیہ اغیار میں شب کو ہمیں جاگے
بجا ہی مہر خطا کی چشم تر آنسو ہی ٹپکا دے
ہر شعلہ مزاجی وہ ہی انکی بعد مردن بھی
مرنے غم کا فسانہ جب سے مشہور خلافت ہی

انہیں معلوم سمجھا یا نہ سمجھا میرے مضمون کو
جو دیکھا غور سے تھا قیس لپٹا بد مجنون کو
ذرا لیکر کے آئینہ تو دیکھو چشم میگون کو
دلالت شکباری کی بھی ہو جائیگی مضمون کو
ہماری لاش کو کتے ہیں میرے سارے چھونکو
کوئی کرتا نہیں ہر یاد بھی بھولے سے مجنون کو

نیریزین تیری شکباری کی ہر طغیانی
الفت کسی کانبر کی گوارا نہیں ہو
وہ کون ہی حسرت ہو جائید انہیں ہو
کیا جانے کیا عقدہ ہو وابستہ کا کل
جون نقش قدم بیٹھ رہیں کوچہ میں اسکے
ہم وہ چمن دہر میں ہیں غنچہ ناشاد
جس دن سے کہ ہیں داغ بدل تیری لبت

سمندر فعل ہر جس سے اوچلت ہی مجنون کو
اب خاک میں ملنے کی تنہا نہیں ہو
وہ کون سا غم ہی جو ستا تا نہیں ہو
کھلتا ہی یہ چپ رہے معا نہیں ہو
ملتی ہی مگر ایک جیب جا نہیں ہو
ہستے ہی کسی نے کبھی دیکھا نہیں ہو
اصلاً بھی خیال ید بیضا نہیں ہو

جو کلم کیا ہمہ تر بیہوش کیا خیر
کچھ اس ستم ایجا دے شکو انہیں ہو

بات بہتہ نہیں لڑائی کی
کی جڑائی تو یہ جڑائی کی
اتم سے بہتر ہیں اور بھی مہر
دیکھو بھر وہ ہی تذکرہ چھپڑا

گفت گو ہو سے کچھ صفائی کی
آپ سے میں نے آشنائی کی
سیر کیجے ذرا خدائی کی
جس سے پیدا ہو جڑائی کی

سنتا ہوں آتے ہیں وہ میرے پاس	واہ طالع نے کیسا رسائی کی
اسکی کا کل سے امدول نادان	تجسکواسید ہیر مائی کی

ہی بجا قول آپکا یہ فرجیر
خوسے بد ہی بہت جرائی کی

محبت کی تو ہے کس بلا سے	جفا جو تہد خوسے بے وفا سے
ہوا حاصل مجھے کیا التجا سے	سخن کھویا بھی عرض مدعا سے
ادا سے غمزہ سے شرم و حیا سے	ہمین کشتہ کیا کس کس ادا سے
تراکشتہ نہ اٹھے گو مسیحا	سنائے قسم لبِ معجزنا سے
اثر آہوں مین نالوں مین نہ تاثیر	عوض کیا لون مین چرخ فتنہ زاسے
شبِ نعم یوں ڈرا ہوں تیرگی سے	کہ ہوں مین بھاگتا نطل ہما سے
نخفی سے یہ حالت ہو کہ جون کاہ	اڑا جاتا ہوں مین کوسون ہوا سے
کردن اظہار حال ل مین لیکن	اگر فرصت ملے آہ و بکا سے
پلا آب دم شمشیر قاتل	گلوے عاشقان مین اسکے پیاسے
نہین ممکن علاج درد دل ہو	تعشق ہوا سے کالی بلا سے
ملے گر خاک بھی کوچہ کی اسکے	تو بہتر سمجھوں مین خاک شفا سے

زیر پر خستہ دل اب نیم جان ہو
کوئی اتنا تو کھدے بے وفا سے

دل کو لگا کے صدمہ کھاتے جہان تہا	بر باد مفت مین ہوئے ملے جہان تہا
رحم امی جنوں وہ کہتے ہیں سو کیا مجھے	شق کر کے سینہ داغ دکھاتے جہان تہا

وا حسرتا ہوا نہ کوئی بھی شریک غم فصل خزان میں گل یہ کہاں ہونگے عید دل میں جگر میں سینہ میں لاکھوں پرین غم اشدری دشمنی نہ پڑھا آسنے ایک حرف	غم کے فسانہ پہنے سناتے جہاں تہاں کیوں آشیانے تو نے بنائے جہاں تہاں جراح کیونکہ ٹانگے لگاتے جہاں تہاں پرزسے ہمارے خط کے اوڑا لے جہاں تہاں
---	---

جانا محال کو چہ جانان میں ہر زبیر
دربان قدم قدم پہ بٹھائے جہاں تہاں

یہ چال تنے نئی نکالی ایک ایک کر ایک ایک ابھی تو محفل میں تیری جیسے کہا نہیں جو قدم بھی اگر سلاپ جب سے ہوا ہر تپ سے مصیبت میں تیرے تری توتیر مرہ کی نوکین چچی میں طین بہا ایسی بتا د صاحب آئی ہر ایسی تمھاری تصویر کون بھاری	ہر قدم پر ہو چلے صبا بٹھک بٹھک کر بٹھک کر قیبٹ سے چلے ہیں بٹھک بٹھک کر بٹھک کر ہزاروں تیرے سر کو اپنے ٹپک ٹپک کر ٹپک کر کیا ہر مجرم سالا سینہ بٹھک بٹھک کر بٹھک کر جو مجھے دین پڑا ہو بٹھک بٹھک کر بٹھک کر
---	--

زبیر کا بیان ملک تو پہونچا ہر حال فرقت کے بار غم سے
قضا بھی آکر جلی ہی اُلٹی بٹھک بٹھک کر بٹھک کر

رقیب آکر تمھاری بزم میں بے غل بیٹھے تسرخ پر فلک خال کیو دیکھ کر بولا مہ و خورشید ہو جادین ابھی تقویم پار نہ سبب کی رکاوٹ کا یہی ہی اور کیا باعث عجب کیا موت کو بھی گزرتا شہادت ہو نگاہ اس شوخ کی ہر سے کہیں بدلی نظر آئی	تعجب ہی میسج کے مقابل یوں جل بیٹھے غضب ہی پہلو مہر و خشان میں زحل بیٹھے اگر پردہ سے وہ نور نظر باہر نکل بیٹھے کہ صحبت میں مہین غیر دن کی وہ شاید اکھل بیٹھے جو کیا نیمچہ مقتل میں وہ قاتل سنبھل بیٹھے کہ سب اپنے پرانے دفعہ ہر سے بدل بیٹھے
---	--

نہ سچ اس ماہ کی گرین میں ہو تو کی نہیں لڑیاں
لگے لگے کرین رو دیا تھا سرے آنسو چل بیٹھے

<p>نہ تھکے ہر کوئی کہ ترا اشتہا نہیں ہر اسکی دلیری کی لگاؤٹ پہ سب کو اس بے وفا کے جو زمین آسا تو ہر نصیب کشتہ پہ تیغ ابرو کے تلوار تو نہ کھینچ دل اسکا سب سے دماؤ نہ ہو یا نہ آئے کہ تیغ غمزہ تیر گئے چشم قدر خواہ محبکو دم مسیح بھی ہوتا نہیں مفید کس چشم سرمہ سا کی نگہ یاد آگئی تھی تازگی سر سے چہن داغ میں درا ضبط ایسا وقت نہ فوج کیا ہنسے آپ کو</p>	<p>کوئی بلا نہیں کہ تری مستی مستی نہیں پڑا اشتہا کسی کا وہ نا اشتہا نہیں عبرت سے غیر کو بھی امید وفا نہیں مردہ کو زنج کرنا کہیں بھی رہ نہیں پر اپنے خاکسار سے ہرگز صفا نہیں ہو جس جفا میں لطف وہ بالکل جفا نہیں یہ درد وہ بنا ہی کہ جسکی دوا نہیں نالے میں آج میرے جو طلق صدائیں اب دیکھنے کو آنکھ میں آنسو رہا نہیں دامن کو اس کے خون کا قطرہ لگا نہیں</p>
---	---

ہمکو تو ایک سی ہی بہار اور خزان نہ سیر
آس گل میں نام کو بھی تو بوسے وفا نہیں

<p>لیچے ماسے رنے نلون میں لگاتے دل کو ان حریفوں سے جلا کیونکہ بچائے دل کو ہم کہتے ہیں اتنا یہ جتائے دل کو یہ ہی تو کرتے ہیں پامال پراتے دل کو ایسے دم باز سے اللہ بچائے دل کو</p>	<p>دیکھو کتراسے وہ جاتے ہیں اپنے دل کو زلف نہ خال نگہ ابرو و مشرکان قاتل منزل عشق میں سوائے جہان ہونا ہی جنگو خوبان جہان کہتے ہیں عالم میں لوگ چھین لیتا ہو اسی ڈھب سے وہ کر کے باریں</p>
---	---

دیدہ داسے زبیر آپ تم آفتابین پڑے
کس لیے کہتے ہو پھر کیا ہوا ماسے دل کو

دل کو اتنی جو بے قراری ہو	کس کے ملنے کی انتظار می ہو
ہوں نچیف ایسا رنج وقت سے	جامہ عریان بھی تن پہ بھاری ہو
اس مسیحا سے کدے اتنا کوئی	تیرے کشتہ کی دم شماری ہو
زیر خیمہ نہ تروپے اوقا تل	اسکو کہتے ہیں جان نثاری ہو
لب تک آتی ہو سر پر نکلتی ہنیں	جان اب غم سے تن میں عاری ہو
جال فرقت تمہیں لکھیں کیونکر	اپنا قصہ بہت ہی بھاری ہو
و انعمائے گل حسینوں سے	بن گیا سینہ اپنا کیا ری ہو
بھو لکر وہ نہیں ہیں لیتے نام	کس قدر میری یاد گاری ہو
شکر اللہ کہتے ہیں مجھے	قتل کی آج تیرے باری ہو

گر نہیں ہی خیال دل میں زبیر
بے سبب کیوں ایشکباری ہو

گاہ دیتا زلف کو ہوں گہ رخ گلہام کو	پر نہیں لیتا کوئی میرے دل ناکام کو
رشتہ جان ہو مرا ہر حلقہ تیری زلف کا	کیوں بچھانا ہو عبث صیاد شکار کو
آتش شیشہ ہی دل میرا تیرا رخ آفتاب	اب لگا دیتا ہوں آگ اس رخ نیلی فام کو
آسکے کوئے جانفزائیں جا کے جب نے لگا	منزل ملک عدم سمجھائیں ہر اک گام کو

خواب غفلت سے تو اٹھو صبح صادق ہو گئی
کر رہے ہو کیا زبیر اور آئے تھے کس کام کو

ہر سراپا تو چین اور رخ چین میں آئینہ
سیر سے دل کا آئینہ داغوں کی ہی مثل چین
ایک شکل کے مقابل ہو تو سوا دین نظر
ماہ گرد عوی کرے خوبی میں عارض سے ترے
صبح گلشن ہر بدن یا خرمن برگ سمن
نتھ نظر آیا مرا برقی تبسم سے تری
سیری حیرانی کا گرا جاتا شیریں کو خیال
خط کے آنے سے نہیں بگڑا اجمال حسن یا
سخت حیران ہو ترا رو سے مصفا دیکھ کر
شب کو مہ حیرت سے اس آئینہ زد کی بزمین
آئینہ میں عکس سے اپنے وہ گل کرتا تھابت

حلقہ زلف اسپہ ہر شک ختن میں آئینہ
آئینہ میں ہر چین اور ہر چین میں آئینہ
ہر ہر اک شہو اس پر ہی کا صاف تن میں آئینہ
ہر رکھا خورشید کا چرخ کہن میں آئینہ
شمع ہر فانوس میں یا پیرہن میں آئینہ
تھے سی مالیدہ دندان یادہن میں آئینہ
بے ستون بنجا تا چشم کو کہن میں آئینہ
بال بھر کا ذوق ہی جیسے شکن میں آئینہ
ڈوب جائے کیا عجب چاؤ ذوق میں آئینہ
دیکھتا حیرت سے تھا جون انجمن میں آئینہ
آئینہ میں تھا سخن اور تھا سخن میں آئینہ

مر گیا ہوں میں خیال روی جانان میں ز سیر
رکھنا سینہ پر مرے مصحف کفن میں آئینہ

جو دیکھا چاہتے کوئی ماہ تابان برابران میں
کیا شاہ جو مشاطہ نے اس لعل پریشان میں
دیا سر کیسی نہ آج اسکی چشم قتال میں
کھلے بند قبا اس فتنہ گر کو خواب میں دیکھا
دو چپہ رخ اسکی مانگ پر جو خضر نے دیکھا
بہار کہ ہوئے تہج کو خواب راحت ناز بالین پر

تو وہ رویا کرے ہر دم خیال کے جہان میں
اوڑے بلبل صفت دیکھا دیران بہنستان میں
کہ پرتی ہو کر وہ ہر دم مری زیادہ افغان میں
نمایاں صبح محشر ہی مرے پاک گریبان میں
کہا یا رب لگائی آگ کسے آب حیوان میں
نہیں ہر اتو غل زنجیر دیوانہ کا زندان میں

بھرا شہ کہ سید با فکں پشوق بیدار لبہ ہر	ابھی تھا سیر ناک میں کہ دل تھا نوک پکیاں میں
نہیں خود زندہ کرتا تو شہید ناز کو اپنے	جو گریہ سو میں دیا تیرے اکا اعل خندان میں
کہ کچھ فرما دو اُمق ہی کا میں تعلیم فرما تھا	شہرت پڑھایا میں بچ مجنون کو دبستان میں
نہیں آہم گسیو میں تو شانہ کی کشاکش سے	جو کرتا قید ہر دل کو تو کر چاہ نہ خندان میں
شفق سمجھو نہ اسکو یاد میں اس لعل گلوں کی	لگا تو شعلہ میری آہ کا گردن کچھ داماں میں

زیر اسکی خجالت مجھ کو ہوگی روز محشر میں
وفا عاشق نے دیکھی نہیں کہیں سست پیمان میں

ہر اتنی تمنا کہ یہ مقبول دعا ہو	پر سش نہ گنا ہوں کی مری بار خدا ہو
صورت میں تو تم حور ہو اور مہر لقا ہو	پراتنا ستم ہی کہ پڑ از جور و جفا ہو
غمرہ میں تو آفت ہو کر شہ میں بلا ہو	اور ناز میں کیسا ہو غضب قمر خدا ہو
وہ حال بعینہ ہی میرا صورت لیلی	تھکے کبھی مجنون کا اگر تھے سنا ہو
او جذبہ دل کھینچ کے لا اسکو بیان تک	یا طالع بد بخت کہیں تو ہی رسا ہو
گھر غیر کے شب کو تو میں ہی جا کے رہا تھا	اس ظلم کا کیسے تو مجھ کا کس سے گلا ہو

جو ظلم کریں سبہ نوز سیر جگر اٹوگا
ہر شرط وفا شکوہ میں لب اس کے نہ لادو

اب ہر میں سیمتیں ہمیشہ	رہتا ہوں میں نعرہ زن ہمیشہ
اشکوں سے کبھی نہ آتش عشق	سینہ میں رہی جلن ہمیشہ
کرتا ہوں جنوں میں چاک ہر دم	سیا ہوں میں سیر میں ہمیشہ
ہر وضع میں رہے ہمتو کو پر	پر تم رہے بد چلن ہمیشہ

<p> ہر بانج جہان یہ قابل دید اپنا نہوا کسی طسرح وہ بھولے ہر کوئی سفر میں لے کیجے نہ غرور و حن صاحب کس روز کیا شہید ستنے بے وجہ رہی ہمیں یں تیری آبار رہیں نثران میں کیونکر گردل میں نہیں ہر سوزش عشق </p>	<p> پھولا سچے چمن ہمیشہ کیا کیا نہ کیے جتن ہمیشہ ہر پیش نظر وطن ہمیشہ رہنے کی نہیں بھینج ہمیشہ رکھا ہی رہا کفن ہمیشہ اسے عمدہ شکن شکن ہمیشہ مرغان چمن چمن ہمیشہ جلتا ہی یہ کیون بدن ہمیشہ </p>
<p> لکھی یہ غزل زیر کیا خوب شیریں ہی ترا سخن ہمیشہ </p>	
<p> رنگ آلودہ ہو جو ہر مری شمشیر کا کر کوئی لاوہ جواب اس سے مری تحریر کا دم پہا وقت میں ہوتا عاشق دلیگیر کا تم جو پٹے سینہ سے دل بٹھا جان کو چین کا اکیلاں ابرو نہین چلاؤنگا اس جو سے بے بیابانی کہ فرقت میں نہیں آرام ہے حامل چرخ برین سمجھے قیامت آگئی جذبہ دل کے میں صدقہ خود وہ مجھے کہتے ہیں صد نہ فرقت سے دم آنکھوں میں میرا گیا </p>	<p> پر نبیرہ خاص بن سلطان عالمگیر کا ہم نوشتہ کردین اسکو لاکھ کی جاگیر کا گر نہوتا سامنے نقشہ تری تصویر کا ورنہ نقشہ اور تھا پہلے دل و لکیر کا خاک تو وہ خاص ہے سینہ یہ تیرے تیر کا نقشہ سیلاب ہو نقشہ دل و لکیر کا ہموں محشر ہو گیا نالامری نجیب کا اسے ستم گر ہو گیا قابل تری تاثیر کا اب نہیں ہر وقت اکدم امی منہ تاثیر کا </p>

سخت جانی کا گلہ پھر ہونہ میری ڈسہ ہے یہ
خط وہ لکھایا رنے دل جس سے پڑے ہو گیا
ہر بزرگی آپ کی سمجھو اگر محب کو وہی

ہاتھ اوجھا پڑتا ہر قاتل تری شمشیر کا
آگیا بس سانس لکھا مری قوت ریر کا
ورنہ یاں تو ہر طرح ہی خاتمہ تو قیر کا

ہر بھر دسا مغفرت کا حشر میں محب کو زہیر
ہوں غلام بچتن اور شفیقہ شپیر کا

کون آتا ہی بیان وقت سحر دیکھیں تو
نازدانہ سسے کشتہ ہمیں کر دیکھیں تو
کسکا کرتا ہی یہ افکار جگہ دیکھیں تو
تیرے اندیشہ سے ہر دل میں حذر دیکھیں تو
وہ پری روج ہوئی آکے ہر دل میں اسیر
قتل پر میرے جو اغیار نے باندھی ہو کر
سب نے جادو بھی کیے اور پڑھے ہیں منتر
شب وقت میں میں کہتا تھا یہی روئے کو
طرہ زلف معنر کے ترے سایہ پر
بھولی تصویر کا بھی کھینچا مانی بزاو

کیونکہ پونچھے ہی بیان باد سحر دیکھیں تو
خون عاشق پر ذرا باندھ کر دیکھیں تو
اپنے ہم چش محبت کا اثر دیکھیں تو
ہم بھی اب ہو گئے بے خوف و خطو دیکھیں تو
بند تھنے کیے ہیں روزن در دیکھیں تو
ہم بھی بیٹھے ہیں بیان سینہ سپر دیکھیں تو
دیکھیں کرتی ہو دعا کسکی اثر دیکھیں تو
تیرا اسے دیدہ تر ہم بھی اثر دیکھیں تو
غیر کیا کر لیں خط شمس و قمر دیکھیں تو
تیرے اک جلوہ کو دامت اگر دیکھیں تو

تیرے اب عشق کے جذبہ میں یہ کہتا ہر زہیر
عشق بازی میں رہے کون زہر دیکھیں تو

دھیان ہو جاتا ہی یہ جھکو کہ شاید آسے ہو
اپنے ناول کا اثر حب آسمان پر جا سے ہو

باد صحر حب کبھی زنجیر در کھڑکا سے ہو
سب ملک کہتے ہیں کن ل جلے کی لے ہو

ما تھیں شانہ کو لے وہ زلف کو سنبھالے ہر باد و فالوس سے نکلیں اگر شعلے ہزار یہ ہوا حاصل ہمیں صحرانوردی کے سبب خال سے اُسکے کر گئی ہسری کیا مشتری سمت کو ب آتے ہیں چکریہ میں ترے امی نہ صحا نالہ کا رتبہ کہاں دیکھا ابھی سو سے فلک	ایں چال تھی کہ اپنا دل ہی الجھا جائے ہر پر ہماری آہ کا رتبہ کہاں وہ پاس ہر قبر میں بھی دوست تو لو امر الجھا لے ہر چاند بھی کھڑے کو جسکے دیکھ کر شرابے ہر تیرا چکے جو جانے وہی چکے کھائے ہر زلزلہ میں ہر زمین اور آسمان تھرا لے ہر
---	--

پڑھ غزل اس بزم میں ایک اور بھی تو اے زہیر تیرا مضمون سُنکے شوق شاعری بڑھ جائے ہر

دیکھیے کس کس کے در کی ٹھوکرین کھلو اُنکے جو ہو سے دیوانے تیری چشمِ قنار کے صنم ضبط ہی سے کام لینا اُنکے سے رو نہ نہیں اس طرح کہ کھلے دل کو روز بھلاتے ہیں ہم کیون نہیں کرتے اشارہ ابر و خمدار کا	حضرت دل آپ کیا کیا ذلتیں دلو اُنکے مثل گردون تا قیامت روز چکر کھائے ورنہ آنسو آتش دل اور بھی بھڑکا اُنکے آج گر آئے نہیں کل تو ضرور آجائے حکم سے پہلے بیان ہم آپ ہی مر جائے
--	--

دعوی الفت ہر تلو جن جاسے زہیر چھوڑ کر کنج لحد میں تلو سب پھر جائے
--

بلبل عاشق ناکام کا ارمان نکلے بیچ ڈالوں میں ابھی دل کو مثال یوسف کدیا غیر سے راز دل پنہان صاحب دیکھتے ہی خم ابرو سے صنم حبدہ کیا	بہر گلشت اگر وہ گل خندان نکلے گر خریدارز لیتا سا کوئی بان نکلے ہم تو سمجھتے تھے کہ دانا ہو یہ نادان نکلے واعظوم بھی نہ کچھ صاحب ایان نکلے
---	--

ہاے افسوس کہ سب باتن عریان نکلے	ہر فلک دم ہلی کی مخلوق نے کیا جرم کیا
وصل کی شب بھی مے دل کے نارمان نکلے	ہاے کھٹکا تھا جو مجھ کو سحر فرقت کا
لو مرے درد کے مریخون سے درمان نکلے	کشتہ ناز کو آتے ہیں اٹھانے عیسے

معتقد ہوں میں زہیر اسکی غزل کا اسدم
دوسرا کوئی ظفر سا جو سحر دان نکلے

چشم حسرت ہر کھلی طاقت نہیں گفتار کی	و کیہ لے حالت ہر اترا بتر سے بیمار کی
فوج زنگی ہو مقابل اس دل بیمار کی	خال رو یا رکا حیسے خیال آیا ہین
واہ کیا برش ہو تیغ ابرو خمسدار کی	ایک ہی جنبش میں دل کے صاف دو کرے ہو
کان میں آئی صدا جب اسکی اک جھنکار کی	ہو گیا پامال دل اپنا تری پازیب کا
کون سی باقی رہی ہر بات بکوار کی	رو نمائی میں تمھاری جان دل حاضر ہو لو

و کیہ کھر خال لب تابان کو کہتے ہیں زہیر
حسن کے دربار میں ہوا ردلی قلا رگی

کر دو خجل برا سے خدا ماہتا سب کو	سر کا دورخ سے تم ذرا اپنی نقاب کو
آتا نہیں جواب جو مجھ بے جواب کو	کیا جانے خط میں لکھ دیا جلدی میں یا کو
بوسہ دیا جو کرتے تھے اپنی رکاب کو	کیسے کشیدہ ہمسے ہیں وہ لوگ اب زہیر

فخمس علی نواب صاحب مخلص بعالی ساکن شہر عظیم آباد بر غزل مستطاب
جناب مرزا محمد رئیس بخت المعروف جناب شاہزادہ محمد زبیر الدین صاحب
گورگانی التخلص زہیر

سیم و گوہر کے عوض داغ درم باقی رہے	الحکم کیا نزدیک تیرے یہ بھی کم باقی رہے
------------------------------------	---

عیش و عشرت کے سوا درد و الم باقی رہے	غم اٹھانے کو جہان میں ایک ہم باقی رہے
اک فلک کیا اور کرنے کو ستم باقی رہے	
دن تیرا دیکھا اور یوسف کنعان مرے	تجگو سکتے رہ گئے یہ دید و حیران مرے
اپنی ہی تقدیر کے پیچ میں جان رہے	وصل کی شب میں نکلے کوئی بھی ارمان مرے
جو صلی سبزل کے دل میں اک قلم باقی رہے	
مذنون اندھا رکھا جب سرت دیدار نے	وصل کا وعدہ کیا تب اس بت عیار نے
یاوری تو کی ہمارے طالع بیدار نے	ہاتھ مارے ہیں ہمارے ہاتھ پر گویا رنے
پر لقمین ہوتا نہیں انکی قسم باقی رہے	
چاہیے ہر دم خیال اس کا تھیں شکر کو	اپنے عاشق پر عنایت کی نظر رکھنا ضرور
کوئی سسر نہ دھوا بھی ٹھیلے رہا یہاں قصور	عیش و عشرت میں کئے دن بھر تو خیر کج حسنور
رنج سہنے کو شبِ فراق کے ہم باقی رہے	
صبر عاشق دیکھنا اگر تجھ کو ہو لطف	خنجر ابرو کے مجھ پر شوق سے اب وار کر
منجھ نہ موڑ نیلے کبھی تیغ جفا سے عمر بھر	ظلم جو کرنے ہوں کبھی عاشقِ ناشاد پر
پھر نہ یہ کہنا کہ کچھ جو دستم باقی رہے	
موت کے پیغام آئے ہیں فراقِ یارین	خنجرِ غم دل پہ کھائے ہیں فراقِ یارین
رور و کر دریا بہائے ہیں فراقِ یارین	اس قدر صدمے اٹھائے ہیں فراقِ یارین
نام الفت پھر نہ لینگے ابکی دم باقی رہے	
دل لگا کر کیا کہیں وقت غم کھا میں ہم	آپ کے دیکھے بغیر اچھین کب پائے میں ہم
بے بلائے دن میں سو سو بار خود آتے ہیں ہم	ہم سے یوں آنکھیں نہیں پھیر دیکھو سمجھاتے ہیں ہم

حال پر کچھ تو میرے چشم کرم باقی رہے

ایک دم بھی عیش سے کتنی نہیں غم کے بغیر
سب کی عالی ایساں عالم میں گذر یہ بخیر
چشم عبرت سے ذرا غافل ہان کی دیکھو سیر
ہیں کیا ان اکبر جہانگیر ہمایوں اسے زیر

کسکے دنیا میں سدا جاہ و چشم باقی رہے

ذکر بعض موجدان اشیاء و حرفہ وغیرہ بمجملہ سلاطین و حکماء و عقلا
میں نے کیفیات حال و ماضیہ کتب تواریخ انگریزی و فارسی مفصلہ ذیل سے منتخب کر کے مروج کتاب
معارج النبوت و تہذیب طہوری و آئین اکبری و تاریخ دلی و تاریخ جدید و تہذیب المتاخرین و واقعات
و تاریخ و نشہ و تاریخ اکبری توڑک جہانگیری و روضۃ الصفا و کبرنامہ آثار الصنادید و تاریخ انگلستان و تاریخ ہند
و غیرہ جمعی چاہتا تھا کہ ایجادات و کمالات پغمبروں اور بادشاہوں اور راجاؤں اور حکیموں
اور شاعروں وغیرہ کے لکھوں مگر خیال طوالت کتاب و عدم الفرصتی و حوادثات معدودہ
چند اذکار منظر شائقین مروج کیے جاتے ہیں جب قادر مطلق نے حضرت آدم صفی اللہ
علیہ السلام کا دنیا میں ظہور کیا اور انکی نسل سے لاتعداد و لاتحصر اپنے بندے خلق
فرما کر ہر ایک کو ہر ایک کے مرتبے کے موافق خلعت دی یعنی کسی کو تاج فرست و حکمت کسی کو
حلیہ ادراک و عدالت کسی کو جامہ بنیائی و سخن آرائی کسی کو پوشاک شریعت و معرفت کسی کو
علم و فہم عطا فرما کر انتظام دینیوی فرمایا کہ جس سے باجناس و انفاس خود برہت تمام
زندگی بسر کریں حضرت آدم صفی اللہ علیہ السلام کے وقت سے اول دستاویزوں
گوہی کا لکھنا آدم کی پڑے کا بننا سوم کی پڑ اپنا چہارم لوہے کے اور زار بنانا پنجم تقسیم
کرنا حصہ آپس میں ششم مل کا جو تنا ہفتم کھیتی کا کرنا ہشتم آٹا پسنا اور نہاسکا خیر کرنا
اور روٹی پکانا تنور میں آگ سے نٹم زمین کھود کر پانی نکالنا دہم عبادت کا کرنا اور

عسل جنابت کا کرنا یا زہم حروف تہجی اور مختلف زبانوں کا رواج ہونابی بی امان
 خواصا جبہ نے روئی کاتی ہر قابیل نے ملک میں میں آتش پستی کا رواج دیکھتے
 انوش نے پہلے پہل زمین خرمابو یا نوشیروان بادشاہ کا بندر یحصد و چچ کے
 ساگون کی عرضیاں لیکر اسکا جواب دینا مشہور بات ہے حکیم لقمان نے توپ و
 بندوق نکالی نور جہان سلیم نے ہندوستان میں صحنک بنانے کا ایجاد کیا اور پان کا
 کھانا و چھپا کلی و سیس پھول و چھڑے جو کہ گنا عورتوں کا ہوتا ہے یہ انھیں سیکھا جس کے
 وقت کے اختراعات ہیں ہندوستان میں زمانہ محمد اکبر شاہ میں فارسی کا دفتر قائم ہوا
 فیروز شاہ باریک نے ہندوستان میں پہلے پہل سراسے و مسافر خانے و سڑکیں اور
 سڑکوں پر درخت کا اختراع کیا حضرت امیر تیمور صاحبقران نے جب ملک عربی
 تاخت کی تو بعض فتح و نصرت کے کچھ تبرکات بنوی دستیاں ہوئے جو کہ زمانہ
 محمد شاہ تک ہمارے یہاں موجود تھے خیر اس تبرکات مذکورہ کے رکھنے کے
 واسطے لکڑی کی ایک چیز بنا کر اسکا نام نالکی رکھا بعد محمد اکبر شاہ بصلح فغنی غیرہ
 یہ لوگ ایرانی تھے نالکی کے ڈنڈے اوڑا کر اسکا نام ضیچ قرار دیا ضیچ سے اختراع تعتر
 ہوا کنوان بنانے کی ترکیب بی بی ماجرہ اور حضرت اسمعیل سے ہو حکیم لطیموں
 کیا اچھا ایجاد و درخت میں پیوند لگانے کا ہوا ملک بابل میں مہملیل علیہ السلام نے
 شہر کی بنیاد قائم کی اور اسکا نام سولیس رکھا اور لیس علیہ السلام کے وقت میں بہت بستی
 جاری ہوئی بتوں کا نام زبان عربی میں یہ ہر شہر کرگس کی صورت سوانحہ عورت
 کی صورت یغوث گاؤ کی صورت یغوث گھوڑے کی صورت غلام خرم و قلم سے لکھنا
 و صنعت خیاطی و ترتیب ہتھیار جنگ و حکم جہاد اور کرپاسی لباس کا پہننا شروع ہوا

محمد اکبر شاہ ثانی جب اتحاد قسم نے ہر کون پہنچی کچھوانے کا اختراع کیا اور
 قاسمیل کے وقت سے خون ریزی شروع ہوئی اور انھیں کے وقت میں دفن کا بھی
 طریقہ نکلا خلیفہ منصور عباسیہ کے عہد میں فلسفہ کا ایجاد ہوا اور خلیفہ ہارون رشید کے
 پوتے نے پوری تکیس کی آدمیوں کی لاشوں کا چیرنا حکیم ابو علی سینا سے ہو
 اور علم موتی کی بھی انھوں نے خوب تصدیق کی جارج ہندری لویس صاحب بھی
 اس بات کے مقرر ہیں ہر ذرا رفع السواد اچھو کوئی مین لاشانی تھے موسیٰ علیہ السلام
 کیمیا کا چچا ہوا چھپر کھٹ و بو غنبد و اوچے محمد شاہ کے زمانہ میں بنا گیا طابہر
 کہ ناک شاہی مذہب بابر کے عہد سے شروع ہوا کشتی حضرت نوح علیہ السلام
 بنائی تھی سلطان شاہ جہان نے نیکد مرو ہوا اور دھاری و ہودہ اور اسکے ترکش
 اختراع کیے حضرت اکبر نے ہندوستان میں پہلے پہل یہ منصب دہ ہزاری و پنجہزاری
 و صدی و دو اسپہ و ستہ اسپہ و غیرہ جاری کیے پتھر سے آگ کا کانا اور پوشاک سمور
 آہنگری شاہ ہوشنگ سے ہر بعد نوشیروان کے سلطان جہانگیر نے
 طلانی زنجیر عدالت بنوائی شیخ ابراہیم ذوق اردو کی قصیدہ گوئی میں تمثیل
 ہوے بادشاہ ظہورث کے عہد میں لشم بانی اور جانوروں کو شکار سکھانا مروج ہوا
 حضرت اورنگ زیب کے برابر پابند شریعت کوئی بادشاہ ہندوستان میں
 نہیں ہوئے عالموں کے بڑے قدردان تھے شاہ جمشید کے وقت میں تخت
 شاہی طیار ہوا اور جشن نوروزی بھی انھیں کے وقت سے شروع ہوا و دیباے
 ریشمی و کتان وغیرہ بھی خاندان بابر یہ میں شاہزادہ داراشکوہ بڑے صاحب
 تقویٰ ہوئے سورج نامے سردار جب راجہ ہوئے ہندوستان میں آفتاب پرستی کا

رواج دیا شاہزادہ محمد جہانگیر بہادر دہلی میں گھوڑے کے سوار عظیم الشان ہوئے
 نواب بیار الدین احمد خان کے برابر آج دہلی میں کوئی خرچ نہیں ہر بلکہ دو دو
 قووک کے وقت سے طعام میں نہک کھانا شروع ہوا شیخ بوعلی سینا نے
 شنائی کا ایجاد کیشت کرسی فرعون سے ہر بادشاہ فریدون کے عہد میں کا وہ
 آئینہ ایک علم طیار کیا اور گزر کا بھی انھیں کے وقت میں ایجاد ہوا حکیم مولیٰ کے
 قوانین کی رو سے یونان میں زنا کی سزا مقرر ہوئی شاہ اکبر کے عہد میں ہی مرآۃ
 طیار ہوا اکبر نے ملکی قوانین کا انتظام کیا سلطان سکندر کے زمانہ میں آئینہ کا
 ایجاد اور ریادوں کی پیمائش ہوئی ہر بادشاہوں میں حضرت ہمایوں کے برابر
 بخومی نہ ہوئے سلطان سبکتگین کے عہد میں ہندوستان میں ضرب سکہ و
 خطہ خوانی کا رواج ہوا تینا کو پیشہ کا فرنگستان سے ایجاد ہوئے رفتہ رفتہ
 ہندوستان کے لوگ بھی اسکے عامل ہوئے اور اسکا تخم فرنگستان سے لاکر
 ہندوستان میں بویا گیا چنانچہ زیب النساء بیگم نے بچوان کا ایجاد کیا راجہ چندر
 بن مہانداز لطن قوم ہجام کے وقت میں علم سنسکرت کی خوب ترقی ہوئی چین
 بن یافت سے نقاشی و صورتگری و انواع انواع اقسام کی پارچہ بانی اور
 کپڑوں سے ریشم نکالنا و ظروف چینی اور تعمیرات عمارت و اقسام اقسام کی صنعتی
 انھیں سے ایجاد ہوئی خان ترکستان میں پہلے کیو مرث ہوئے اور قاعدہ جہان بانی
 و لقب خانی انھیں سے شروع ہوا فسوس کہ ایسا اچھا لقب محمد شاہ نے گویوں کو
 بخشا جیسے کہ پہلے پہل دولہ کے لفظ کو محمود و غزنوی نے اپنا لقب کیا اور زمانہ صوبہ
 واجد علی شاہ میں دولائی کا لقب ڈومون کو ملا و وزیر چینی شہر یار چنانچہ

شیر شاہ نے گھوڑے کی ڈاک بھاری کی پہلے پہل راجہ شکر کل نے ہاتھی کی سوری نکالی پہلو انون کو کڑا انعام دینا سلطان ملیران سے شروع ہوا اور علم سحر کا ایک استاد شہر بابل میں سمیرت اور یس کے زمانے میں ماروت و ماروت سے شروع ہوا سحر کی بہت سی قسمیں ہیں منجملہ ان کے سحر قلدانین و سحر بابل و سحر قلدانین و سحر و عمل روحانیات عالم سفلی کی کرتے ہیں اور سحر بابل و سحر و عمل روحانیات عالم علوی کی کرتے ہیں تاہم معتبرہ میں لکھا ہے کہ حکما بابل نے بعد عمرو و شہر بابل میں کہ انکا ننگا د تھا چھہ حلسم بنائے کہ عقل و فہم اسکے اور اکین حیران تھے اول ایک بط تانبے کی بنائی جب کوئی جاسوس یا چور شہر میں آتا تو وہ بط آواز دیتی کہ تمام لوگ اس بط کی آواز سننے اور چور و جاسوس کو گرفتار کر لیتے دوسرے ایک طبل بنایا جب کسی کی کوئی چیز جاتی صاحب حاجت اس طبل پر چوب مارنا اس سے آواز ہوتی کہ فلانی جگہ چیز تیسرے ایک آئینہ بنایا کہ اس سے غائب کا حال دریافت ہوتا تھا جب کوئی صاحب غرض جس شخص کا خیال کر کے نگاہ کرتا تھا تو وہ شخص بہتیت اصلی نظر آتا تھا شہر میں ہو یا صحرا میں یا دریا میں ہو یا پہاڑ میں صحت میں ہو یا بیماری میں عالم فقیری میں ہو یا تو نگری میں مجروح ہو یا مقتول جو تھے ایک حوض طیار کیا تھا ہر سال دیان اعیان دولت و شرفا و شہر جمع ہوتے تھے اور مختلف چیزیں یعنی دودھ و دہی و شراب و شربت و غیرہ اس میں ڈالتے اور لبثوق حوض میں سے پیالہ بھر کھیتے جو شو جس نے ڈالی وہ ہی اسکے حصہ میں نکلی پانچویں ایک تالاب بنایا بنا بر قطع خصوصیات جب کسی میں تنازع ہوتا تو وہ دونوں شخص اس تالاب پر جاتے اور پانی میں اترتے حقدار کے ناف تک پانی آتا اور جو ناحق پر ہوتا وہ ڈوبنے لگتا جب مقرر حق ہوتا ناف تک پانی آجاتا چھٹے عمرو و کے دروازہ

ایک درخت لگایا تھا اسکے سایہ میں دربار کے آدمی بیٹھتے تھے جس قدر آدمی بیٹھتے
 جاتے تھے درخت کا سایہ پھیلتا جاتا تھا جب تعداد آدمیوں کی لاکھ سے زیادہ
 ہو جاتی تھی سایہ غائب ہو جاتا تھا اور لوگ دھوپ سے پریشان ہوتے تھے شہنشاہ
 علیہ السلام کی اولاد غاروں میں رہتی تھی اور قابیل کی اولاد مغلون میں مزار میر بنے
 قابیل سے شروع ہوتے مزار میر کا موجد خاص شیطان ہوا مزار جب علی بیگ
 سرور لکھنؤ میں اردو کے بنیاد مشہور تھے راجہ بکر ماجیت کے عہد میں کالی داس
 شاعر ہوئے رضیہ سلیم دختر التمش مسلمان عورتوں میں فرمان روا
 ہندوستان ہوئیں حضرت ابو ظفر محمد بہادر شاہ اردو غزلوں کی قافیہ رویت کے
 بہت بڑے موجد ہوئے اور علم موسیقی سے بھی واقف تھے لبقراط نے یونان میں
 علم طب شروع کیا جالینوس نے ترقی دی زکریا رازی نے جمع کیا ابو علی
 سینا سے تکمیل ہوتی دھنتر بید سے علم بید شروع ہوا اور شطرنج کا کھیل
 انھوں نے ہی پھیلا یا انیس دو پیر مرثیہ گوئی میں خطہ لکھنؤ میں یادگار ہیں حضرت
 واو علیہ السلام نے پہلے گھوڑے کے منہ میں گام دیکر سواری کی اگرچہ یہ وہابی
 مذہب پہلے سے ہو مگر ہندوستان میں مولانا اسماعیل صاحب نے اس چراغ
 میں فساد کار و غنڈا لکڑ آتش حسد سے روشن کرنا چاہا مگر نہوائی الحال مولوی
 نذیر حسین صاحب نے اس چراغ و تابیہ کو روشن کیا ایلکیون استاد قیصر ساری پنہ
 فن شاعری و علم فقہ اور علم حکمت میں فرد تھے البرٹ اعظم شاہ انگلستان
 عالم و فاضل کے بڑے قدروان تھے اور خود بھی صاحب کمال تھے امیر رورک نے
 روس کی سلطنت کو قائم کیا و وڈی آپر علم موسیقی میں استاد تھے بلکہ انگریزی

علم مسیحی کا موجب کمنا چاہیے ڈنکس اسکولس اپنے وقت کے بڑے فقیہ ہوسے
 پٹرارک کی غزلیں اٹالیہ کی زبان سابق و حال میں شیریں کلامی کے لیے یادگار ہیں
 تھا و کا صاحب نے انگلستان میں جاری ہوئے کے واسطے جدید مذہب کی تحریک کی تھی اور پہلے
 انگریزی میں ترجمہ انھوں نے کیا فروی سارٹ ایک نامی تواریخ دان تھے انکا ایک
 روزنامہ پچیسین نہایت لطافت و پاکیزگی کے ساتھ عربی ملکوں کے جنگ و جہد کا حال
 قلمبند ہو جو سارٹ انگلستان کے فن شاعری میں موجود تھے فلپ رہنے والے
 ملک ٹینیڈ نے گٹسن برگ صاحب کے شامل ہو کر خبستی حروف چھاپے کے نکالے
 ریفیل صاحب ملک اٹالیہ کے متاخرین مصورون سے اعلیٰ درجہ کے ہوسے
 مکی ویلی صاحب بڑے زیرک اور صاحب فطرت ہوسے کہ آج تک یورپ میں
 یادگار ہیں ریپاسٹو ملک اٹالیہ میں مشہور شاعر ہوسے انکی ایک کتاب موسومہ آرٹڈ فنوری
 انیون کی سچو میں مشہور ہے کہ بچو تصویرون کی صفائی کے لیے گویا کالقم مانی کی توصیف کرتے
 کوپرنیکس ملک ڈنمارک کے رہنے والے تھے علم نجوم میں جیسا کہ آجکل انگریزوں کے
 در بیان رائج ہو موجب ہوسے میکوبرا ہی ملک ڈنمارک کے بڑے ذمی استعداد و صاحب ایجاد
 علم نجوم کے ہوسے انھوں نے علم ریاضی کے آلات ایجاد کیے جس سے علم نجوم کو فروغ
 ہوا سکس پیرس انگلستان میں سب سے بڑے شاعر ہوسے جو کہ ہفت اقلیم میں مشہور ہیں
 لرون شٹر ملک اسپین میں مشہور فسانہ گوہرے کہ ان سے بڑھ کر کوئی تشارنہین ہوا کیپلر
 اچھے نجومی تھے کہ کوپرنیکس کے قاعدہ نظام شمسی کو تکمیل پر پہونچا یا پوپ لئیو گیا
 ساکن ملک اسپین نے نامک ایسے ایسے لکھے کہ آج تک یادگار ہیں گلیلیو ملک اٹالیہ
 پہلے پہل دور میں کا ایجاد کیا بوسوی ملک فرانس کے واعظون میں بے نظیر ہوسے

موج بن عوق پوتے حضرت آدم علیہ السلام کے اور قد انکاتین ہزار تین سو
 پونے چوراسی لڑکا تھا اور جب کبھی یہ ساڑون زمینوں پر جانا چاہتے تھے
 تو ایک روز زمین میں سو ساٹھ کوس لمبے کرتے تھے بعد طوفان کے جو شہر حضرت
 نوح علیہ السلام نے آباد کیا تھا اس شہر کا نام سوق النشائین رکھا
 اور مدینۃ النشائین بھی کہتے تھے حضرت نوح نے اپنے پوتوں پر
 رابع مسکون کو تقسیم کیا جزیرہ عراق و فارس و خراسان و صحرانشام
 سام کو اور دیار مغرب و زنگبار و حبش و ہندوستان
 حام کو عنایت کیے اور زمین چین و یاجین و ترکستان یافت کو عطا
 کیے ایجا و تاریخ دانی کی اہل اسلام میں حضرت ابوذر انصاری
 اور سلمان فارسی جو کہ صحابی حبیل تھے انہی نے ہر اقبان میں
 جہانگیری لکھا ہے کہ سنہ ہجری میں پرگنہ جاندھر قلعہ پنجاب میں
 صبح کے وقت بجلی بجی اور زمین پر گرمی محمد سعید عامل پرگنہ
 مذکور نے اچھکے کو کھدوا کر حبیل نکلائی اور دربار جہانگیر میں بھیج دی
 بادشاہ نے محمد داؤد کو اس وقت میں سلاح گرمی کے استاد
 کاں تھے انکو دی انھوں نے دو تلواریں اور ایک بنجر تین حصے
 لوہا خالص ملا کر طیار کیا جب سے ہندوستان میں حبیل کی تلوار
 مشہور ہوئی اگرچہ قدیم حکماء ملک چین کے علم ریاضی و علم ہندسہ و علم
 موسیقی میں کامل ہوئے خصوصاً علم جبر ثقال و نیرنجات میں کمال حاصل کیا علم
 جبر ثقال اور جبر الما یعنی آب کشی کے نکتے بیان ان لوگوں کا ہے کہ ہمارے بیان

یہ علم قدیم سے ہر چنانچہ سم یا بجان صاحب جو انگریزوں میں فاضل المتبحر اور
منشی گری اور تجربہ کاری میں یکتا ہے روزگار تھے انکا قول یہ ہے کہ اگر کوئی
فخر سے کہے کہ دیوار خطا کو دیکھا ہے تو انکی بزرگی بجا ہے الغرض اسکے
ریاضی جاننے کا اصول دیوار خطا جو قریب آٹھ سو کوس لاہی ہے اور سہ صد
خطا اور تاتارین واقع ہے شہر و ناطق ہے اور عمارت اسکی فقہ و جنگیابی
نے دو سو چالیس برس قبل عیسیٰ علیہ السلام کے پانچ برس میں
طیار کرائی اور اس دیوار کے سامنے جو پہاڑ یا جو کھاری سمندر جہان عمق
بہت کم تھا اور جوش و شر و شش و رجبہ کا تھا اسکے اندر سے دیوار مذکورہ
لیگے اور وہ مستحکم کام کیا ہے کہ آج تک دیوار کو کسی طرح کا نقصان
نہیں پہونچا اور جو نہر تین سو بیس کوس کی ہے وہ چنگیز خان نبیرہ قیلا خان کی
بنائی ہوئی ہے اور بعض فاضلون کا یہ مقولہ ہے کہ مثلث متساوی الاضلاع مشکل
حکیم فیثاغورث نے خطا کے مہندسون سے سیکھی ہے بیشک علم ہیئت میں
خطائی کامل تھے اور کردہ سماوی کی شکل حسیر کو اکب ثوابت اور سیارہ اور تمام
متعلقات سماوی کے نشان تھے فقہور شن نے چار ہزار ایک سو ایک برس کا زمانہ
ہوا کہ اسکو طیار کرایا تھا یہاں تک کہ اسوقت کے کسوف و خسوف اور گردش کوکب کے
حساب جو فرنگستان کے ریاضی دانوں نے تین ہزار برس کے بعد مطابق کیے تو کچھ فرق پایا
اور روشنائی کا ایسا واضحین سے برع تا بنما شد چیز کے مردم گوچیز با باجمہ خطوط اجما متواتر
معج سطرانی اسخاک کے پاس آئے باعث عجلت حالات کیفیات کمالات نبی آدم حسب الخواہ اس دفتر
اول میں رج ہو سکے انشاء اللہ دفتر ثانی میں کما حقہ تحریر کر کے بہت جلد تذاتقان مہمان کیے جائیں گے

شبیخ محمدی مونی حاجی سید محمد حسین خان صاحب المعروف سید نواب جان صاحب الشیخ

نواب شیر نواب ظفر الدولہ سید مظفر حسین خان ذوالفقار بہادر ضیغم جنگ و غزیش

حاجی سید محمد تقی خان صاحبین مظفر پور ضلع تربہ



Syed Mohammad Hosan Khan
Alias Syad Nawab Jan Sahib

تقریظ مع قصیدہ و قطعات تاریخ مترشح قلم جاوہر رقم فصیح اللسان
اعجاز بیان الحاجی سید محمد حسین صاحب المتخلص نواب

زینت و شان قلم اُس شاہنشاہ کی نگارش ثنا سے ہو کہ جسے خیابان گلستان جہان کو
ساتھ سحاب کمرست و عنایت اپنی کے شاداب کیا اور رفعت و شان رقم احسان پناہ
کی آرائش حمد لاکھوں سے ہو کہ جس نے اریکہ نشینان بوستان کوئی مکان کو ساتھ
خاعت فاخرہ سرسبز می مغارت اپنی کے کامیاب کیا سے

ہر چہ درین عالم کون و مکان	ہست نشانی ست ازان بیہ نشان
خصل چمن رنگ از دیانت	پنخہ دل تنگ از دیانت
عقل چہ داند ز کمالات او	فکر فرومان آیات او

درد و نامحدود خاتم الانبیاء محمد مصطفیٰ علیہ التیہ و اتنا پر جبکہ باغیاں میں کو لا اذ لکما
خلقتہ لا اذ لک آیا اور سب کو خلاق جہان فرمایا اے خداوند عالمین فرمایا مثنوی

شہنشاہ جہات داد و دین ست	نشاہش رحمۃ للعالمین ست
ملائک جہہ سامی در گہ او	فرشتہ دین کر وہ در در او
سریرہ آراے ایوان رسالت	علم افزا رسید ان ہدایت

اور صفات انجم لغات اُس مصدق لافتی کو جبکی شان رفعت نشان میں سورہ
ہل اتی اور آیہ اَللّٰہُ اَکْبَرُ آیا اور خود جس نے زبان معجز بیان سے اپنی
سَلَوْنِی قَبْلَ اَنْ تَفْقِدُوْنِی فرمایا مثنوی

علی بندہ خاص جان آفرین	ولی در حقیقت جہان آفرین
جہان آفرین رامین بندہ اوست	ولی کن جہان آفرین بندہ اوست

سرافرازش در سرا فکندگی | خدائیش در کسوت بندگی

اما بعد ناظران پریمکین و مشتاقان مراکین کو مژده وحت افزا ہو کہ اس ایام نیک
فرجام میں کتاب لاجواب نسخہ فیض انتساب مفید ہر شیخ و شاب تصنیف یکتہ ہر مضمنا
مکتہ سنجی و نغذائی و شہسوار جولان گاہ طلاق لسانی ابرنیاں جو دوہماحت شیرنیاں
شجاعت آرسطو فطرت و جید زمان دارا سطوت نیر آسمان جناب معالی القابابن سلطان
شاہزادہ میرزا محمد رئیس نخب زبیر الدین گورگان ادا ام الہد اقبالہ و صغر
اجلا لہ مزین طبع ہوئی ہر جکا و بیاض صبح پر خندہ زن ہر تین تین پری خون
انجمن ہر برق تجلی بین اسطور کا نور ہر سیاہی پر تو جلوہ سیر طوہر ہر کیا کیا بندش کا دور
و تسلسل ہر سطر پچان ہر یاگیسو سے سنبل ہر دائرہ حرفون کا محیط بحر مضاحت ہر
سینج الفاظ سے جاری نہر بلاغت ہر ہر ہر فقرہ عقد ثریا کا جلوہ دکھاتا ہر مرآت
الفاظ سے چہرہ معنی صاف نظر آتا ہر اگر دیدہ بنیا رکھتا ہو آنکھیں کھولے گوہر
مضمون تار نظر میں پرو لے غواہی سے دریا کو کوزے میں بند کیا ہر آبداری
و مضمون کو وہ چند کیا ہر جلے رنگین اسکے مثل گل کے ہکتے ہیں اور اراق مطلقا
آفتاب سے زیادہ چمکتے ہیں اگر بگوش حق نبوش سے تو دماغ کو قوت ہو نظارہ اسکی
سواد کا کرے تو دونی بصارت ہو گویا کہ یہ نسخہ بصیر فرور ہر سطر و قفح طبع کے صبح روز ہر

کہ شلش نباشد نہ بنیش ثانی

ربا بندہ خاطر از خوش بیانی

کتابے ست یا بحر و زمعا نے

مضامین آن ہوش افزا سے عالم

بالتخصیر ہر نقطہ اسکا ایک قفل ناہید اکلید ہر اور ہر حرف اسکا نہ دیدہ ہر شینہ ہر عجب دریا
ہر کہ ہر اردن نہرین سطر وں کی چین روان ہیں اور صد اصدت درۃ التاج معانی کنار

اسمین پنهان ہیں۔ میزان عقل میں اتنی تاب و توان نہیں کہ وزن مراتب کر سکے
اور زبان ناطقہ انسان میں اتنی قدرت نہیں کہ ذرا بھی دم ثنا کا بھر سکے۔ انشاء اللہ تعالیٰ
یہ نقش صفحہ روزگار پر یادگار رہیگا۔ مصنف محمود کاشمرہ تار و زشمار بزرگ

قطعة تاریخ مع قصیدہ در توصیف اوصاف حمیدہ مصنف نامدار و
تعریف کتاب نایاب روزگار

<p>جذائے بے مثل کیشہ انسان صورت مہر ہی تسطیر عبارت لامع نوریز دان ہے یہ سپاہے فلک سے ساطع مہر کی ہیں یہ شعاعیں کہ ضمیمہ راجع جب کائناتی نہ لے زیر سپہر تاسع خضر کی عمر بھی گر کوئی کر لگا مضاع تذکرہ چھپ کے یہ جبت گاہان میں شائع کان ہو کان جو آہ جو ہو اسکا سامع یہ تہی عیب سے ہی مثل حروف طامع فیض تصنیف سے ہر طبع ہی اسکی تابع طبع موزون و روان و مہن معلّا ساج آسمان پر مہ و نور شید ہیں جب تک لامع سیر جس بلغ کی ہو بس ہم و غم کو دافع حرف منقوطین ہو عیسوی سن بھی واقع</p>	<p>اسی زہے صاحب تصنیف خوش فیض رقم آفتابی ہی ہر اک دائرہ نقطے خیم صبح صادق کی نہیں جلوہ گری بین سطور ہیں یہ سماے اشارت کہ ہی چشمک ماہ ربیع مسکون میں نہ کیونکر ہو وہ یکتا شو مجر و بر کا بھی یون جان شو گا ترقیم ذکر و اذکار سو اسکے نہ پھر ہو گا کہین ہو دم معین یا قوت اگر ہو قاری اپنے نقطہ رکھیں حاسد تو وہ خود مہل ہیں کیونکہ مطبوع طابع ہو یہ مرغوب کتاب کی طرح سے نہو پر مغز کلام عالی پا آتی رہے روشن یہ سپہر انغ و ملی کیونکہ اجاب کہین خرمین بہت اسکو غنیہ گلشن فرحت نہو اگر اسکا اسم عیسوی</p>
---	--

سال فصلی کی ہوئی فکر تو باقی نہ کہا	باش و طبع نہ کر وقت کو اپنے صنائع
شادمان ہو کہ گئی فکر ہو انغم رخصت	سنتہ تاریخ ہی مافوق کارکن رابع
سال ہجری کی ہو خواہش یہ کہ نہ تو آ	جام جمشید ہی بیشک یہ کتاب جامع

ولہ

وقت طبعش چو آمد بر سر	گشت مطلوب سال سبع فیض
شد چو مطبوع طبع با تصویر	گفت باقی گبو مرقع فیض
ولہ ایضاً قصیدہ دیگر در فارسی مع تاریخ	

کجائے بیاساقی سیم بر	بدہ آفتابے بجام قمر
فَانْ كَانِ الْاَمِنْ الْاَضْلَمَا	وَلَا لَكُمُ الْغَسْلُ فَلَيْسَتْ خَمْرٌ
غزل تا سرایم بذوق سرور	در اوصاف شہزادہ نامور
جوان حسین پر ز خوبی و حسن	حسب ز خلق و کرم سرسبز
رخش ماہ تابان و ابرو دہلال	شفق رنگدیش جبین چون قمر
شو چشم آن چشمہ آفتاب	خطوط شعاعی ست تار نظر
بود بینی پاک رمزی ز غیب	کہ باشند در ان عارفان خبیر
لب سرخ مر جان مان چون صدف	کلام سلسل چو سلسل گمر
نخندان چو کان ست و دندان چو در	بود گوش چون معدن سیم و زر
گلونے مبارک بود شمع طور	کہ باشد ز نورش جهان جلوہ گر
چو آن صدر پاک ست پاک از ریا	بود مصدر فیض علم و ہنر
بود پشت پشت و پناہ و جان	کہ در کار خیر ست سینہ سپر

کفش را توان گفت ابرطیب
 چو دست کرم باب فیض کشاد
 زمین را بلندے زمین قدم
 خدیو جهان و اور کامگار
 بعدل و کرم گوے سبقت ربود
 ز تاثیر عدلش درین مرغزار
 نه ماند چنان تاب و هیچ شمع
 جوان دلاور شجاع و دلیر
 عنان افکند چون بسوے مصاف
 چو تیغ غضب در کشد و در نبرد
 فلاطون حکمت ارسطوبه راے
 عقیل و فطین و ذکی و فیسم
 حق اندیش و حق گو حقائق شنو
 چه بلج سلیم و چه دل بردبار
 امین و معین و خلیق و یلیق
 سرور و بر اهل علم و کرم
 بشفتت بخشی تنزین بفیض
 به دنیا توئی معدن فیض وجود
 با بنای دهرست قدرت بلند

لحم بنی قریب

که شد عالمی ز و طراوت اثر
 انامل پئے جو دبسته کمر
 فلک پست از رفعت تاج سر
 ز نسل شان خسرو دادگر
 کشوده بگیتی درجیه و در
 گلے را بخارے بناشد خطر
 که پروانه را رساند ضرر
 که از بیم تیغش رید شیر
 ز همیش بگوید امان الحذر
 شود برعد و بند باب مفز
 سکندر به طالع زهے جاہ و فر
 سخن سنج و ذی جوهر و ذی هنر
 حق آگاه و حق بین و صاحب نظر
 کریم انفس نیک فرخ سیر
 ز حاتم بجو دوخا بیشتر
 حکم عادل و دهر را دادگر
 بنزیت نشینی تجنت طفه
 که صد تو مخزن گفت کان زر
 که والا ترا دمی و عالی گهر

چنان بوسے اخلاق تو شد بسیط
 بود دلکش لطف و الطاف تو
 چه گویم ز وصف تو کافی همین
 آئیں شود گشت جاہ تو سبز
 ز لیل و پشیمان عدو تو باد
 کتابے تو کردی عجائب رقم
 رقوم قلم چون جواہر رقم
 چه صفحات او مثل صحن چین
 اَلَا اَيْهَا النَّاْظِرُوْنَ اَلْظُرُّوْا
 ذو تاریخ نواب کرم رقم
 کہ سمت بر آید ز پر مصدع
 ز روی ادب عیسوی چون بخوابی
 جو حشمت سده مدح مالت بگفت

کہ چون مشک در دہر گشتی سمر
 فرح بخش جان صحبت با اثر
 بہ سیرت ملائک بصورت بشر
 بو بخسل قبیل تو بارور
 رود دشمن تو بہ نار سقر
 کہ در دہر باشد نہ ثانی دگر
 مجھے سوادش چو آب گہر
 دران نقطہا ہچو گہما سے تر
 فَقُولُوْا لَہٗ مَوْحِبًا بِالْاَنْظَرِ
 بہ یک مصرع آخرین سہر

دگر نگہ اش از حسام مہر
 ۱۹ ۳۵

بدان یادگار از نشان ظفر
 ۱۸ ۶
 گجو مدح مرغوب المصنف

اولہ ایضاً قصیدہ دیگر مع تاریخ

عیان لعل مضایک بنوین وقت غزلوانی
 قلم میرا سرا سر لہجہ گیسو عورای
 دوات پانی ہی یا چشمہ ہی ظاہر حیان کا
 سواد خط سے روشن پر تو طور تجلی ہی
 وہ بلبل معون دکھاؤں گر چین کی اپنے گہنی

دہن پناہی گو یا معدن یا قوت ثانی
 چکیہ جبکا اک قطرہ ہی خال سے غلامانی
 کہ فرضی جسکا نقطہ ہی محیط بحر ظلمانی
 بیاض صفحہ کا غد کف موسیٰ عمرانی
 بزنگ گشتی میز ورق لالہ ہو طوفانی

وہ سجان بن کہ جبکا لطق ہر اعجاز پیغمبر
 وہ ہوں نہر طلاق میں بن بان حبس وقت گویا ہو
 مری یہ نظم و لکش نامک فصاحت ہر
 اگر ہو جائے گرم معرکہ یہ فکر ترکانہ
 کیا قبضہ ممالک پر جہان کسمر کی صوت
 ہمارے ذہن میرا اگر سا ہو عرش معنی پر
 نئے رنگ ورنے انداز کی اپنی طبیعت پر
 ہزاروں معنی روشن ہیں نل میں کمر نہا
 تعلی ہر داساری مجھے غرا ہر سببیا
 چراغ شاعری گل ہو گئے اکثر فصیحون کے
 پرنگ بگو گل میں ش نغمون سے اڑاتا ہوں
 وہ شاعر ہوں قلم انداز میں سب سامنے جبکہ
 کہ مرہن کے دیکھیں وہ مرے زو و طبیعت کو
 یہ میرے شعر ہیں وہ میوہ جنت پتھر میں گر
 نہیں کسب ہنر میرا کبھی بہر زراں دوزی
 کہ اس پاکیزہ جوہر سے ہی میری ذات کو نسبت
 اگر پڑ جائے اک قطرہ بھی میرے ابرخا سے
 بس کی طبع روان موقوف کر آگے تعلی کو
 کوئی بھی خرمن علم و ہنر کا اب نہیں خزان

وہ حسان ہوں کہ سحر سامری ہر کجی ستانی
 سرفوارہ تقریر سے ہو گو ہر افشانی
 کہ تابع لفظ ہیں جس کے مثال فرج ایرانی
 قلم بن جائے شمشیر دوسر وقت ہر خون
 مری شہرت ہوئی تیغ لسانی سے آسانی
 کرے پھر لامکان میں جا کے کار فکر تقانی
 کہ جس سے دنگ ہر ہزار اور سکتے میں کرمانی
 کہ شمشیر میں ہو عامل کے پری جس طرح زندانی
 کہ خالق نے کمر حصہ میں بخشی ہر زبان دانی
 ہوتی جن م میں دشمن یہ شمع طبع نورانی
 مرے آگے کرے کیا بلبل بتان لخوانی
 بلبلان حجاز و قافیہ سجان ایرانی
 طور سی انوری عرفی و صہبائی و خاقانی
 بالبل کے شربت سے ہو نہر باغ ضلوانی
 نہیں بہر حصول مال میری گو ہر افشانی
 شرف جوہر سے پاتے حبط تیغ خراسانی
 بڑھے یہ آبر و سرمد بنے خاک صفائی
 مثال ابر نیسان تاکجا یہ گو ہر افشانی
 اگرانی ہو عرض کی غنچ ہر کی ہر لڑانی

اگر یا دینین چرخ وون پر نہو بسک
 وہ ستغنی طبیعت ہر فی فضل الہی سے
 توکل پر توکل ہر قناعت پر قناعت ہر
 حوادث سے زمانے کے مہین جمیت خاطر
 چھٹا ہون میں جو ہے یوسف حور شمال سے
 کسی کباغ میں کیون بلبلو میں سیر کو جاو
 سدھا راجب سے وہ گل باغ ہستی سے جنت
 گئے وہ چھپے اس عندلیب باغ عالم کے
 نہ کیونکر ای فلک چھا جا ابرنج و غم دل پر
 تھی رونق جس گھر کی اور پر وائے تھا دل
 مثال شمع کشتہ کچھ گیا دل رنج فرقت سے
 مکان تفع آنکھوں میں ہر اک کوہ پریت
 خدم ہر نہ چشم ہر نہ علم نہ فرشتا مانہ
 جہان کا عیش حب تھا جہان تھی بستگی دل کو
 جہان تھی عطر کی خوشبو بسے رہتے تھے جو چوڑے
 صبا لاتی تھی بوجے باغ جنت جن پہچون میں
 غرض جس قصر میں مسکن گزین وہ ماہ نور تھا
 فلک نے انقلاب نو عجیب صورت سے دکھلایا
 ازل سے ہی یون ہی روشن چ گردشاں سن نہ کرے

کبھی ہے نہوگی خوان ومان کی مگس رانی
 نہیں جسکی نظائیں خاک بھی ملاک سلطانی
 گداؤں کو نہیں لازم سوا اس کے درباری
 مثال گیسو سنبل ہمیشہ ہر پریشانی
 جسد کی قید سے ہر دم ہر اپنی روح زندانی
 فضا سے سینہ برداغون کی کثرت گلستانی
 گئی رونق خزان آتی ہوئی گلشن کی دیرانی
 بجائے زمزمہ تو ہے ہیں اب اور مرثیہ خوانی
 کہاں جنت بشر کو جبکہ یہ صد ہوں وحانی
 بجھاوی حیف و دبا د فنانے شمع نورانی
 جلاتے دیتا ہر ہر دم جگر کو سوز پنهانی
 ہیں در اثر در کی صورت آدمی غول بیابانی
 نہ بقیس سا ہر اب نہ وہ تخت سلیمانی
 اسی در کی ہوئی تفویض اب وحشت کو دہانی
 عجب ہر بے بدائین بجائے راح بحانی
 اب نہیں باد صرصر لاتی ہر گرد بیابانی
 ہوئی ظلمت مکیں اسمیں نہ کیونکر ہو پریشانی
 زمین نے کی ہر تازہ رنگ سے صفحہ گردانی
 ابد تک ہو مقیم اسمیں نہیں یہ امر اسکانی

پے تسکین خاطر خوب ہی یہ مصرع آخر

رہیگا بس خدا باقی نہ رہا نہ ہو دلا فانی

کہ وہ اک دفتر رنج و الم ہو بسکہ طولانی
برائے اقر باو ہم پئے یاران ایمانی
وہ سوزان ہن کہ ہی مرغوب حبکو لفظ یریانی
وہ مہمان ہن ہوتی ہر خوان غم پر حبکی مہمانی
وہ کشت خشک ہن حبکو نہ دہقان نے دیایانی
وہ خرمن ہن کہ چسپ برق نے کی آتش افشانی
وہ گل ہن حبکی چشم ترین ہرگز گس کی حیرانی
وہ خوشہ ہون دان چسپ ہر داس دہقانی
وہ قمری ہن کہ حبکا کٹ گیا ہر سرو بستانی
وہ یوسف ہن کہ حبکا دل ہر چاہہ عم نہیں نہانی
یہ ہن نہ فوج دہو بی حبکی کشتی ہو کے طوفانی
یہ وہ جاہر نہ پائی پان کسی نے بھی ترسانی
نہ یوشع سے بنائی کچھ چلی عقل بقانی
نہ اسماعیل ہن نہ ہود ہن نہ آدم ثانی
نہ عیسیٰ ہن نہ مریم داد نہ موسیٰ عمرانی
نہ مہین ذوالکفل نہ اسحاق ہن نہ ماہ کفانی
کہ جنکے واسطے پیدل ہوا یہ گلشن فانی

میں لکھنوں حال کیا اپنا نہیں تجر کے قابل
مگر زان مختصر آرم کہ باشد یادگار من
وہ ہون آفت سیدہ حبکو پوچھا پوچھا پوچھا
وہ آوارہ وطن ہن دور ہر جس سے وطن اپنا
شجرہ ہون پھول اور پھول اس باغ ہستی میں
وہ سبز ہون کیا پائال حبکو با دھڑھڑنے
وہ بلبل ہن کہ مثل داغ لالہ حبکا سینہ ہر
وہ غنچہ ہون کہ شرمزدہ خزان نے کر دیا حبکو
وہ بلبل ہن و جاہر افضل گل ہن آشیان حبکا
وہ جنون ہن کہ لوطا ہر جسے خود دشت عجب
وہ اسکند ہون ہیں اب بقا جس نے نہیں پایا
شکایت تاکجا ناسازی قیمت کی آئادان
گئے ہیں بنیا اور اوصیا اس جا سے غم کھا کے
نہ اب دم ہن ہر حبیش یونس نہ شیعا ہن
نہ ہن یعقوب ایوب نہ یحییٰ نہ صالح ہن
سلیمان ہن نہ ابرہیم ہن نہ لوط پمغیر
بھلا کیا ذکر انکا ان گلوں پر بھی خزان آئی

وہ سلطان بن قبضہ میں جکے کل خدائی تھی
 کہاں غفور ہر دارا کہاں ہر اور کہاں قصیر
 کہہ ہر ہواب سکندہ ایندہ آگے ہر اب کسے
 کہہ ہر اب حاتم طائی کا وہ باب سخاوت ہر
 کہاں ہر شہنشاہ و صاحبان ہر انور عی فی
 کلمبیس ہر کہاں جسے نکالی تھی نئی دنیا
 فرنگلین ہر کہاں جسے کہ بجلی کو اتار اٹھا
 وہ ہر ہتھ سا فصیح بقول وہ ولیم سا منطق دان
 ریاضی میں جو وہ مشہور ہر اسحاق نیوٹن تھا
 یون ہی ان سفر اپنا بھی ہر اس ار فانی سے
 گزرتی وصیت ہر سپر زردون اجا سے
 گئی ہر جان اس حسرت زدہ کے رنج و زین
 فراغت فاتحہ سے ہو تو نام اس گل کا لکھے
 پریشان جیب ہوتی خاطر تو پھر شعر و سخن کسیا
 کیا ناچار لیکن خاطر اجاب نے محکو
 لکھوں حمد خدا میں اس طرح اک دوسرا مطلع

نہیں ہر آج اُنکے پاس کچھ بھی بجز پشیمانی
 کہاں ہر چشم و شوکت کہاں ہر شان شامانی
 کہہ ہر جام جمشیدی کہہ ہر ہواب جہانبانی
 کہہ ہر کئی کے ہر اب وہ رسوم ملت رانی
 کہاں ہر عجمی می کہاں ہر ہر سر و خاقانی
 کہاں ہر سیوم ہر مشہور حبلی فلسفہ دانی
 گرمی برقی جل جل ہر کے وہ بھی ہو گیافانی
 کہاں ہر وہ کہاں ہر اسکی منطق اورسانی
 ہوتی آخر ریاض عمر کی اُسکے بھی ویرانی
 کر نیگے یاد یوں ہی کرو اکثر دوست جانی
 جب آئیں قبر پر میری برائے فاتحہ خوانی
 کہ حبکو دہرفانی نے ندی اکدم زن آسانی
 مثال ابر تربت پر کرین سب شہساز فانی
 کہاں کی نظم کیسی نثر اور کیسی غزل خوانی
 ہو الازم کروں کچھ نظم ہو گر ہر پشانی
 کہ اول سے کہیں دل ہو نقش مطلع ثانی

افتتاح قصیدہ در حمد باری تعالیٰ غزلیہ و محل شانہ

کہ کُن سے ہو گئی ممکن اک شو غیر مکانی

تعالیٰ اللہ خیر قادر ہے احکام بانی

سنداری مہر و انجم سے فلک کی انجمنی
کیا گلزار کو سرسبز سبز کو راوت دی
درختوں کو شمر بخشے شمر کو بخت کی بخشی
مثال مہر و مہر سے اپنے کئے روشن
نہ کیونکر یہ زبان حیرتیں تری گو ہر نشان ہو
تو ہی ہر مالک عالم تو ہی ہر خالق اکرم
توئی سامع توئی صلح توئی واضع توئی صلح
بجائے نیستی و جلد ہر گہستی بہر جاتے
نہیں کوئی مکان میں در مکان لازم نہیں تجکو
کہا ہو ما عرفنا احمد مرسل نے جس جا پر
بچہ انوار اس جا سے عنان شہب خامہ
آب کے نعت لکھ اس خاصہ محبوبت دان کی
رقم ہو صفحہ قرطاس پر وہ تیسرا مطلع

انکھون سے تازہ فرمائی ہمارے گلشن فانی

مزین مہ جبینو سچ کیا یہ فرش ظلمانی
دیے گلشن کو گل در دست گل کو دی رشتانی
عیان توں سے بھی ہر صنعتوں کی نیک عیانی
عطا کی قطرہ نیشان کو انجم کی درخشانی
دہن کو دی زبان بخشا زبان کو زور لسانی
تو ہی ہر راز قی آدم تجھے شایان ہر یزدانی
توئی واسع توئی قانع توئی معبود سبحانی
نئی در پہنچ چیز و بازہ در ہر چیز نہانی
مکان سے پر نہیں باہر یہاں ہر سخت یابی
وہاں پہونچگی کیا استغفر اللہ عقل انسانی
کہ اس دادی مین کی اسپر دے خوب لانی
کہ جسکی شان مین نازل ہوئے آیات قرآنی
کہ جس سے ہو عیان مہر درخشان کی درخشانی

در نعت جناب حضرت سرور کائنات محمد مصطفیٰ علیہ السلام والہ

شہنشاہ زمان ہر جہان محبوب یزدانی
نہوئی ذات پاک شاہ گہر پیر ایہ ہستی
خدا نے تجکو اسے سرور کیا سرور عالم کا
زبور انجیل و توریت کو منسوخ فرما کے

نبی انور جان شہد تا بان طلّ سبحانی
سوائے ذات خالق دم مہین تا کل جہان فانی
یہ خیل انبیاء ماسلف مہین تیرے اذعان
کیا جاری ہر امر و نہی تو نے حکم قرآنی

عدم سے جب تم آدم نے فرشِ خاک پر رکھا
 نہ کرتا دستگیر می تو اگر اسے سرورِ عالم
 نہ تیرے جو دے گرا سکو جو دی پر امان ملتی
 نہ کیونکر منزلت کوں و مکان میں اُنکی بالا
 عطیہ تیری سرکار کا ہوتا نہ گرشاہ
 نسیمِ خلعتِ حضرت نہ اس آفت میں گر حلقی
 نہ کیونکر فرق پر تیرے ہو سایہ ابرِ رحمت کا
 شہنشاہِ سریرِ قباب تو سین احمد سل
 محمد خواجہ عالم چراغِ دو دہ آدم
 نہ ایسا مرتبہ بخشا کسی کو رب اکبر نے
 لکھا ہی ایک شب ختمِ رسلِ صرفِ طاعت تھی
 تعظیم کی یہ عرض درگاہِ ہمیب میں
 بنی سکر یہ مژدہ بس مہیا ہو گئے فوراً
 جو سبحان اللہ فی سبیلِ عبد اللہ کی خبر پائی
 جو پہنچے آپ سدرہ کا جبریل نے شاہ
 بنی کے یوں کہا اے عقلِ اول حقِ پنجاب ہر
 ہوئے روح القدس گویا کہ باعثِ نہیں لیکن
 اگر اک بال بھر پرواز اس حد کر دے آگے
 اتر کر اس جگہ سے آپ زینتِ بخشِ فون ہوں

ترے باعث ہوئے دور انکے سارے پنج پناہی
 رانی چاہ زندان سے نہ پاتے ماہِ کفانی
 سفینہ نوح کا تا حشر رہتا یوں ہی طوفانی
 کہ دربانِ مہین تیری درگاہ کے موتی عمرانی
 ہوا لیکر نہ پھرتی سر پہ اورنگِ سلیمانی
 خلیل اللہ پہ ہوتی نہ یوں آتشِ گلستانی
 کہ تو عالم میں ہر آن نورِ یزدانِ ظلِ سبحانی
 کہ ہر فرمانِ رقمِ حبکا سر اسر خطِ پیشانی
 کہ روشن جلی شمعِ نور سے ہر شامِ ظلمانی
 ہوئی اس خاصہ معبود کو معراجِ جسمانی
 کہ ناگہ جبریل آئے حکمِ خاصِ ربانی
 کہ چلیے فرشِ ظلمانی سے سو عرشِ نورانی
 کیا چڑھ کر براقِ تیز رو کو گرم جولانی
 صد سے طرِ قوادینے لگے خوش ہو روئی
 بیان آگے بڑھ سکتا نہیں یک اذعانی
 ہوئی بعدِ مسافت کے سبب سے تھک جیرانی
 بغیر حکمِ حق بڑھنا ہی یاں کب ہوامکانی
 جلادے بال و پر میرے فروغِ نورِ یزدانی
 کہ آگے بڑھ نہیں سکتا براقِ ای ظلِ سبحانی

۲۱
 ظلِ اول حضرت جبریل

نبی نے زیرِ انِ فزون کیا پہونچے باؤ اونی
 یہاں تک جو ہر ثانی تھے ہرہ پھر پھر نصت
 کئے پھر اس جگہ پھر کہ گنجائش نہ تھی آگے
 رکھا آگے نبی کے خوانِ نعمت قدرت حق نے
 نبی حبیبش فرمانے لگے ناگاہ پر دس سے
 تعجب سے کہا اس دم نبی نے او مسکھایا
 کیا ارشاد قدرت نے آلائی باعثِ عالم
 قومی باز و ترا ہو گا اسی کے دست و بازو سے
 ہو سے حد سے سوا مسرور یہ فردہ سنہ جدم
 سچے شانِ خدا و ان ترس تھا دستِ حیدر کو
 کر دے اس شہسوارِ لافلی کی اب ثنا آگے
 وہ موجِ کلک سے اک مطلعِ رابع نمایاں ہو

۱۵ اول و ثانی یعنی حضرت بریل و جوہر ثانی حضرت یحییٰ

سنے سر را ما وحی گھٹا آتار سبجانی
 کہ آگے جانہ سکتے تھے بغیر از حکم ربانی
 نبی کی ذاتِ اقدس تھی فقط اور ذہنِ طانی
 حبیب حق نے جانِ دل سے کی اسکی شالوخی
 ہوا اک ہاتھ طاہر مثلِ قرصِ ماہِ نورانی
 یہ کیسا ہاتھ ہو طاہر عیان ہو رازِ پنهانی
 بدانِ خیر کشادستِ یدِ اللہ ہی مانی
 کر لگا دعوتِ اسلامِ عالم میں بآسانی
 کیا شکر خدا رخصت ہوئے کھاپی کے مہمانی
 سوا وحدت کے جہاں تھانہ ذکرِ اول و ثانی
 کہ مفتاحِ درِ خیر تھی جسکی تیغِ لاثانی
 کہ ہو غرقِ عرقِ جس سے عروجِ طبعِ عمانی

در منقبت ہنر بر السالبا سدا اللغالب علی ابن ابی طالب

آلائی ساقی دورانِ نسیمِ احمر قانی
 کہ اک مدت سے لبِ تشنہ ہوں یہ فیضِ حیات کا
 مگر صبا ہو وہ صبا جو ہوا نہا حنبت سے
 کروں اس کیفیت میں وصفِ تیرا اے مرے ساقی
 ولی ایزدِ منانِ علیِ عالی اعلیٰ
 نہالِ باغِ علیین بہارِ مرغزارِ دین

آلائی مالکِ خجائے عرفانِ ربانی
 ادھر گھاسا و کٹا و لٹھا زمی نابِ سخدانی
 کہ آئے جوش میں جس سے ریحِ نابِ معانی
 کہ عالمِ وجد کا ہو دل کو مثلِ جد و جدانی
 ہنرِ برِ بیشہ امکانِ ننگِ بحرِ امیانی
 شمیمِ روضہِ آسینِ نسیمِ باغِ رضوانی

خیم گردون علم طوبی چشم دارا شیم یارون
 برنج احمد بخو یحیی بہ یو یوسف بہ تن آدم
 بکھا ہی نوح کی اور اہتداسے ہو دہی بالکل
 محمد شہر حکمت اور علی باب مدینہ مہین
 دہی ہو مصحف ناطق کہ جسکی شان میں آئے
 ولایے آل محمد گر نہیں عباد کے دل میں
 چھپی اور چھ موسیٰ آرزو سب ل میں کچھ تیز
 نہ کیونکر در ترا ہو سجدہ گاہ صاحب ایمان
 ملک حمار ہیں رونوان ہیں شمس و قمر دون
 رواق شاہ کوہ طور سے برتر ہر تہ میں
 ہے روضہ کہ ہر جس روضہ انور کے فروں میں
 خیمہ روضہ کہ جہاں چو نیٹون کے دیدہ مینا
 ہوید امانت سے کشف سے صاف ہوتا ہر
 تو ہی ہو غالب مہر تو ہی ہی باطن و ظاہر
 تو ہی ہر امر میں یکتا نہیں ہو دوسرے تجھسا
 وہ شمع نور عرش حق ہی تو ای دلق عالم
 دمان کوثر ہی گویا اور سینہ گلشن حبت
 دلا اس شک شمع طور کا موزون ہر پاہر
 محیط عالم اسکان عطا وجود بخش ہی

ادام
 ثانی
 پتو غنی

خدم رضوان کم حبت ارم لطق درقشانی
 بدل صالح بدم عیسیٰ بکف موسیٰ عمرانی
 ذکامین مثل یونس میں دفا میں آدم ثانی
 ملی ہر حق سے جبریل دین کو اسکی درانی
 نشان منزلت اللہ کے آیات قرآنی
 خدا کی بندگی کو جان لین اعمال شیطانی
 سمجھ کے باعث ت در حیدر کی در بانی
 کہ سجدہ میں ہی خود آگے ترے کعبہ کی پیشانی
 فلک ایوان ہی تیرا کو اکب خشت ایوانی
 کہ ہی جلوہ فلک جسمین سراسر نوریزانی
 قمر کی روشنی خورشید گردون کی خشتانی
 نظر آمین بعینہ غمر فہ ایوان رضوانی
 کہ تو ہی مہر حق عارف عرفان سبحانی
 تو ہی ہی نہ ہی و آمر تو ہی ہی شیریزدانی
 ہی علم سیر مادھی تجھے ای گنج رحمانی
 ہوئی روشن ترے نور قدم سے بزم عرفانی
 ہی قد طوبی زبان ہر ج نہ رانغ رضوانی
 زمین شعر مثل دادی امین ہی نورانی
 ہتھیلی ہی تری وقت سخاوت بارشانی

فداے فیض گنج آبرو بخشا ابوذر کو
اگر ہو فیض پر مائل نظر تجھ شاہ عالم کی
ترے اور اک مہر رخ کے لگے اسے سرور
وہاں تک فہم انسان جا گیا آگہ ہر دانش
ازل سے جو کہ تیرے خانہ احسان میں مہمان
ترے اقبال سے بستہ ہو از بخیر مین قنہ
حفاظت کا اگر تو حکم دے اسے سرور دیشان
جہاں تک وصف لکھوں مین ترا اسے سرور عالم
یہ اب نواب کی ہر التجا جب ہو دم آخر
اب آگے اس قلم تحریر کر مدح و ثنا اسکی
مگر ہو اس طرح تسبیح اس جام مطلع خاص

عطا کی آپ نے سلمان کو جاہ سلیمانی
تو بیضہ مور کا ہو گو ہر تاج سلیمانی
خرد طفل استانی قمر شمع شبستانی
کہ حیران عقل اول ہو جہان در جو ہر ثانی
ابد تک روز خوان فیض سے وہ کھا کھامانی
ہوتے ہیں یہ خوف عدل سے اشرار زندانی
کرین گرگ داسد خود گو سفند وں کی گہمانی
وہ حدت کم سے کم ہر گرچہ ہو کتنی ہی طوفانی
مرے مشکلا ہو خاتمہ میرا بہ آسانی
جو ہر مدوح عالم سرور ملک سخن دانی
الک ہو ہر سر مطلع سے جسکے طرز عنوانی

مطلع خامس در ثنا و صفت جناب شاہزادہ مرزا محمد رفیع بخت

زبیر الدین گورگان بہادر دام ظلہ

ہوا گلشن کی پھر بدلی گھر اچھا بر نیسانی
ہوتی پھر آمد فصل بہاری باغ عالمین
جہر و کون لگے پھر تاکنے انگور غنچوں کو
لکھایا آکے بستر پھر فضا نے اپنا گلشن مین

مطلع

سحاب مین سے ہونے لگی پھر گو ہر نشانی
عنادل پھر لگے کرنے گلستان مین خوش الحانی
لاڑی پھر زکس شلا کی گل سے چشم فتانی
کیا قمری نے پھر تکیہ قریب سرورستانی

ہوئی پھرست بلبل ساغر گل باغ میں چھلکا
الایا ایہا الساقی ائیل کاساؤ سکر نی
لکھون مسرور ہو کر تاشنا اس درگیا کی
کمال و فضل کے جوہرین ہاجے سینہ میں
رقم تہم مبارک صنعت تو شیخ میں یں ہو
حروف گل اگر چن چنکے سب کیجا کر بلبل

ہوئی پھرستی موجش فصل گل سے طوفانی
کہ فصل گل میں ہو کیفیت صبا ریحانی
جوہر سراج عالم رونق اور رنگ خاقانی
اک انسان باہمہ دانی تعالیٰ شان انسانی
کہ ہر اک کن کے اول ہو حرف اسم لاثانی
تو گلہ نشہ ہوا ہم پاک کا حاصل بآسانی

شہ گشت + ادب تاجت ہمار فحت نہر سستو
رسا و ہمت مذکر کی طینت ہمانیت ملک سیر
رخ ہمزایہ جودت + سرست و بن دولت
یقین پرتو رخ رحمت + شرم تو تلم لو او صفت
درع عادت + رضا خوت + گھصلت + ارب لبت
ور و لبت درہ عزت + دم غیبت + ہمت
کیا تصنیف ایسا نسخہ بے مثل حضرت
لکھون تعریف میں اسکی میں ایسا مطلع ساؤں

اداطا + دم قرات ہمین ملت + مسلمانی
حیا خوت ہمین تبت ہمارت + دافشانی
نوشا خلقت + ہمت + نزع سیت + ہزار جانی
دل فضا ایم حکمت نشان ملک گرانی
نشان علت + ہمت + ہم از شان ادبانی
ملک شکوت + ظفر جت + نقبت + ہمتی مانی
زبان کلمات ممکن ہمین جسکی ثنا خوانی
کہ جسکو شکستہ آئین وجد میں مرغان بستانی

مطلع ساؤں در تعریف و توصیف کتاب و جناب
مستطاب مہاراجہ کچھیشرننگہ بہادر دام اقبالہ

عجائب بوستان پرنہضہ موج سلطانی
کہ جس سے خار کھاتی ہو بہار باغ و خوانی

درجہ دار گرامی باشند
در قطع و در قطع
دکتر زکریا نقی
بکر زکریا نقی
مناہیل مسلم ہمن
مناہیل نقی
مناہیل نقی
زادہ + مہر زادہ
مہر مہر زادہ
بکر زکریا نقی
ال زکریا نقی
ان اب + اور دوام
طالعہ + عبارت
شاہزادہ فرزا محمد
نیر الدین گورکان
بہادر دام ظلالہ
شاہ ظفر
جہا محمد جناب
محمد ہمن

طبیعت باغبان اسکی ہر ذرا بگلستان ہر
یہ وہ گلزار ہر گلچین جہان پر فکر صائب ہر
ورق اسکے صفائیں میں مقابل برگ طوبی کے
صفائی میں ہر اک صفحہ بہ از چرخ چارم ہر
الف کا مدہر گو یا چتر ابر رحمت باری
جلی یہ حرف ہیں گو یا کہ نور طور سینا ہر
ہمیں معنی لفظ میں پنہان کہ حورین قصہ حشر میں
رقم قرطاس پر جو یک قلم الفاظ نگین میں
اگر خواہش ہو ان پھولوں کی پیداوے بخشش کہ
تعمق کی نظر جو اس میں کی یہ لطف نو دکھیا
ہر مطلب الہم سے مفتاح معنی معما ہوں
اشارہ واو سے وحدت کا ہو واقف ملی ہو
جلی ہر دائرہ سے جیم کے وہ جام جم ہوں
یہ حرف ہیں سے ہر سلسلہ ساری سیاس کا
لطیف لام سے لاریب لاثانی ہوئے پیدا
یہ ظاہر طلستے ہر طرز و طریقہ اسکا طرفہ ہر
الف کا ہر اشارہ وہ ادب آموز آدم ہوں
یہ نون سے ہیں نتائج نامی و نادر یہ نسخہ ہر
سیان سی سے یقین جاؤ کہ یہ اک یاد گاری ہر

الف لام
سلسلہ
سیان
نون
یہ

نئے مضمون گل ہیں عقل ہر حد خیابانی
یہ وہ ہر باغ جہاں چہن ہر ذہن افغانی
ہر لوح عرش کی ہر ساری کی لوح پیشانی
دو اتر مہر کی صورت ہیں نقطے نجم نورانی
سواد خط سے روشن ہر طلال ظل سبحانی
ورق کی ہر سفیدی یا کف موسیٰ عمرانی
یہ سطرین ہیں مسلسل یا کہ زلف روغلمانی
نسیم صبح نے یہ باغ عین کی ہر گل فشانی
کہ تار تار آئے گلستہ یہ دل بستہ آسانی
غرائب میں ننگے ہیں عجب مضمون لاثانی
محیط مہربانی ہوں محاط ماہمسانی
ولایت ایک اسد اہلب کی ہر سو وجہ جدانی
ہوئی جمشید کی جبکہ جہت سے یہ جہا بنانی
سلسلہ ہر سخاوت اور سماحت اور سخندانی
کہ جس سے لطف ملتا ہر لسان کو وقت لسانی
طفیل اس طلکے ہر بحر طلاق کو بھی طیفانی
کہ اعلیٰ ہونگے جسکی دید سے اطوار انسانی
ہیں نقطے نقطے اسکے نجم کے مانند نورانی
کہ جو یاد در ہر یاروں کی بسوے یاد یزدانی

لکھوں کیا صبح میں اس نسخے سے مثل دیکھتا کی
 ہمارا جہاد جس چین کے کار فرما ہوں
 نظر الطاف کی جس خار پر ڈالیں وہ لالہ ہو
 مشام خاطر والا اگر مائل ہو خوشبو پر
 حفاظت کا چین کی حکم گر جاری ہو اس درے
 اگر پردہ انگلی ادنیٰ ہو اس بنم محلے کی
 ترے اکرام سے پنچون نے اپنی ٹھیٹھان کھولیں
 اگر اس قامت لکڑی کا سایہ اپنے پڑ جائے
 نہ کیونکر دم بھریں ہر دم یہ اس شمشاد قامت کا
 نہ کیونکر ترز بان مع عالی بین ہر اک بلبل
 ابد تک ہو اس گھر میں قیام حشمت و شوکت
 عجب کیا گر نظر الطاف کی مجھ پر بھی پڑ جائے
 بس فی ہن رسا تاریخ لکھ کر ختم کر آگے
 ہوئی تاریخ کی حب فکر و تلف کی نہ آتی

مقتصر ہیں ہر یان طبع موزون کو ہر حیرانی
 نہ کیوں پھر گلشن حشمت ہو وہ گلزار لاثانی
 ہوشم فیض جس قطرہ پہ وہ ہو در غلطانی
 نسیم صبح لائے جھولیوں میں راح ریحانی
 عصا اپنا لیے زگرہ روان ہو ہر در بانی
 چراغ داغ لالہ آکے ہو شمع شبستانی
 بڑھایے فیض کرمی دست گل نے زر کی ارزانی
 روان ہن ساتھ مثل نہرا شجرا ریخا بانی
 گلے میں قمریوں کے ہو ازل سے طوق اذعان
 کہ اگر فیض سے شاداب ہن گلہائے بستانی
 دیا کچھ بھی پہ پریش کرے با معدلت رانی
 کہ مہر مہر سے ہر ذرہ ادنیٰ ہو نورانی
 کہ فرصت مختصر ہی مطلب خاطر ہو طولانی
 کہ اس نواب ہوتا ریح اس نسخہ کی لاثانی

ملک تیسرا
 مسمیٰ کہ مہاراج
 بہادر ان کتاب
 چاب کی یاد
 ۱۲

دیہی قادیان
 پریش کرے با معدلت رانی
 صفت ہر دور
 جان کی لکھ کر
 گرامی جناب
 بہاراج پریش کرے
 بہادر پریش کرے
 سے خود ۱۲

یہ برجستہ زبان پر صرغ رنگین ہوا جاری
 بہار صد ہزار گلستان ہر موج سلطانی

قطعہ تاریخ از نتایج افکار حکیم مرزا احمد رضا بیگ صاحب خلیف
 الصدق مرزا علی رضا بیگ مرحوم کو تو ال سابق شہر لکھنؤ
 کدھر ہی ساقی صبا ہے سہ قانی
 کدھر ہی قاسم جام شراب و جہانی

کہو کہ جام بہ دوسے جام مجبور لا لاس کے
 ولا نہیں ہیں کسی سے وہ طالب امداد
 زبان کھول کہ حاصل ہو تجھ کو آزادی
 کسی طرح نہ ترے زمرہ میں کو پہونچگی
 کیسے کارنگہ جے کیا بھلا ترے آگے
 ترا کلام گلو گیر حاسد ان ہوگا
 نہیں ہر ترے برابر کوئی فصیح و بلیغ
 تجھی کو مملکت نظم کی حکومت ہو
 زبان کھول سکے کون پھر ترے آگے
 وہ بادشاہ اقا لیم نظم ہو بے شک
 ترے جنو مضامین کو دکھیا اسی دل
 پیا اسی خون جگر فکر مدح میں شب بھر
 ولا نموش کہ اچھی نہیں یہ لاف زنی
 برائے حسن رقم کر وہ مطلع روشن
 جو چاہتا ہی فصاحت کا در غلطانی
 کہ لوح دہر سے چن چنکے نقش نشان
 مٹینگے دل سے اہل جہان کے نقش اسکے
 سنے جو غور سے ان نغمائے رنگین کو
 ہر ایک نقطہ پر ضو ہو مہر خستہ

دم مکالمہ تائین کردن در افشانی
 جو ہیں ازل سے غلام علی عمرانی
 بگلستان جہان مثل سرو بستانی
 ہزار باغ میں بلبل کرے عزت خوانی
 وہ گل ہی تو کہ ہر باغ جہان میں لاشانی
 دم مکالمہ چون سہ مہ صفا مانی
 بجا ہی کر کرے تو دعوئی زبان دانی
 یہ شاعران جہان ہیں تیرے اذعان
 نہ انوری ہو نہ سعدی ہو اب نہ خاقانی
 کرے جو ملک مضامین کو طو آسانی
 چھپا ہی نہ یہ زمین شکر سلیمانی
 اکوئل رہا ہوں وہن سے جو لعل ربانی
 فروتنی ہو جہان میں پسند ربانی
 فزون ہو مطلع خورشید سے جو نورانی
 تو دیکھ قلم زخار موج سلطانی
 لکھے ہیں اسمیں سراسر بہ نیک عنوانی
 یہ ہر نمونہ تحریر لوح پیشانی
 خدا ہو مرغ خوش اسکان بلع رضوانی
 الف ہی شمع سر کو ہر کاشانی

مطلع

حروف کی کشین ہیں کچی ہوئی متغین
 ہر ایک دیکھ کے بین السطور کہتا ہوں
 صفائی ہر وہ ہر ایک صفحہ میں کراہیہ سان
 کیا تھا حکمت عقل رسا پہ شکستے
 چمک سے برق مضامین نور فشان کی
 کیا ہر علم سفینہ جو وضع واضح نے
 جہان میں شائقہ امرا کے زین بصارت کو
 چین و چوچ پسند و چین متین و عقیل
 نوکی و عاقل و دانا و ہوشمند و فہم
 شجاع و صفدر و جہاں صفت شکن غازی
 رحیم و صاحب جو دو سخا و حب عطا
 یہی ہیں فخر سلاطین نسل بابر سے
 کہاں تلمک تے اوصاف لکھوں اور مدوح
 بسا ب سکوت ہی لازم ہو تجکو اور احمد
 یہ چاہیے ہر کہ کرفکر سال ختم کتاب
 سراوب سے یہ لکھ مصرع حسن ترتیب

ن شائقہ امرا کے زین

کوئی ہر امنین جنوبی کوئی خراسانی
 ہر ایک نقطہ سے پیدا ہر شان شایانی
 جو دیکھ لے تو سکندر کو بھی ہو حیرانی
 اوڑائی باد خزان نے جو خاک یونانی
 مثال وادی زمین ہر صفحہ نورانی
 مثال کشتی محفوظ آدم ثانی
 نجات دیگا بلاشبہ یہ آب سانی
 ندید دیدہ گردون یہ ہستی فانی
 ذہین و شاعر نازک خیال و لاثانی
 بہادر و قدر انداز و مرد میدان
 کریم و فیض رسان مثل ابر نیسانی
 انھیں کہ نام پر لازم لقب ہو گورگانی
 کہ تو جہان میں ہو مانند بحر عمانی
 کہ قیل و قال ہو سجا پہ عین نادانی
 کہ تانہ بعد ہو حاصل تجھے پشیمانی
 رقوم خیر قدرت ہو موج سلطانی

اولہ قطعہ تاریخ دیگر عیسوی

چو پای عقل بصیراے فکرست شدہ

کہ بہ بہت مردانہ است و چیت شدہ

باند از سر تاریخ موج سلطانی

کہ ناگمان برساند دست غیب مدد

نوشت سال بصوری و معنوی احمد

بیچہ صد و ہشتاد و ستہ درست شد
۶۱۸

خوش تقریر شگفتہ تحریر سحر بیان فصیح زبان سراج ظرافت
شعاع متانت شریف خاندان خوشہ چین بیان منشی محمد عبدالحق صاحب
انجمن مجسم لطف انکابے حساب ہی یہ تقریظ انکی درج کتاب ہی

بعد حمد خداے اکرم کہ سخن آفرین ہر وقت انصح العرب والعجم کہ خاتم المرسلین ہر
اما بعد رہ نور وادوی نظم محمد عبدالحق انجم ساکن شیخ پور پرگنہ سکندر پور شاگرد جناب
میرزا حبیب علی بیگ سرور مغفور متمسک ہوتا ہی گوہر مدعا رشتہ بیان مین پر دتا ہی کہ

مہر سپر بلاغت گل باغ فصاحت گوہر بحر متانت سراج انجمن سلامت شمسور عرصہ نکتہ دانی
یکہ تاز میدان جادو بیانی ناثر نثری رفعت شاعر شعری مرتبت صاحبقران ثانی یادگار

خاندان گورگانی خاقان ابن الخاقان سلطان ابن السلطان عالیجناب ثریا رکاب شاہزادہ
میرزا محمد رئیس بخت المعروف بہ شاہزادہ میرزا محمد زبیر الدین گورگان صاحب
سہا در نبیرہ بادشاہ حجاہ خورشید جمال جمشید جلال فلاطون وزیر عطار دودہیر کیوں

علم ستارہ چشم سکندر شوکت سلیمان شمت سلطان تسلیم صبر و قناعت شنشہ مملکت
بلاغت فصاحت حضرت ابوالمظفر سراج الدین محمد بہادر شاہ خجستہ رگہ
بادشاہ دہلی در بھنگہ مین قیام گزین مین جناب مہاراج بہادر کے مہنشین مین حضرت کا

جو سخن ہر وہ در عدن ہر جو بات ہر کرامات ہر نگارنامہ معانی نسخہ موج سلطانی
جو تصنیف فرمایا ہر اعجاز و کھایا ہر فیض کا دریا بہایا ہر کیا کہوں کیسے خوش بیان مین
نظم کی روح نثر کی جان مین عالی خاندانی سے ہر کہ و مہ ماہر ہی سمجھدانی طرز گفتگو سے
ظاہر ہی بیشک کلام عظیم ہی اور جاسے تسلیم ہی اس مین کیا کلام ہی کہ یہ کلام

کتاب حکام جو یہ دور کھانچا آئین کو ہر شاہی ملاحظہ فرمائیں خوبیان اس
 کتاب کی بیان سے باہر ہیں و کیسے پر مودت و منہ میں جب خون جگر یا لخت ل
 کھایا ہو گا تب اس طرح کا مضمون بندش میں آیا ہو گا ارون بن بین کی بی بی کرے ہر
 درانی جو عجیب بی بی اس کی عین نابینائی ہو کہ نہ بیند بروز شہرہ چشم + چشمہ آفتاب را
 چہ گناہ + بیج تو یہ ہو کہ مضامین رنگین غارہ طراز چہرہ قرطاس میں لقاط و نشین مردم دیدہ
 قدر شناس ہر شعر چشمک زن ابرو سے شاہان مصری ہو و ہر مصرعہ نشتر فروزش
 شریان جان شعری سے ہر اک فقرہ بھی پیغام جنون ہو + پریزا ادا ان مضمون کو فسون جو
 سبحان اللہ طبیعت نے کیسی موجزنی دکھائی جو ہر فقرہ کے کیسی مضامین پائی ہو حسب
 کیا پاکیزہ زبان ہو اور کیا طرز بیان ہو تحریر وہ کہ انسان کھیا کرے تقریر وہ کہ آں
 سنا کرے قصیحان زمان روزمرہ کو ملاحظہ فرمائیں ہنوا یان ہندوستان محاورہ کا
 لطف اٹھائیں اگر غذلیب خامہ خامی سے ہزار زبان ہم پہنچائے جب بھی غم
 صفت عالی سے بر نہ آئے قلم ہو جائے لکھنا بار ہو زبان چل کر آلبہ دار ہو
 آب دل کی درخواست پر وائے معافی ہو اور بجائے مع و ثنا یہی شعر کافی ہو
 شعر نے گردید کو تہ رشتہ معنی رہا کر دم + حکایت بود سبے پایاں
 بجا موشی ادا کر دم

تقریر لفظ چکیدہ قلم جاوور قلم خرد سال طیب بیے مثال
 حکیم میرزا محمد نادر حسین بیگ ابن نظام الدین حسین
 ابن نادر بیگ خان دہلوی نہایت ذکی الطبع اور بڑے

لبیب بین

بعد جمہور معراج و گناہ سے خدا ویا قوتی نعمت سید انبیا متفکر تیر سب دوا، انشا پر دازی بند
 تا چیرا و زین غنی عن اپنی طبیعت شعیف اور نہ ہر حسرت کو تقویت دیکر حرارت قلبی
 کو کہ جو ایک عرصہ سے بسبب نہ اتفاق ہونے رنگینی عبارت کے محدود ہر دفع کرتا ہوا
 بخارات دماغیہ کو کہ جو اتنی مدت سے موجب سردی و رکاوٹ ہورہے تھے نکالتا ہوا اگرچہ
 یہ باتیں اسکے وجود سے ہوتی ہیں الا اپنا اپنا مزاج ہر موجب اس تقریر اور باعث
 تحریر کا خوش آنا رنگینی عبارت اور راست بیانی کتاب مستطاب نسخہ و نمایاب طرز لا جواب
 مسئلہ بموجب سلطانی ہو کہ جو تصنیف سے گمانہ روزگار عالی تبار بلند وقار ذی شان
 والاد و دمان جاد و بیان معدن اخلاق و فضل جناب شاہنشاہ اودہ میرزا محمد طیس کنت
 زبیر الدین بہادر گورگان ابن الامین حضرت جنت آرام گاہ ابو ظفر
 سراج الدین محمد بہادر شاہ باوشاہ کی ہو حقیقت میں جناب ممدوح نے اس
 کتاب کو بڑی قوت طبعی اور کوشش سے جمع البیان تصنیف فرمایا ہو سچ تو یہ ہو کہ ہر فقرہ
 اور ہر جملہ اسکا انوار البیان لیس کا مصداق ہو اگر نظر غور سے دیکھے یا سمع ہوش سے
 سنئے تو ہر مضمون کرامت مشمول ہو ایک جہت سے سفر نامہ ہو تو ایک جہت سے تاریخ ہو
 ایک نسخ سے کیفیت ہو تو دوسرے نسخ سے کسر و انکسار ارکانی کا خلق ہو ایک اعتبار سے
 شریعت ہو تو دوسرے اعتبار سے حقیقت غرض کہ حسن و صفت کا خیال کیجئے وہ ۱۵ سہمن
 موجود ہو شعہ این کتاب بے ہمت گویا جام جسم + مے نماید اندرو
 ہریش و کم

تقریظ لائٹانی محب سید صغیر حسین صاحب بکراچی زریب قرطاس

یاد نگاہ

سبحان اللہ مجھ کو دنیا کا کارخانہ ہر دم دیکھنے کے قابل ہر اربہ بظاہر وہی صبح وہی
 شام وہی دن وہی رات وہی ماہ وہی ہر وہی زمین وہی پہاڑ وہی گراں بین کی
 اُٹھ پھیریں ہزاروں جلو سے ہر آن نظر آتے ہیں جن سے انسان کی عقل چکراتی ہو
 آخر ان اللہ علیٰ کل شیء قدیر کی نوبت آتی ہر اسی کو حدیث میں
 صفات آتی سے تعبیر کیا ہو اور اسی کے دیکھنے کے لیے خداوند تعالیٰ نے سینہ
 و کلاحت فرمایا ہے یعنی سیر کر دو تم لوگ زمین میں جو لوگ چشم بینش دار کہتے ہیں اور
 دیدہ دانش کھلا وہ ہر دم کمر بستہ اسی رنگارنگ نیرنگ کے مشاق رہتے ہیں اور
 سفر پر آمادہ و طیار اور جب چل کھڑے ہوتے ہیں ہر چیز کو تعمق کی نظر سے دیکھتے ہیں
 ورنہ بظاہر دنیا ایک گھر و نڈا ہے ہر بچہ اکل اس نمائش و زیبائش کو ایک کیسل سمجھتا ہے
 مگر جس نے اسکو چشم تماشہ سے نہ کیا اور دیدہ و حق بین سے اسکا تماشا کیا وہ اسکی عجوبہ و نو
 کو قابل یاد گاری سمجھتا ہے اور جو کہ آپ دیکھتا ہے وہ اپنے دوستوں اور اہل وطن کے لیے
 ایک ارمغان جانتا ہے اور کبھی تقریر سے اور کبھی تحریر سے لوگوں کی دانش بینش کو
 بڑھاتا ہے اور آئندہ نسلوں کے لیے ایک ہبہ اور اپنا یادگار چھوڑ جاتا ہے اہل یورپ
 اس امر کے بڑے شائق ہیں اور اہل ایشیا بھی سابق میں اسکے کار بند تھے مگر اہل ہند میں اسکا
 شوق کم ہے بلکہ نہیں ہے مگر عاقل کسی جگہ کے ہوں موقع پر چو کہتے نہیں بعض بعض نے اس راہ
 میں قدم اٹھایا ہے چنانچہ بالفعل سرکردہ سیاحان ہند عالیشان و الاد و دمان بحر زخار دانش
 و قلزم بے کنار بینش حضرت قدسی منقبت میرزا میرالدین میر بخت کوگان شہزادہ

بلند نشان دہلی نے جو باقتضای آب و دانہ سفر کیا ہر اسکو اپنی عمارت خاص میں تحریر فرمایا
اور نام اسکا موج سلطانی رکھا ہر بندہ سید محمد اصغر بگرامی کہ ایک باریا فنگان مجلس خلعت
مشاکل سے ہر اسکو دیکھ کر ایسا محظوظ ہوا کہ تعریف اسکی بیان سے باہر ہو یہ کتاب قابل
دید ہر دیدہ ہر شنیدہ ہر محجہ بیچدان کی زبان کیا جو اسکی تعریف کروں آخر ایک قطعہ
تاریخ قطع کلام کرتا ہوں امید کہ پسند نگاہ والا دست گاہ شہزادہ عالم پناہ ہو

قطعہ تاریخ

شہزادہ مکرم حال سفر نوشتہ	احوال روز و شب راجستہ ثبت فرمود
از ویش بد لہا ذوق نظارہ برخواست	درماے بانغ دانش بر چشم خلق بکشود
قد سفر فزون شد در قلب اہل بہت	تحریر پاک و شستہ گویا کہ سخن نمود

تاریخ این نگارش اصغر بسال ہجری

از من سر و ش فرمود نرخ سفر ہجری ۱۲۹۹



تصویر مبارک جناب راج پشمیرا و همکاران اقباله
تصویر شاهزاده زبیر الدین گجراتی مصنف کتاب ہذا



Shajada Zobaruddin
Gornini
author of Muz. Sultani

His Highness the Maharaja
Lachmi Sur Singh Bahadur
of Darbhanga

قطعه تاریخ ریخته قلم جو اهر رقم نشی اشرف علی صاحب متخلص با شرف
خوشنویس ملازم مطبع

کتاب بان روزون کیا: در چھپی یہ	انیس خط طرہ نکستہ پر در
نہ کر توفکر ہر سال حبسہ ی	عجب تاریخ ہر اشرف رقم کر
طبع اشرف ہو چکی جب یہ کتاب	ایضاً نقد دل بیجا نہ لائے مشتری
عیسوی تاریخ کی گرفتہ ہو	لکھیے یہ تاریخ کیا بہتہ چھپی
کیا چھپی ہو فضل حق سے یہ کتاب	ایضاً دیدہ کے قابل ہو اسکا حرف حرف
سال سمت میں رقم اشرف کرد	اب ہوئی ہر طبع تاریخ شرف
قطعه تاریخ رقم زدہ کلک گوہر سلک نشی گو بند پر ساد صاحب متخلص فضا خوشنویس مطبع	

گورگانی شاہزادہ آن زبیر الدین بنام	نسخہ تصنیف کردہ انیکہ لاثانی بود
چون فضا تاریخ طبعش خوش است از طبع رسا	گفت خوش زبیر بنام این موج سلطانی بو
قطعه تاریخ طبع زرا و شاعر ہمشال نشی جو الا پر ساد صاحب متخلص بلیغ خوشنویس مطبع	

زبیر الدین چه نامی شاہزادہ	کہ دارد گورگانی خوش خطابے
چہ انشا موج سلطانی نمودہ	کہ دارد معینش چون گوہر آبے
بلیغ از ہر سال طبع آن گفت	بود یک نسخہ عالی کتابے
قطعه تاریخ طبع زرا و شاعر بے نظیر نشی کنور چندی سہا صاحب متخلص بہ نال	
چھپی عمدہ تواریخ اسکا شہرہ ہر زمان	مضامین اسکے نادر ہیں عبارت اسکی لاثانی

کمال آرزو سے اسکو اہل شوق پڑھتے ہیں	کہ حل مشکلات اس میں بلاشبہ ہوا سانی
پڑکے کیونکر نہ اسکے وصف کا سکھ زمانہ میں	مکتوب اسکا ہر شاہنشاہ ملک بخندانی
ہو سکول سے ثنا خوان آشنایاں سخن اسکے	کہ ہر ہر لفظ اسکا در بحر شان یزدانی

ہنال اب سال طبع اسکا زروے آفرین لکھو

چھپی ہر محضر حالات شاہان موج سلطانی

خاتمۃ الطبع

الحمد والممنۃ کہ کتاب موج سلطانی تصنیف یگانہ روزگار عالی تبار بلند قارئین اللاد و دمان
جناب شاہزادہ میرزا محمد رئیس بخت زبیر الدین بہادر گورگانی بن الابن حضرت جنت
آرامگاہ ابو ظفر سراج الدین محمد بہادر شاہ بادشاہ حسب الارشاد جناب معالی القاب
والا خطاب جناب مہاراجہ صاحب بہادر والی دہلی دہلی دہلی دہلی دہلی دہلی دہلی دہلی دہلی دہلی
منشی نول کشورین بمقام لکھنؤ ماہ ستمبر ۱۸۸۴ء ع حلیہ طبع سے آراستہ ہوئی

اشتہار

واضح ہو کہ اس کتاب کا حق تالیف محفوظ ہوا اور مالک و مختار چھپوانے کا مصنف ہر
اور جس جگہ یہ کتاب اب چھپی ہو یعنی مطبع منشی نو کشور صاحب مدد کو بھی اجازت تعداد مقررہ
کتاب سے زیادہ چھاپنے کی اور بار دیگر طبع کرنے کی نہیں دینی لہذا جمیع اہل مطابع کیوں
یہ اشتہار درج کتاب کیا جاتا ہو کہ کوئی صاحب اس کتاب کے چھاپنے کا قصد
بلا اجازت مصنف کے نہ کریں ورنہ سراسر نقصان اٹھانیکے۔

شاہزادہ محمد زبیر الدین گورگانی

SHASTRI INDO-CANADIAN INSTITUTE

156 Golf Links,
New Delhi-3, India

